﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ ﴿……اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿……عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا﴾ (بنی اسرائیل:80)

الفضل

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد 22

جمعۃ المبارک 27 نومبر 2015ء

14 صفر 1437 ہجری قمری ❁ 27 نبوت 1394 ہجری شمسی

شمارہ 48

خلافت سے وابستہ رہو

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اگر تم دیکھو کہ اللہ کا خلیفہ زمین پر موجود ہے تو اس سے وابستہ ہو جاؤ۔ اگرچہ تمہارا بدن تار تار کر دیا جائے اور تمہارا مال لُوٹ لیا جائے۔

(مسند احمد بن حنبل۔حدیث نمبر 22333)

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ ہالینڈ 2015ء

نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ ہالینڈ کے ساتھ میٹنگ۔ مختلف شعبہ جات کے کاموں کا جائزہ اور کارکردگی کو بہتر بنانے کے لئے نہایت اہم ہدایات جو دنیا بھر کی لجنہ اماء اللہ کے لئے مشعل راہ ہیں۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں۔ سینکڑوں افراد نے اپنے پیارے آقا سے ذاتی ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ تقریب آمین۔ دورہ کی پریس و میڈیا میں کوریج۔

فرانس سے نومبائعین کے وفد کی ہالینڈ آمد۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات اور مجلس سوال و جواب۔ حضور انور ایدہ اللہ کی پُرحکمت نصائح۔ ملاقات کے بعد نومبائعین کی طرف سے خلافت سے محبت اور اخلاص و وفا پر مشتمل پاکیزہ جذبات کا اظہار۔

Zwolle شہر کا وزٹ۔ نن سپیٹ میں جماعتی عمارات کا معائنہ

(رپورٹ مرتّبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

10/ اکتوبر 2015ء بروز ہفتہ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجکر 45 منٹ پر بیت النور تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح سات بج کر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور نن سپیٹ (Nunspeet) کے مضافاتی علاقہ میں سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ حضور انور نے سائیکل کا استعمال فرمایا۔ یہ مضافاتی علاقہ ایک جنگل پر مشتمل ہے جو اپنے رقبہ کے لحاظ سے کئی میل پر پھیلا ہوا ہے اور اس میں پیدل سیر کے لئے اور سائیکل چلانے کے لئے مختلف راستے اور ٹریک (Track) بنے ہوئے ہیں۔ اس جنگل کے وسط میں ایک جھیل بھی ہے۔ جو راستے اور ٹریک بنے ہوئے ہیں وہ اس جھیل کے گرد چکّر لگاتے ہوئے مختلف سمت میں آگے کی طرف بڑھتے ہیں۔

اس سیر کے پروگرام میں پچیس سے تیس خدام سائیکلوں پر اپنے آقا کے ہمراہ تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف راستوں سے گزرتے ہوئے قریباً ایک گھنٹہ کی سیر کے بعد آٹھ بج کر 40 منٹ پر واپس تشریف لے آئے۔

صبح دس بجکر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور دفتری ڈاک، رپورٹس اور خطوط ملاحظہ فرمائے اور ہدایات سے نوازا۔

فیملی ملاقاتیں

بعد ازاں پروگرام کے مطابق گیارہ بجے فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج صبح کے اس سیشن میں 42 فیملیز کے 192/افراد نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ ملاقات کی سعادت پائی۔ ان سبھی فیملیز نے اپنے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کا بھی شرف پایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیم حاصل کرنے والے طلباء و طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں کو ازراہِ شفقت چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقات کرنے والی یہ فیملیز Zwolle، Arnhem، Den Haag، Amsterdam، RotterDam اور Lelystad کی جماعتوں سے آئی تھیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام دو بجے تک جاری رہا۔

بعد ازاں سوا دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت النور تشریف لاکر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ ہالینڈ کے ساتھ میٹنگ

پروگرام کے مطابق ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ ہالینڈ کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ شرع ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے میٹنگ کا آغاز دعا سے فرمایا۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نیشنل **جنرل سیکرٹری** سے دریافت فرمایا کہ ہالینڈ میں کُل کتنی مجالس ہیں جس پر جنرل سیکرٹری نے بتایا کہ ہالینڈ میں کُل اٹھارہ مجالس ہیں۔ ماہانہ لوکل رپورٹ کے حوالہ سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کتنی مجالس ماہانہ رپورٹ بھیجتی ہیں اور ان رپورٹس پر لوکل مجالس کو کس طرح feedback دی جاتی ہے۔ اس پر جنرل سیکرٹری نے بتایا کہ 12 مجالس سے رپورٹس موصول ہوتی ہیں اور ای میل کے ذریعہ feedback دی جاتی ہے۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ feedback ضرور دیں اور اس کام میں جنرل سیکرٹری کو persuasive ہونا چاہیے۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ نیشنل سیکرٹریان بھی لوکل مجالس کی رپورٹس پڑھتی ہیں؟ جس پر جنرل سیکرٹری نے بتایا کہ تمام لوکل مجالس کی ماہانہ رپورٹس نیشنل سیکرٹریان کو بھیجی جاتی ہیں۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے معاونہ صدر دوئم سے ان کے سپرد ذمہ داری کے بارہ میں دریافت فرمایا جس پر موصوفہ نے بتایا کہ وہ لجنہ کی **سلطان القلم کمیٹی کی انچارج** ہیں جو تبلیغی حوالہ سے کام کر رہی ہے۔

☆ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ آپ کس طرح کام کر رہی ہیں؟ کیا اس کے لئے آپ کے پاس ایک ٹیم ہے تاکہ باقاعدہ طور پر جواب دیا جاسکے؟ آجکل کافی ویب سائٹس ہیں جو اسلام، احمدیت کے خلاف ہیں۔ ان ویب سائٹس پر جاکر اتنے جواب دیں کہ ان کی ویب سائٹس ہی بلاک ہوجائیں۔

اس پر معاونہ صدر صاحبہ نے بتایا کہ اس وقت بہت زیادہ نہیں لیکن ہم ان ویب سائٹس پر ان کو جواب دیتے ہیں۔

☆ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ صرف ایک بار comment لکھ دینا کافی نہیں۔ آپ اپنے جوابات سے ان کی سائٹس بلاک کر دیں۔ جتنی بھی ایسی ویب سائٹس ہیں انہیں ڈھونڈیں۔ آج کل کافی ویب سائٹس ہیں جو احمدیت، اسلام، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور دین کے خلاف ہیں۔

☆ **سیکرٹری شعبہ تجنید** سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کُل تجنید کے بارہ میں دریافت فرمایا جس پر نیشنل سیکرٹری تجنید نے بتایا کہ ہالینڈ میں 361 لجنہ ممبرات ہیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ تجنید کس طرح حاصل کی جاتی ہے؟ اس پر عرض کیا گیا کہ ماہانہ رپورٹ فارم کے ذریعہ۔ اور سال کے ابتدا میں لوکل مجالس کو تلقین کی جاتی ہے کہ وہ اپنی updated تجنید لسٹ ارسال کریں۔

☆ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے **معاونہ صدر انچارج شعبہ رشتہ ناطہ** سے دریافت فرمایا کہ کتنے رشتے کروائے جا چکے ہیں؟ جس پر انہوں نے بتایا کہ الحمدللہ پانچ رشتے ہو چکے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ کیا جماعت کی رشتہ ناطہ ٹیم کے ساتھ کوآرڈینیشن ہے؟ جس پر انچارج شعبہ نے بتایا کہ اب تک ایسا نہیں ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا جماعت کی رشتہ ناطہ کمیٹی

میں صدر لجنہ بھی ایک ممبر ہوتی ہے۔ کیا کوئی باقاعدہ میٹنگ نہیں کی گئی؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رشتہ ناطہ کے حوالے سے counselling کے بارہ میں بھی دریافت فرمایا جس پر نیشنل سیکرٹری نے بتایا کہ اب تک counselling کا کام شروع نہیں کیا گیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ کیا سیمینار رکھے جاتے ہیں جہاں مختلف مسائل کے بارہ میں آگاہی ہو سکے؟۔ اس پر انچارج رشتہ ناطہ نے بتایا کہ اس سال ریفریشر کورس کے موقعہ پر ممبرات کو اس شعبہ کے بارہ میں آگاہ کیا گیا اور تربیتی سیمینار میں بھی رشتہ ناطہ کے حوالے سے موضوع رکھا گیا تھا۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جمعہ پر حاضری کے بارہ میں دریافت فرمایا کہ آپکی تجنید زیادہ ہے لیکن پچھلے دَوروں کی نسبت اس جمعہ میں حاضری بہت کم تھی۔ ایسا کیوں؟ نیشنل صدر لجنہ نے بتایا کہ کُل حاضری 250 تھی جس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ان میں سے بہت سے دوسرے ممالک سے بھی آنے والی خواتین تھیں اور چھوٹے بچے بھی اس تعداد میں شامل کئے گئے ہیں۔

☆ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے **نیشنل سیکرٹری مال** سے چندہ دہندگان کے بارہ میں دریافت فرمایا جس پر سیکرٹری مال نے بتایا کہ 324 لجنہ چندہ دیتی ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر کہ ان میں سے کتنی کام کرتی ہیں اور کیا کام کرتی ہیں؟ نیشنل سیکرٹری مال نے بتایا کہ 19 لجنہ کام کرتی ہیں اور بعض پروفیشنل بھی ہیں جیسے ڈاکٹر، ڈینٹسٹ، ٹیچرز وغیرہ۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فنڈ کے بارہ میں دریافت فرمایا جس پر سیکرٹری مال نے بتایا کہ مختلف پروگرامز میں سٹالز وغیرہ کے ذریعہ لجنہ مسجد فنڈ جمع کر رہی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر نیشنل صدر لجنہ نے کہا انشاء اللہ ایک لاکھ یورو ہم مسجد فنڈ میں دیں گے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ ذاتی وعدہ جات بھی شامل کئے جاسکتے ہیں۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ کتنا چندہ جمع ہوا ہے۔ جس پر نیشنل سیکرٹری مال نے بجٹ اور وصولی کے بارہ میں بتایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ کم income کی کیا وجہ ہے۔ جس پر سیکرٹری مال نے بتایا کہ 23 نادہندگان ہیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ کچھ ممبرات زیادہ بھی دیتی ہوں گی۔

نادہندگان کو کس طرح چندہ دینے کے لئے motivate کیا جائے؟ اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت دی کہ بنیادی سطح، grass root level پر لوکل صدر/سیکرٹری مال فعال ہوں۔ ذاتی رابطہ رکھیں اور کوئی ذاتی بغض، grudge نہ ہو۔ لوکل صدر neutral (غیر جانبدار) ہو اور رابطہ رکھے، تعلقات بڑھائیں۔ فوراً چندہ نہ لیں لیکن انہیں پروگرام میں آنے کی تلقین کریں۔ تربیت اہم ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ انہیں بتائیں کہ چندہ ٹیکس نہیں ہے۔ یہ تزکیہءِ نفس کیلئے مالی قربانی ہے اور تربیت کے لئے، اصلاح کے لیے ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا تربیت صحیح کر لیں، چندہ خود ہی آجائے گا۔

☆ اس کے بعد **نیشنل سیکرٹری اشاعت** نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ شعبہ اشاعت کا کام دو سیکشن میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اردو اور ڈچ۔ نیشنل سیکرٹری اشاعت اردو سیکشن نے بتایا کہ ہالینڈ میں رسالہ 'خدیجہ' اور 'پھول' شائع ہوتا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ سال میں کتنی بار رسالہ خدیجہ شائع ہوتا ہے اور کیا سبسکرپشن کا سسٹم ہے؟ اس پر نیشنل سیکرٹری اشاعت اردو نے بتایا کہ سال میں دو بار شائع کیا جاتا ہے اور اس رسالہ کو فروخت کیا جاتا ہے۔ لجنہ اس رسالہ کے لئے ڈونیشن بھی دیتی ہیں۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ اس رسالہ کے لئے مواد کیسے جمع کیا جاتا ہے؟ اس پر نیشنل سیکرٹری اشاعت اردو نے بتایا کہ ماشاء اللہ کافی لجنہ ہیں جو اس رسالہ کے لئے آرٹیکلز لکھتی ہیں۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر آپ کے پاس اچھے آرٹیکلز لکھنے والی لجنہ ہیں پھر سال میں تین بار بھی شائع کر سکتی ہیں۔ عصرِ حاضر کے مسائل، لڑکیوں کے مسائل کے بارہ میں اور ایسے عنوان پر آرٹیکلز ہوں جس سے بچیوں میں دلچسپی پیدا ہو۔

☆ **نیشنل سیکرٹری تعلیم** نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ آن لائن قرآن کلاسز کی جاتی ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ کتنی لجنہ یہ کلاسز لیتی ہیں۔ اس پر نیشنل سیکرٹری تعلیم نے بتایا کہ کُل 45 سٹوڈنٹس ہیں اور سال میں 476 کلاسز لگائی جا چکی ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لوکل تعلیم سیکرٹریان کے فعّال ہونے کے بارہ میں دریافت فرمایا جس پر نیشنل سیکرٹری تعلیم نے بتایا کہ لوکل سطح پر بھی کام ہو رہا ہے اور لوکل قرآن کلاسز لگائی جاتی ہیں۔

☆ **نیشنل سیکرٹری تربیت** سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے شعبہ تربیت کے پروگراموں کے حوالے سے دریافت فرمایا کہ کس طرح تربیت کی جاتی ہے۔ اس پر نیشنل سیکرٹری تربیت نے بتایا کہ سال کے ابتدا میں سالانہ تربیتی نصاب لوکل مجالس کو فراہم کیا جاتا ہے جس میں مختلف مضامین ہوتے ہیں اور خطبات کا خلاصہ پڑھنے کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ خطبات کا خلاصہ کیوں؟ خطبات سننے کی طرف کیوں توجہ نہیں؟ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کتنی مجالس اور لجنہ خطبات سنتی ہیں۔ اس پر نیشنل سیکرٹری تربیت نے بتایا کہ 9 مجالس کی رپورٹس کے مطابق 212 لجنہ ممبرات میں سے 190 لجنہ خطبات سنتی ہیں۔

☆ حضور انور نے دریافت فرمایا یہ live سنتی ہیں یا ریکارڈنگ؟ نیشنل سیکرٹری تربیت نے بتایا کہ live سنا جاتا ہے۔ اس پر حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ ہر ماہ لوکل مجالس کو ایک پرچہ تیار کر کے دیں جس میں خطبہ کے بارہ میں چند سوال ہوں۔ اجلاسات میں خطبہ کے بارہ میں پوچھنا الگ چیز ہے۔ ایک تحریری پرچہ بنائیں۔ کوئی ممبر اگر اپنا نام نہ لکھنا چاہے تو صرف مجلس کا نام بھی لکھ سکتی ہے۔ اور یہ پرچہ ماہانہ لوکل مجالس کو پُر کرنے کے لئے دیں۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے باقی تربیتی پروگرامز کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ نیشنل سیکرٹری تربیت نے بتایا کہ نیشنل سیمینار کیا گیا تھا اور چار ورک شاپس منعقد کی گئیں جن میں تربیتی عنوان تھے جیسے کہ کامیاب ازدواجی زندگی اور سوشل میڈیا۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ councelling بھی کی گئی ہے؟ اس پر نیشنل سیکرٹری تربیت نے بتایا کہ نہیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ اس سے پہلے کہ مسائل سامنے آئیں آپ کو ابھی معلوم ہو جائے۔ ذاتی طور پر کارروائی کرنے کی ضرورت نہیں لیکن اس سے ایک مجموعی طور پر جائزہ لیا جا سکے گا۔ حضور انور نے مزید فرمایا کہ پروگرامز تو منعقد کئے جاتے ہیں لیکن ان کا نتیجہ کیا نکلتا ہے، یہ اہم پہلو ہے۔

☆ **نیشنل سیکرٹری تبلیغ** نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ گزشتہ سال 3 بیعتیں ہوئی ہیں۔ جن میں سے دو عورتیں اور ایک بچی ہے۔ حضور نے مزید دریافت فرمایا کہ کیا یہ بیعتیں لجنہ کے ذریعہ ہوئی ہیں اور کن ملکوں سے ان کا تعلق ہے۔ اس پر سیکرٹری نے بتایا کہ یہ بیعتیں لجنہ کے ذریعہ ہوئی ہیں اور ان عورتوں کا تعلق مراکش سے ہے۔

☆ بعد ازاں **نیشنل سیکرٹری ناصرات** نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہالینڈ میں ناصرات کی کُل تعداد 50 ہے اور 2 مجالس میں کوئی ناصرات نہیں ہے۔ ایک سالانہ پلاننگ بنائی جاتی ہے جو لوکل سیکرٹری ناصرات کو بھیجی جاتی ہے جس کے تحت کام ہوتا ہے۔ اس سال ناصرات کیلئے ایک introduction camp بھی رکھا گیا جس میں نئی شامل ہونے والی ناصرات کو ناصرات الاحمدیہ کے بارہ میں بتایا گیا۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ کتنی ناصرات فعّال ہیں اور اجلاسات میں حاضر ہوتی ہیں؟ اس پر نیشنل سیکرٹری ناصرات نے بتایا کہ ناصرات جذبہ سے شامل ہوتی ہیں۔ ناصرات کے 4 گروپس کے لئے ورک بُک بنائی گئی ہیں اور مختلف فارمز ہیں۔ پرچہ سلیبس کے مطابق ہوتا ہے۔ ایک فارم میں یہ بھی جائزہ لیا جاتا ہے کہ کتنی سورتیں یاد کی گئیں۔ پورٹ فولیو کا سسٹم بھی ہے جس میں ناصرات اپنی ہر ایکٹیویٹی لکھتی ہیں اور اجتماع کے موقعہ پر انعام دیا جاتا ہے۔

☆ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا نماز، دُعا سکھانا اور تربیتی امور بھی سلیبس میں شامل ہیں۔ اور اس پر عمل درآمد بھی ہوتا ہے؟ 7 سال کی عمر سے ہی بچیوں کو لباس کے بارہ میں بتائیں۔ ٹانگیں ڈھکی ہونی چاہیں۔ آہستہ آہستہ حیا اور پردہ کا خیال رکھنے کے بارہ میں بتائیں۔ ورنہ 12 سال کی عمر میں وہ توجہ نہیں کریں گی۔ تربیت کیلئے 7 سے 12 سال تک کی عمر ہے۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے **نیشنل سیکرٹری نومبائعات** سے اس کے کام کے حوالہ سے دریافت فرمایا۔ سیکرٹری نومبائعات نے بتایا کہ کُل 10 نومبائعات ہیں۔ نیشنل سطح پر ایک ٹیم ہے اس میں ڈچ، عربی اور اردو بولنے والی ممبرات ہیں۔ نومبائعات کے ساتھ ذاتی طور پر رابطہ ہے۔ نومبائعات کو motivate کرنے کے لئے کوشش کی جاتی ہے اور نومبائعات فعال ہیں۔ سیکرٹری نومبائعات نے بتایا کہ نومبائعات کے تعلیمی معیار کے لئے نماز، قرآن اور اُردو کی کلاسز لگائی جاتی ہیں۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ بنیادی چیزیں پہلے سکھائیں جیسے نماز، قرآنِ پاک، خطبات، حیا اور لباس کا خیال ہو۔ یہ اہم امور ہیں۔ بعض کی یہ سوچ ہوتی ہے کہ نقاب لازمی ہے چاہے باقی لباس چھوٹا ہو۔ انہیں بتائیں کہ اگر جینز پہنی ہے تو لمبی گھٹنوں تک قمیص کے ساتھ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقام کے بارہ میں بتائیں۔ انہیں معلوم ہو کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعویٰ کیا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا status کیا تھا۔ اور ہم انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ماتحت نبی مانتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام کیا تھا۔ ہم احمدی کیوں ہیں۔ ان سب باتوں کا نومبائعات کو علم ہونا چاہئے۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صدر مرکز یعنی مجلس دی ہیگ کی لوکل صدر صاحبہ سے مجلس دی ہیگ کی تجنید دریافت کی جس پر انہوں نے بتایا کہ دی ہیگ میں 58 لجنہ ممبرات ہیں۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے **نیشنل سیکرٹری محاسبہ مال** سے آڈٹ کے بارہ میں دریافت فرمایا کہ حساب کتاب ٹھیک جارہا ہے؟ اس پر انہوں نے بتایا کہ پہلے سال شعبہ مال کو تھوڑا وقت لگا تھا لیکن اس سال آڈٹ ٹھیک رہا۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریکِ جدید کے جمع شدہ چندہ کے بارہ میں دریافت فرمایا جس پر **نیشنل سیکرٹری تحریکِ جدید و وقفِ جدید** نے وصول شدہ چندہ بتایا۔ حضورِ انور نے مزید دریافت فرمایا کہ جماعت کی کُل رقم کیا تھی؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ جماعت کی کُل رقم کا بھی آپ کو علم ہونا چاہیے۔ UK میں لجنہ جماعت کی collection کو دیکھتی ہے۔ اگر جماعت میں 1.2 million جمع ہوا ہے جس میں سے 350000 لجنہ نے اکٹھا کیا ہے تو تقریباً 1/3 حصہ لجنہ کی طرف سے ہے۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے **نیشنل سیکرٹری ضیافت** سے دریافت فرمایا کہ کیا آپ ان کی ضیافت کرتی ہیں یا اپنی؟ اس پر سیکرٹری ضیافت نے کہا سب کی ضیافت کی جاتی ہے۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر **نیشنل سیکرٹری صنعت و دستکاری** نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ مینا بازار لگائے جاتے ہیں اور 1600 euro اکٹھے ہوئے ہیں۔

☆ **نیشنل سیکرٹری خدمتِ خلق** نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ 5 مجالس نے foodbank میں کھانا دیا۔ یہ کام رمضان میں شروع کیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ 2 لجنہ نے خون کا عطیہ دیا اور مختلف کام ہوئے جیسے ریٹائرمنٹ ہومز میں جانا اور Humanity First کے لئے سٹالز۔

☆ **نیشنل سیکرٹری صحت جسمانی** سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ کتنی لجنہ walk کرتی ہیں؟ جس پر نیشنل سیکرٹری صحت جسمانی نے بتایا کہ اس کا علم نہیں۔ یہ ماہانہ رپورٹ میں نہیں پوچھا جاتا۔

☆ **نیشنل سیکرٹری اشاعت ڈچ سیکشن** نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ رسالہ 'پھول' اور 'خدیجہ' شائع کیا جاتا ہے۔ اس سال 'پھول' کا خاص شمارہ تھا جس میں کتاب Early stories of Islam کے مختلف باب جو پہلے ڈچ میں ترجمہ کئے گئے تھے اکٹھے کر کے شائع کئے گئے۔ اس کے علاوہ جماعت کی طرف سے کتاب دنیا کا محسن کا 1/3 حصہ لجنہ کو ترجمہ کیلئے دیا گیا تھا جس کا ترجمہ ہو چکا ہے۔ اسی طرح ایک اور کتاب اشاعت کے مرحلہ میں ہے اور فلائر اور visting cards بھی بنائے گئے۔ آڈیو اور ویڈیو کے تحت بھی پروگرام ریکارڈ کئے گئے اور لجنات کو ڈیزائننگ کی فیلڈ میں آنے کے لئے motivate کیا جاتا ہے۔

☆ **بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نیشنل مجلس عاملہ کی ممبرات کو سوالات کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔**

باقی صفحہ 10 پر ملاحظہ فرمائیں

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،

گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر 376

مکرم عماد النجار صاحب (1)

مکرم عماد عبد البدیع حسن امام النجار صاحب کا تعلق مصر سے ہے جہاں ان کی پیدائش 1969ء میں ہوئی۔ انہوں نے 2006ء میں انٹرنیٹ کے ذریعہ ایک خط لکھ کر بیعت کی جبکہ 2011ء میں انہیں باقاعدہ بیعت فارم پُر کرکے اپنی بیعت کی تجدید کی بھی توفیق ملی۔ وہ اپنے احمدیت کی طرف سفر کا احوال بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

اگر مَیں یہ کہوں کہ میرا جماعت کی طرف سفر میرے بچپن سے ہی شروع ہوگیا تھا تو بے جا نہ ہوگا۔ کیونکہ میں بچپن ہی سے بعض دینی ومعاشرتی حالات کی وجہ سے روایتی عقائد سے متنفر ہوگیا تھا۔

دین کے نام پر سیاسی دھندا

ہمارا معاشرہ دینی لحاظ سے سلفیوں اور اخوان المسلمین کے زیر اثر تھا۔ ان کا طریق یہ تھا کہ دین کے نام پر بچپن ہی سے مسلمان معاشرے کے لڑکوں کو اپنے زیر اثر کر لیتے تھے۔ والدین کو بھی اس سے کوئی انکار نہ ہوتا تھا، بلکہ ان کے پروپیگنڈا کی وجہ سے انکار کرنے والا دینی اقدار سے منحرف سمجھا جاتا تھا۔ چنانچہ پرائمری سکول کی پڑھائی کے بعد انہوں نے مجھے اور میرے ہم عمر لڑکوں کو مسجد میں حفظِ قرآن کی کلاسز کا کہہ کر بلانا شروع کیا۔ اگرچہ میں گھر میں اپنے نانا سے قرآن حفظ کے دروس لیتا تھا پھر بھی مجھے زبردستی مسجد بھیج دیا گیا جہاں پر حفظِ قرآن کی کلاسز کی بجائے کھانا پینا ہوتا اور سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا کا درس سمجھایا جاتا تھا۔ دراصل اس طریق سے یہ لوگ اپنے سیاسی ورکرز بناتے تھے جن کو شروع سے ہی دین کے نام پر سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا کا درس پڑھایا جاتا، اور یوں وہ بڑے ہوکر دینی وسیاسی سطح پر ان کے سرگرم رکن بن جاتے تھے۔ مجھے بچپن ہی سے اس طریق سے نفرت تھی اور میں اکثر ان کی کلاسوں سے بھاگ جاتا تھا۔

روحانی خلا اور متضرّعانہ دعا

سترہ سال کی عمر تک پہنچتے پہنچتے میرے ذہن میں مروّجہ دینی عقائد کے بارہ میں اور سب سے زیادہ عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی اور ان کے آخری زمانے میں تجدیدِ دین کے لئے دوبارہ آنے کے بارہ میں سوالات پیدا ہونے لگے جن میں وقت کے ساتھ ساتھ اضافہ ہوتا گیا۔ نیز یاجوج وماجوج اور مسیح الدجال کے عجیب و غریب تصور کے بارہ میں بے شمار سوالات اور استفسارات جنم لیتے چلے گئے جن کا میرے پاس کوئی جواب نہ تھا۔

جب میں ان کے بارہ میں مولوی حضرات سے پوچھتا تو ان کے جوابات سے مطمئن نہ ہوتا۔ یہاں تک کہ بالآخر میں نے تنگ آکر ایسے خیالات اور عقائد کو خیر باد کہہ دیا۔ لیکن اس کے بعد میں فکری اور روحانی اعتبار سے شدید گھٹن کا شکار ہوگیا۔ ایسی حالت میں اکثر اپنے گھر کی چھت پر جاکر اپنے خدا سے مخاطب ہوکر کہتا کہ: خدایا! مجھے یقین ہے کہ تُو موجود ہے لیکن آج یہاں علم وروحانیت کے دعویدار مجھے تیری طرف آنے والی راہیں دکھانے میں ناکام رہے ہیں۔ الٰہی مجھے معلوم ہے کہ ہم آخری زمانے میں سے گزر رہے ہیں لیکن اس زمانے سے متعلق تیرے وعدے کہاں پورے ہورہے ہیں؟ الٰہی میری تضرعات سن لے اور مجھے ہدایت دے اور میرے دل کو اطمینان و قرار بخش۔

میرا دل اپنے علماء سے اس حد تک بھر گیا تھا کہ میں نے نماز میں بھی ان کی اقتدا چھوڑ دی۔ میں مسجد میں تو جاتا لیکن عمدًا اتا خیر سے جاتا تا ان کے ساتھ مجھے نماز نہ پڑھنی پڑے۔

اسی عرصہ میں مَیں نے شادی بیاہ کے لباس اور ڈرائی کلین وغیرہ کا کام شروع کیا اور بہت قلیل عرصہ میں خدا کے فضل سے میری تجارت چمکنے لگی جس کی وجہ سے اس مارکیٹ کے بڑے بڑے تاجروں کے دل میں حسد پیدا ہونا شروع ہوگیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے ان کے شر سے بچائے رکھا۔ سلسلہ یونہی چلتا رہا یہاں تک کہ میری عمر 33 سال ہوگئی۔

درد ِلا دوا

ایک روز میں اپنے کام سے واپس آرہا تھا کہ اچانک مجھے اپنے جسم میں کوئی تبدیلی محسوس ہوئی۔ میرا پورا بدن متورم ہورہا تھا، کچھ دیر کے بعد درد اتنا بڑھا کہ میں ہلنے جلنے کی سکت بھی کھو بیٹھا، اور چند منٹوں کے بعد شدت الم سے میں بیہوش ہوگیا۔ پھر جب ہوش آیا تو میں ایک ایک کرکے علاقے کے تمام ڈاکٹرز کو اس امید پر آزمانے لگا کہ شاید ان میں سے کوئی میرے درد کی دوا کرنے والا نکل آئے لیکن ہر ایک اپنی سوچ کے مطابق مجھے بیماری کی نوعیت اور اس کی وجہ بتاتا اور پھر یہ کہہ کر میری رہی سہی ہمت بھی توڑ دیتا کہ تمہاری بیماری لاعلاج ہے۔

جسمانی درد اور روحانی شفا کا دروازہ

خرابیٔ صحت کی بناء پر میرا کام بھی متاثر ہوا کیونکہ میں تقریبًا گھر پر ہی رہنے لگا تھا۔ یہ 2006ء کی بات ہے۔ بیماری سے قبل میں اپنی دکان اور کاروبار میں اس قدر مصروف تھا کہ کبھی ٹی وی دیکھنے کی فرصت ہی نہ ملی تھی۔ لیکن اب گھر میں صاحبِ فراش ہونے کی حالت میں میرا یہ دستور بن گیا کہ دردوں سے جب کبھی رہائی ملتی تو میں ٹی وی دیکھنے لگ جاتا۔ ایک روز جب دردوں نے کسی قدر آرام کیا تو میں اٹھ بیٹھا اور ٹی وی دیکھنے لگ گیا۔ مختلف چینلز کو بدل بدل کر دیکھنے کے دوران ایک چینل بطور خاص میری نگاہوں کا مرکز بن گیا۔ اس پر ایک عالم دین انڈین لباس پہنے بچوں کو قرآن کریم سکھا رہا تھا۔ میں دیکھتا رہا اور اس چینل پر نظر رکھی کہ شاید اس پر کوئی عربی پروگرام بھی آئے لیکن مجھے کامیابی نہ ہوئی۔ ایک روز حسب معمول میں نے اس چینل پر رُک کر دیکھنے کی کوشش کی تو اتفاق سے اس وقت لقاء مع العرب پروگرام چل رہا تھا۔ اس پروگرام میں پوچھے جانے والے سوال اور ان کے جواب اتنے اہم تھے کہ مَیں ٹی وی سکرین کے سامنے سے ایک منٹ کے لئے بھی نہ ہل سکا۔ یہ سوال عیسیٰ ابن مریم کی زندگی اور ان کے آخری زمانے میں آنے سے متعلق تھے۔ یہ پروگرام تو ختم ہوگیا لیکن اس کا سوال وجواب کا سادہ طریق اور اس کا مضمون مجھے اپنی طرف کھینچنے لگا۔

علم ومعرفت کا چشمہ

ابھی میں انہی خیالوں سے ہی نہ نکل پایا تھا کہ مجھے اس سے بھی بڑا سرپرائز یعنی پروگرام ’الحوار المباشر‘ مل گیا جس میں اس وقت پوپ کی طرف سے اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کئے جانے والے اعتراضات کے مُسکت جواب دیئے جارہے تھے، اور یہ کام ایسے وقت میں کیا جارہا تھا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام سے محبت کے دعوے کے باوجود تمام عرب ممالک کا میڈیا اس دفاع سے عاجز وبے بس دکھائی دیتا تھا۔ چونکہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت زیادہ محبت ہے اس لئے جب میں نے دیکھا کہ میرے محبوب پر گند اچھالنے والوں سے نہایت مؤثر طریق پر بدلہ لیا جارہا ہے تو ایم ٹی اے پر ان دفاع کرنے والوں کے لئے میرے دل کے تمام دروازے کھل گئے۔ مَیں اپنے درد بھول گیا اور غیر معمولی بے تابی اور شغف کے ساتھ یہ چینل دیکھنے لگا۔

ایک روز اسی چینل پر میں نے دیکھا کہ یہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات اور ان کی مزعومہ صلیبی موت کی حقیقت کے موضوع پر بات کررہے تھے۔ میں اپنی صحت کے زمانے میں اس بارہ میں بہت سوچا کرتا تھا لیکن مجھے اس کا کوئی اطمینان بخش جواب نہ دیا جاتا تھا۔ اور میرا دل کہتا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا اور کوئی لمبے عرصہ تک زندہ رہنے کا مستحق نہیں ہے۔ یہ پروگرام دیکھ کر مجھے ایسے محسوس ہونا شروع ہوگیا کہ جیسے کسی نے اس چینل کو میرے دل میں چھپے سوال بتا دیئے تھے اور اس پروگرام کے شرکاء ایک ایک کرکے ان کے جواب دیتے جارہے تھے۔ پھر یوں ہوا کہ اس چینل کا ہر پروگرام اور اس کا ہر ہر لفظ میرے لئے سرپرائز بنتا چلا گیا۔ مَیں ہر ماہ ’الحوار المباشر‘ کا بشدّت منتظر رہتا، کچھ ماہ تک یہی روٹین رہی تا آنکہ ایم ٹی اے العربیہ کے افتتاح کا اعلان ہوا۔ یہ خبر بھی میرے دل پر برد وسلام بن کر نازل ہوئی۔ اس چینل کے افتتاح سے امام جماعت احمدیہ کی عربوں سے محبت اور عربوں کی طرف التفات کا بھی واضح اشارہ مل رہا تھا۔ اس چینل پر جب میں نے مسیح موعود اور امام مہدی کی آمد کی خبر سنی تو مسیح دجال اور اس طرح کی دیگر خبروں کے بارہ میں میرے دل میں چھپے سوال دوبارہ جاگ گئے۔ مجھے اس نئے چینل کی دریافت سے اپنے دیگر سوالوں کے جواب بھی ملنے کی امید پیدا ہوگئی۔

مَیں ایم ٹی اے العربیہ کے پروگرام دیکھتا تو ایسے محسوس ہوتا جیسے کے علم کے چشموں سے معلومات کے دھارے بہہ نکلے ہوں۔ گو اس عرصہ میں میرے دردوں میں بھی اضافہ ہوگیا لیکن اس جماعت کے بارہ میں جاننے کا جنون میرے درد والم کے احساس پر بھی حاوی ہوگیا تھا۔

اقرارِ حقیقت اور تصدیقِ حق

میرے جسم کا درد تو ختم نہ ہوسکا لیکن میرے ذہنی وفکری دکھوں کا مداوا ہوگیا تھا۔ مجھے اپنے سوالوں کا جواب مل گیا تھا اور میں جماعت کے عقائد اور افکار کا مؤید اور مومن بن چکا تھا۔ بالآخر میں نے جماعت کی عربی ویب سائٹ کھولی اور وہاں پر لکھا کہ میں مطمئن ہوں اور بیعت کرنا چاہتا ہوں، براہ کرم مجھے مصر میں موجود احمدیوں سے ملادیں تا مَیں اپنے بعض دیگر سوالات کے جواب لے سکوں۔ تین روز ہی گزرے تھے کہ ایک شخص نے میرے دروازے پر دستک دی۔ آنے والے نے بتایا کہ وہ جماعت احمدیہ کی طرف سے میرے سوالوں کے جواب دینے کے لئے آیا ہے۔ شدید گرمی میں اس شخص کا لمبا سفر طے کرکے میرے سوالوں کے جواب دینے کے لئے آنا میرے لئے باعث حیرت وتعجب تھا۔ پھر اس شخص نے نہایت خاکساری کے ساتھ میرے سوالوں کے جواب دیئے اور جاتے ہوئے مجھے ’اسلامی اصول کی فلاسفی‘ کے عربی ترجمہ کی ایک کاپی اور اپنا فون نمبر بھی دے گیا۔

ملہم من اللہ کا کلام

’اسلامی اصول کی فلاسفی‘ احمدیت کی وہ پہلی کتاب ہے جسے میں نے پڑھا۔ اس کو پڑھنے کے بعد مَیں اس نتیجہ پر پہنچا کہ اس کا مؤلف کوئی عام مسلمان عالم نہیں ہے، بلکہ یہ کلام کسی ملہم من اللہ شخص کا ہے۔ چنانچہ اس کتاب کو پڑھنے کے بعد میں نے اپنے گھر آنے والے احمدی کو فون کرکے کہا کہ گواہ رہنا کہ میں آج سے حضرت امام مہدی علیہ السلام کی صداقت پر ایمان لاتا ہوں اور آپ کی بیعت کرتا ہوں۔

یہ اقرار صرف میری طرف سے ہی نہ تھا بلکہ میری بیوی بھی میرے ساتھ شامل تھی کیونکہ صاحب فراش ہونے کی وجہ سے میری تحقیق کے اس سفر میں میری اہلیہ ہر قدم پر میرے ساتھ تھی۔

جزوی جنگ بندی

اسی عرصہ میں ایک شخص مجھ سے ملنے آیا اور میری حالت دیکھ کر اس نے ایک ماہر طبیب کا پتہ بتایا۔ مجھے کندھوں پر اٹھا کر اس طبیب کے پاس لایا گیا جس نے میرے جسم کی سوجن کو دیکھ کر بعض ٹیسٹ کئے اور مجھے بتایا کہ دراصل بات یہ ہے کہ تمہارے جسم کا مدافعاتی نظام ضرورت سے زیادہ ایکٹو (active) ہے اور وہ جسم اور اس میں جاری خون کو ہی بیرونی دشمن سمجھ کر حملے کرتا ہے جس کی وجہ سے جسم میں انفیکشن اور سوجن پیدا ہوتی ہے۔ اس صورتحال کو کسی قدر دبانے کے لئے اس نے ایک دوا دی جس سے میرے درد ختم تو نہ ہوئے تاہم ان میں بہت حد تک کمی آگئی۔ ایسے لگا جیسے میرے اندر کی دنیا میں جزوی جنگ بندی کا اعلان کردیا گیا ہو۔ میں تو لمبے عرصہ سے انہی دردوں کے ساتھ جی رہا تھا، اب اس دوا کے استعمال سے ان میں کمی ہوئی تو مجھے ایسا محسوس ہوا جیسے میرے دردوں کا بڑا حصہ ختم ہوگیا ہو۔

ذہنی اذیت کی نئی رو

جسمانی دردوں کی کمی کی خوشی کو زیادہ دیر نہ ہوئی تھی کہ ذہنی اذیّت کا ایک اور سلسلہ شروع ہوگیا۔ وہ یوں کہ میری صحت کے حالات کے پیش نظر میری دکان کے مالک کے دل میں میل آگئی اس نے جعلی کاغذات بنا کر دعویٰ کیا کہ اس دکان یا اس میں موجود سامان سے میرا کوئی تعلق نہیں ہے اور اس کا مالک وہ خود ہے۔

میرا دکھ خدا کے حضور آنسوؤں میں ڈھلنے لگا اور میں نے اس کی بارگاہ میں جھک کر عرض کی کہ: الٰہی! تو میری حالت کو جانتا ہے۔ میں اپنے بچوں کے لئے روزی کمانے سے عاجز آگیا ہوں۔ گھر کی گزر بسر اسی دکان سے ہورہی تھی سو اب وہ بھی نہیں رہی۔ میری راہنمائی فرما کہ میں کیا کروں؟ کیونکہ میں حد درجہ بے چارگی کا شکار ہوں۔

(اس کے بعد کا احوال اگلی قسط میں ملاحظہ فرمائیں۔)

(باقی آئندہ)..............................

ارکانِ نماز کی حکمتیں اور متعلقہ مسائل

بیان فرمودہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام

ماخوذ از کتاب ’فقہ المسیح ‘مرتبہ: انصار احمد نذر۔ (صدر شعبہ فقہ جامعہ احمدیہ ربوہ)

مقتدی کے لئے

سورہ فاتحہ پڑھنا ضروری ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں:۔

’’سورۃ فاتحہ ہر نماز میں اور ہر رکعت میں پڑھنی ضروری ہے ۔سوائے اس کے کہ مقتدیوں کے نماز میں شامل ہونے سے پہلے امام رکوع میں جاچکا ہو۔اس صورت میں تکبیر کہہ کر بغیر کچھ پڑھے رکوع میں چلے جانا چاہئے۔ امام کی قراءت ہی اس کی قراءت سمجھ لی جائے گی۔

سورہ فاتحہ کی نماز میں پڑھنے کی تاکید مختلف احادیث میں آتی ہے۔ صحیح مسلم میں آتا ہے حضرت ابو ہریرہؓ نے روایت کی ہے کہ قَالَ مَنْ صَلّٰی صَلٰوۃً لَمْ یَقْرَءْ فِیْھَا بِاُمِّ الْقُرْآنِ فَھِیَ خِدَاجٌ ۔ (مسلم کتاب الصلوۃ باب وجوب قراءۃ الفاتحۃ) یعنی جس نے نماز ادا کی مگر اس میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھی تو وہ نماز ناقص ہے اور بخاری، مسلم میں عبادہ بن الصامتؓ کی روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لَا صَلٰوۃَ لِمَنْ لَمْ یَقْرَءْ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ۔ (بخاری کتاب الصلوۃ باب وجوب قراءۃ الامام والماموم فی الصلوٰۃ کلھا) یعنی جس نے فاتحۃ الکتاب نہ پڑھی اس کی نماز ہی نہیں ہوئی...... ایک جگہ حضرت عبادہؓ امام الصلوٰۃ تھے۔ایک دفعہ وہ دیر سے پہنچے اور ابو نعیمؓ نے نماز شروع کرادی۔نماز شروع ہوچکی تھی کہ عبادہ بھی آگئے، میں بھی ان کے ساتھ تھا۔ہم صفوں میں کھڑے ہوگئے۔ ابونعیمؓ نے جب سورۃ فاتحہ پڑھنی شروع کی تو میں نے سنا کہ عبادہؓ بھی آہستہ آہستہ سورۃ فاتحہ پڑھتے رہے۔ جب نماز ختم ہوئی تو میں نے ان سے پوچھا کہ جبکہ ابونعیم بالجھر نماز پڑھا رہے تھے آپ بھی ساتھ ساتھ سورہ فاتحہ پڑھتے جارہے تھے یہ کیا بات ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہاں یہ بالکل ٹھیک ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ ہمیں نماز پڑھائی اور سلام پھیر کر جب بیٹھے تو پوچھا کہ جب میں بلند آواز سے نماز میں تلاوت کرتا ہوں تو کیا تم بھی منہ میں پڑھتے رہتے ہو۔ بعض نے کہا ہاں، بعض نے کہا نہیں۔اس پر آپ نے فرمایا لَا تَقْرَءُ وْا بِشَیْءٍ مِنَ الْقُرْآنِ اِذَا جَھَرْتُ اِلَّا بِاُمِّ الْقُرْآنِ۔ (ابوداؤد کتاب الصلوۃ باب من ترک القراءۃ فی صلوٰتِہٖ) جب میں بلند آواز سے قرآن کریم نماز میں پڑھوں تو سوائے سورۃ فاتحہ کے اور کسی سورۃ کی تلاوت تم ساتھ ساتھ نہ کیا کرو.....

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فتویٰ بھی یہی ہے کہ سورۃ فاتحہ امام کے پیچھے بھی پڑھنی چاہئے۔خواہ وہ جہراً نماز پڑھ رہا ہو۔سوائے اس کے کہ مقتدی رکوع میں آکر ملے۔ اس صورت میں وہ تکبیر کہہ کر رکوع میں شامل ہو جائے اور امام کی قراءت اس کی قراءت سمجھی جائے گی۔ یہ ایک استثناء ہے۔ استثناء سے قانون نہیں ٹوٹتا۔اسی طرح یہ بھی استثناء ہے کہ کسی شخص کو سورۃ فاتحہ نہ آتی ہو مثلاً نو مسلم ہے جس نے ابھی نماز نہیں سیکھی یا بچہ ہو جسے ابھی قرآن نہیں آتا تو اس کی نماز فقط تسبیح و تکبیر سے ہو جائے گی۔خواہ وہ قرآن کریم کا کوئی حصہ بھی نہ پڑھے۔سورۃ فاتحہ بھی نہ پڑھے۔‘‘

(تفسیر کبیر جلد اول۔تفسیر سورۃ فاتحہ صفحہ 7 تا 9)

حضرت منشی برکت علی صاحب شملویؓ روایت کرتے ہیں :۔ایک روز موسم گرما میں حضور چھت پر شاہ نشین پر رونق افروز تھے۔اس بات پر گفتگو شروع ہوگئی کہ امام کے پیچھے اَلْحَمد جائز ہے یا نہیں۔حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ، حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ اور مولوی محمد احسن صاحبؓ مرحوم بھی مجلس میں موجود تھے۔مخالف و موافق آراء کا اظہار کیا جارہا تھا۔کوئی کہہ رہا تھا کہ ہر حالت میں اَلْحَمد کا پڑھنا ضروری ہے اور اگر امام اونچی آواز سے پڑھ رہا ہو تو مقتدی ساتھ ساتھ آہستہ آہستہ پڑھتا رہے یا وقفہ میں پڑھ لے۔ اور کوئی کہتا تھا کہ جب امام اونچی آواز سے پڑھ رہا ہو تو خاموش رہنا چاہئے۔ جہاں تک مجھے یاد ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر اس طرح کرلیا جائے کہ جب امام بلند آواز سے اَلْحَمد پڑھے تو مقتدی خاموشی سے سنتا رہے اور جب ظہر اور عصر کی نمازوں میں خاموشی سے پڑھے تو مقتدی بھی اپنے طور پر آہستہ پڑھ لے۔اس طرح دونوں باتوں پر عمل ہو جائے گا۔ (اصحاب احمد جلد3 صفحہ 190۔نیا ایڈیشن روایت حضرت منشی برکت علی صاحب شملوی)

حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ روایت کرتے ہیں :۔حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم ایک دفعہ فرماتے تھے کہ ایک شخص سیالکوٹ یا اس کے گردونواح کا رہنے والا تھا اور ہر روز ہم اس کو امام کے پیچھے نماز میں اَلْحَمد پڑھنے کو کہتے تھے اور ہم اپنی دانست میں تمام دلیلیں اس بارہ میں دے چکے مگر اس نے نہیں مانا اور اَلْحَمدُلِلّٰہ امام کے پیچھے نہ پڑھی اور یوں نماز ہمارے ساتھ پڑھ لیتا۔ ایک دفعہ حضرت اقدس علیہ السلام کی خدمت میں قادیان شریف آگیا۔ایک روز اسی قسم کی باتیں ہونے لگیں۔صرف حضرت اقدس علیہ السلام نے فرمایا کہ نماز میں اَلْحَمد شریف امام کے پیچھے پڑھنی چاہئے اور کوئی دلیل قرآن شریف یا حدیث شریف سے بیان نہیں کی۔وہ شخص اتنی بات سُن کر امام کے پیچھے نماز میں اَلْحَمد شریف پڑھنے لگا اور کوئی حجت نہیں کی۔ایک شخص نے سوال کیا کہ حضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَ عَلٰی مُحَمَّد جو شخص نماز میں اَلْحَمد امام کے پیچھے نہ پڑھے اس کی نماز ہوتی ہے یا نہیں؟ حضرت اقدس علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ سوال نہیں کرنا چاہئے کہ نماز ہوتی ہے یا نہیں۔ یہ سوال کرنا اور دریافت کرنا چاہئے کہ نماز میں اَلْحَمد امام کے پیچھے پڑھنا چاہئے کہ نہیں۔ہم کہتے ہیں کہ ضرور پڑھنی چاہئے۔ ہونا نہ ہونا تو خدا تعالیٰ کو معلوم ہے۔حنفی نہیں پڑھتے اور ہزاروں اولیاء حنفی طریق کے پابند تھے اور خلف امام اَلْحَمد نہیں پڑھتے تھے۔ جب ان کی نماز نہ ہوتی تو وہ اولیاء اللہ کیسے ہوگئے۔ چونکہ ہمیں امام اعظم سے ایک طرح کی مناسبت ہے اور ہمیں امام اعظم کا بہت ادب ہے ہم یہ فتویٰ نہیں دے سکتے کہ نماز نہیں ہوتی۔ اُس زمانہ میں تمام حدیثیں مدوّن و مرتب نہیں ہوئی تھیں اور یہ بھید جو کہ اب کھلا ہے نہیں کھلا تھا۔اس واسطہ وہ معذور تھے اور اب یہ مسئلہ حل ہوگیا۔ اب اگر نہیں پڑھے گا تو بے شک اس کی نماز درجہ قبولیت کو نہیں پہنچے گی۔ہم یہی بار بار اس سوال کے جواب میں کہیں گے کہ اَلْحَمد نماز میں خلف امام پڑھنی چاہئے۔

ایک روز میں نے دریافت کیا کہ حضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَ عَلٰی مُحَمَّد الحمد کس موقع پر پڑھنی چاہئے۔ فرمایا جہاں موقع پڑھنے کا لگ جاوے۔ میں نے عرض کیا کہ امام کے سکوت میں؟ فرمایا: جہاں موقع ہو پڑھنا ضرور چاہئے۔(تذکرۃ المہدی حصہ اول صفحہ 179، 180)

فاتحہ خلف الامام کے بارے میں ایک موقع پر آپؑ نے فرمایا: ’’ضروری ہے‘‘۔(بدر 31/اکتوبر 1907ء صفحہ 7)

رکوع میں ملنے والے کی رکعت ہوجاتی ہے

اِس بات کا ذکر آیا کہ جو شخص جماعت کے اندر رکوع میں آکر شامل ہو، اس کی رکعت ہوتی ہے یا نہیں۔حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دوسرے مولویوں کی رائے دریافت کی۔مختلف اسلامی فرقوں کے مذاہب اِس امر کے متعلق بیان کئے گئے۔آخر حضرت صاحبؑ نے فیصلہ دیا اور فرمایا:

ہمارا مذہب تو یہی ہے کہ لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ ۔آدمی امام کے پیچھے ہو یا منفرد ہو، ہر حالت میں اس کو چاہئے کہ سورۃ فاتحہ پڑھے۔مگر ٹھہر ٹھہر کر پڑھے تا کہ مقتدی سن بھی لے اور اپنا پڑھ بھی لے۔ یا ہر آیت کے بعد امام اتنا ٹھہر جائے کہ مقتدی بھی اس آیت کو پڑھ لے۔ بہرحال مقتدی کو یہ موقعہ دینا چاہئے کہ وہ سن بھی لے اور اپنا پڑھ بھی لے۔ سورۃ فاتحہ کا پڑھنا ضروری ہے کیونکہ وہ اُمّ الکتاب ہے۔لیکن جو شخص باوجود اپنی کوشش کے جو وہ نماز میں ملنے کے لئے کرتا ہے آخر رکوع میں آکر ملا ہے اور اس سے پہلے نہیں مل سکا تو اس کی رکعت ہوگئی۔ اگرچہ اُس نے سورۃ فاتحہ اس میں نہیں پڑھی۔ کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جس نے رکوع کو پا لیا اس کی رکعت ہوگئی۔ مسائل دو طبقات کے ہوتے ہیں۔ایک جگہ تو حضرت رسول کریمؐ نے فرمایا اور تاکید کی کہ نماز میں سورۃ فاتحہ ضرور پڑھیں ۔وہ اُمّ الکتاب ہے اور اصل نماز وہی ہے۔مگر جو شخص باوجود اپنی کوشش کے اور اپنی طرف سے جلدی کرنے کے رکوع میں ہی آکر ملا ہے تو چونکہ دین کی بنا آسانی اور نرمی پر ہے۔ اِس واسطے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کی رکعت ہوگئی۔ وہ سورۃ فاتحہ کا ذِکر نہیں ہے بلکہ دیر میں پہنچنے کے سبب رخصت پر عمل کرتا ہے۔ میرا دل خدا نے ایسا بنایا ہے کہ ناجائز کام میں مجھے قبض ہوجاتی ہے اور میرا جی نہیں چاہتا کہ میں اُسے کروں اور یہ صاف ہے کہ جب نماز میں ایک آدمی نے تین حصوں کو پورا پالیا اور ایک حصہ میں بسبب کسی مجبوری کے دیر میں مل سکا ہے تو کیا حرج ہے۔ انسان کو چاہئے کہ رخصت پر عمل کرے ہاں جو شخص عمداً سستی کرتا ہے اور جماعت میں شامل ہونے میں دیر کرتا ہے تو اُس کی نماز ہی فاسد ہے۔ (الحکم 24 فروری 1901 صفحہ 9)

تشہد کے وقت انگلی اُٹھانا

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمدؓ صاحب تحریر کرتے ہیں کہ خواجہ عبدالرحمٰن صاحب ساکن کشمیر نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ مجھے میرے والد صاحب نے بتایا کہ جب حضور علیہ السلام نماز کے وقت تشہد میں بیٹھتے تو تشہد پڑھنے کی ابتدا ہی میں دائیں ہاتھ کی انگلیوں کا حلقہ بنا لیتے تھے اور صرف شہادت والی انگلی کھلی رکھتے تھے۔ جو شہادت کے موقع پر اٹھاتے تھے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ خواجہ عبدالرحمٰن صاحب کے والد چونکہ اہل حدیث میں سے آئے تھے۔اس لئے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ان باتوں کو غور کی نظر سے دیکھتے تھے۔مگر مجھ سے مکرم ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب نے بیان کیا ہے کہ ابتدا سے ہی ہاتھ کی انگلیوں کے بند کر لینے کا طریق انہیں یاد نہیں ہے۔ہاں یہ ہوسکتا ہے کہ کبھی ایسا ہوا ہو۔ و اللّٰہُ اَعْلَم۔

(سیرت المہدی جلد 1 صفحہ 567، 568)

حضرت سید محمد سرور شاہ صاحبؓ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قعدہ میں بیٹھنے اور شہادت کی انگلی اٹھانے کے طریق کو یوں بیان کرتے ہیں:

(حضرت مسیح موعودؑ) دونوں سجدوں کے بعد اس طرح بیٹھ جاتے ہیں جیسا کہ دو سجدوں کے درمیان بیٹھا کرتے ہیں۔ ہاں اس قدر فرق ہوتا ہے کہ پہلے سجدہ کے بعد جب بیٹھتے ہیں تو دونوں ہاتھوں کو دونوں گھٹنوں پر اس طور پر رکھتے ہیں کہ دونوں ہاتھ کھلے ہوتے ہیں اور دونوں کی انگلیاں قبلہ کی طرف سیدھی ہوتی ہیں اور دوسری رکعت کے دونوں سجدوں کے بعد جب بیٹھتے ہیں تو اپنے بائیں ہاتھ کو تو ویسا ہی رکھتے ہیں اور دائیں ہاتھ کی تین انگلیوں کو ہتھیلی سے ملا لیتے ہیں اور درمیانی انگلی اور انگوٹھے سے حلقہ باندھ لیتے ہیں اور ان دونوں کے درمیان کی انگلی کو سیدھا رکھتے ہیں اور پھر التّحیات پڑھتے ہیں اور وہ یہ ہے اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِاللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ (اور یہ کہتے ہوئے اس انگلی کو اُٹھا کر اشارہ کرتے ہیں اور پھر ویسی ہی رکھ دیتے ہیں جیسی کہ پہلے رکھی ہوئی تھی۔) پھر وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ پڑھتے ہیں۔

(رسالہ تعلیم الاسلام مطبوعہ قادیان ماہ جولائی 1906ء جلد اول نمبر اول صفحہ 178، 179)

تشہد میں انگلی اُٹھانے کی حکمت

ایک شخص نے سوال کیا کہ التّحیات کے وقت نماز میں انگشت سبّابہ (شہادت کی انگلی) کیوں اُٹھاتے ہیں؟ فرمایا: لوگ زمانہ جاہلیت میں گالیوں کے واسطے یہ اُنگلی اُٹھایا کرتے تھے اس لئے اس کو سبّابہ کہتے ہیں یعنی گالی دینے والی۔ خدا تعالیٰ نے عرب کی اصلاح فرمائی اور وہ عادت ہٹا کر فرمایا کہ خدا کو واحد لاشریک کہتے وقت یہ اُنگلی اُٹھایا کرو تا کہ اس سے وہ الزام اُٹھ جاوے۔ ایسے ہی عرب کے لوگ پانچ وقت شراب پیتے تھے۔اس کے عوض میں پانچ وقت نماز رکھی۔(البدر 20 مارچ 1903ء صفحہ 66)

رکوع وسجود میں قرآنی دعا کرنا

مولوی عبدالقادر صاحب لدھیانوی نے سوال کیا کہ رکوع و سجود میں قرآنی آیت یا دعا کا پڑھنا کیسا ہے؟ فرمایا: ’’سجدہ اور رکوع فروتنی کا وقت ہے اور خدا تعالیٰ کا کلام عظمت چاہتا ہے۔ ماسوا اس کے حدیثوں سے کہیں ثابت نہیں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی رکوع یا سجود میں کوئی قرآنی دعا پڑھی ہو‘‘۔

(الحکم 24/اپریل 1903ء صفحہ 11)

رکوع وسجود میں تسبیحات کے بعد اپنی زبان میں دعا کرنا

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمدؓ صاحب تحریر کرتے ہیں کہ میاں خیرالدین صاحب سیکھوانی نے بذریعہ تحریر مجھ

باقی صفحہ 9 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

ہر مومن کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ وہ نیکی کر کے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرے۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت (آل عمران:93) میں مومنین کو یہ توجہ دلائی کہ اگر تم نیکی کرنے کی خواہش رکھتے ہو تا کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کر سکو تو یاد رکھو کہ نیکی قربانی کو چاہتی ہے۔ پس خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے قربانی کرو۔ اس چیز کی قربانی کرو جو تمہیں بہت زیادہ عزیز ہے۔

آجکل کے مادّی دور میں جبکہ نئی ٹیکنالوجی نے دنیا کے مختلف ممالک میں رہنے والے انسانوں کو نہ صرف بہت قریب کر دیا ہے بلکہ اس ٹیکنالوجی اور معاشی نظام نے خواہشات کو بھی بہت بڑھا دیا ہے۔ قطع نظر اس کے کہ کسی کے پاس وافر دولت ہے یا نہیں خواہشات کی بھڑک اور روپے سے محبت اور اس کے حصول کے لئے کوشش انتہا تک پہنچی ہوئی ہے۔ ایسے حالات میں یہ باتیں کرنا عام دنیادار کے لئے عجیب سی بات ہے کہ نیکی کے حصول کے لئے ان چیزوں کو خرچ کرو جن سے تمہیں محبت ہے۔ اپنی خواہشات کو قربان کرو، اپنی سہولتوں کو قربان کرو۔ دنیا کو پتا نہیں کہ اس زمانے میں بھی ایسے لوگ ہیں جو قرآن کریم کی اس تعلیم کا ادراک رکھتے ہیں۔ اس پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس زمانے میں بھی ایسے لوگ ہیں جو اَلْبِرّ کے حصول کی کوشش کرتے ہیں یعنی ایسی نیکی کی کوشش کرتے ہیں جو دوسروں کے لئے قربانی کی انتہا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق اور زمانے کے امام سے جڑ کر حقیقی نیکی کو پانے کا اِدراک حاصل کیا۔ جنہوں نے نیکی کو پانے کے لئے نیکی کے ان روشن میناروں سے صحیح راستوں کی راہنمائی حاصل کی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فیض پانے والے تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو جماعت پیدا کی اس نے صرف یہ نہیں کیا کہ ان باتوں کو صرف سن لیا اور منہ دوسری طرف کر لیا اور توجہ پھیر لی بلکہ ان باتوں کو سننے کے بعد قربانیوں کے معیار بھی قائم کئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود بھی کئی جگہ، کئی مجالس میں اس بات کا ذکر فرمایا ہے۔ آج بھی ایسے لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں مَردوں میں سے بھی، عورتوں میں سے بھی اور بچوں میں سے بھی ہیں جو اخلاص و وفا میں بڑھے ہوئے ہیں۔ چند ایک اور چند مخصوص جگہوں پر نہیں بلکہ ہزاروں ایسی مثالیں ہیں اور دنیا کے مختلف ممالک میں پھیلے ہوئے ہیں جو لَنْ تَنَالُوْا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ کا صحیح اِدراک رکھتے ہیں۔ جو قربانیوں میں بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ جن میں پرانے بھی ہیں اور وہ نئے شامل ہونے والے بھی ہیں جن کو احمدیت قبول کئے تھوڑا عرصہ ہوا ہے۔ دنیا کے ہر کونے میں اللہ تعالیٰ ایسے مخلص حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عطا فرما رہا ہے جو قربانی کی روح کو سمجھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ روح ہمیشہ ترقی کرتی رہے اور سب تقویٰ میں بھی بڑھتے چلے جانے والے ہوں۔

دنیا کے مختلف ممالک میں اخلاص و وفا میں بڑھے ہوئے احمدیوں کی مالی قربانی کے نہایت ایمان افروز واقعات کا روح پرور بیان

تحریک جدید کے 82ویں مالی سال کے آغاز کا اعلان

گزشتہ سال تحریک جدید کے مالی نظام میں 92 لاکھ 17 ہزار 800 پونڈز کی وصولی ہوئی۔

مالی قربانی میں پاکستان پہلے نمبر پر رہا۔ بیرون پاکستان میں جرمنی پہلے نمبر پر، برطانیہ دوسرے نمبر پر اور امریکہ تیسرے نمبر پر رہے۔

مقامی کرنسی کے لحاظ سے افریقن ممالک میں گھانا نے سب سے زیادہ وصولی کی۔

تحریک جدید کے مالی نظام میں شاملین کی تعداد 13 لاکھ 11 ہزار ہو گئی ہے۔ اس سال ایک لاکھ نئے افراد شامل ہوئے۔

تحریک جدید کی مالی قربانی میں مختلف پہلوؤں سے ممالک اور جماعتوں کے جائزے

اللہ تعالیٰ تمام شاملین کے اموال و نفوس میں بے انتہا برکت ڈالے اور انہیں اخلاص و وفا میں بڑھاتا چلا جائے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 06 نومبر 2015ء بمطابق 06 نبوت 1394 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح مورڈن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ-اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ-

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۔

لَنْ تَنَالُوْا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۔ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ (آل عمران:93) ۔ تم ہرگز نیکی کو پا نہیں سکو گے یہاں تک کہ تم ان چیزوں میں سے خرچ کرو جن سے تم محبت کرتے ہو اور تم جو کچھ بھی خرچ کرتے ہو تو یقیناً اللہ اس کو خوب جانتا ہے۔

ہر مومن کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ وہ نیکی کر کے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرے۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں مومنین کو یہ توجہ دلائی کہ اگر تم نیکی کرنے کی خواہش رکھتے ہو تا کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کر سکو تو یاد رکھو کہ نیکی قربانی کو چاہتی ہے۔ پس خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے قربانی کرو۔ اس چیز کی قربانی کرو جو تمہیں بہت زیادہ عزیز ہے۔ اس چیز کی قربانی کرو جس سے تم فائدہ اٹھا رہے ہو، جو نفع حاصل کر رہے ہو۔ اس چیز کی قربانی کرو جو تمہیں آرام اور سہولت مہیا کر رہی ہے۔ اس چیز کی قربانی کرو جو بظاہر تمہاری نسلوں کے مستقبل کو سنوارنے کا بھی تمہارے نزدیک ذریعہ ہے۔ پس یہ تمام قسم کی قربانیاں کوئی معمولی قربانیاں نہیں ہے۔ مال تو ہمیشہ انسان کو پیارا رہا ہے۔ اس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے بھی فرمایا ہے کہ سونا چاندی جانور جائیداد کھیت باغات یہ سب انسان کو بہت پیارے ہیں اور انسان کے لئے فخر کا باعث ہیں۔ یہ ان پر فخر کرتا ہے۔ لیکن آجکل کے مادّی دور میں جبکہ نئی ٹیکنالوجی نے دنیا کے مختلف ممالک میں رہنے والے

انسانوں کو نہ صرف بہت قریب کر دیا ہے بلکہ اس ٹیکنالوجی اور معاشی نظام نے خواہشات کو بھی بہت بڑھا دیا ہے۔ قطع نظر اس کے کہ کسی کے پاس وافر دولت ہے یا نہیں خواہشات کی بھڑک اور روپے سے محبت اور اس کے حصول کے لئے کوشش انتہا تک پہنچی ہوئی ہے تا کہ ان تمام سہولتوں سے فائدہ اٹھایا جائے اور تمام عیاشی کی چیزوں تک پہنچ ہو جو دنیا میں کسی بھی ملک میں میسر ہیں۔ خاص طور پر ترقی یافتہ ممالک میں تو اس کی انتہا ہوئی ہوئی ہے۔ اگر خدانخواستہ ان ملکوں کے حالات خراب ہوئے یا جنگ کی صورتحال ہوئی تو جو حالت یہاں کے رہنے والوں کی ہوگی وہ تصور سے باہر ہے۔ بہرحال یہ تو ضمنی بات تھی لیکن ہر طبقے میں دولت سے محبت اور ضرورتِ زندگی کے نام پر نئی سے نئی چیز کی خواہش انتہا پر پہنچی ہوئی ہے اور میڈیا کی وجہ سے اور تجارتوں کی وسعت کی وجہ سے غریب یا کم ترقی یافتہ یا ترقی پذیر ملکوں میں رہنے والوں کو بھی ان سہولتوں کا علم ہے جو ترقی یافتہ ممالک میں ہیں اور ان ملکوں میں بھی اگر بہت غریب نہ سہی تو کم از کم اوسط درجے کے شہریوں کی خواہشات اور ترجیحات نئی سے نئی چیزیں حاصل کرنے کی طرف ہوگئی ہیں۔ بہرحال مادّیت اپنے عروج پر ہے۔ ایسے حالات میں یہ باتیں کرنا عام دنیادار کے لئے عجیب سی بات ہے کہ نیکی کے حصول کے لئے ان چیزوں کو خرچ کرو جن سے تمہیں محبت ہے۔ اپنی خواہشات کو قربان کرو، اپنی سہولتوں کو قربان کرو۔ اور ایک دنیادار یہی کہے گا کہ یہ پرانے زمانے کی فرسودہ باتیں ہیں یا یہی کہے گا کہ ٹھیک ہے تم غریبوں کے لئے خرچ کرو۔ ان کی کچھ مدد کر دو۔ کچھ چیریٹی میں دے دو۔ لیکن یہ کہنا کہ جو چیز تمہیں سب سے زیادہ محبوب ہے اسے خرچ کرو، اپنی خواہشات کو کچل دو اور دوسروں کی خواہشات کے لئے قربانی کرو یا دین کے لئے قربانی کرو یہ عجیب مضحکہ خیز بات ہے۔

لیکن دنیا کو پتا نہیں کہ اس زمانے میں بھی ایسے لوگ ہیں جو قرآن کریم کی اس تعلیم کا ادراک رکھتے ہیں۔ اس پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس زمانے میں بھی ایسے لوگ ہیں جو اَلْبِرّ کے حصول کی کوشش کرتے ہیں یعنی ایسی نیکی کی کوشش کرتے ہیں جو دوسروں کے لئے قربانی کی انتہا ہے۔ اس نیکی کی کوشش کرتے ہیں جو دوسروں کو فائدہ پہنچانے کے لئے ہر وقت بے چین رکھتی ہے۔ اس نیکی کی کوشش کرتے ہیں جو دین کے پھیلانے کے لئے اپنے مال جان اور وقت قربان کرنے کے معیار قائم کرتی ہے۔ اس نیکی کی کوشش کرتے ہیں جو اطاعت میں بڑھاتی ہے اور اس اطاعت پر عمل کرنے کے لئے یہ نہیں دیکھتے کہ مجھے کیا چیز پیاری ہے۔ اس وقت سب سے پیاری چیز صرف اللہ تعالیٰ کے حکم کی اطاعت ہے۔ اس نیکی کی کوشش کرتے ہیں جو تقویٰ میں بڑھانے والی ہو۔ دنیا کا بہت سا حصہ نہیں جانتا کہ یہ کون لوگ ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق اور زمانے کے امام سے جڑ کر حقیقی نیکی کو پانے کا اِدراک حاصل کیا۔ جنہوں نے نیکی کو پانے کے لئے نیکی کے ان روشن میناروں سے صحیح راستوں کی راہنمائی حاصل کی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فیض پانے والے تھے۔ جن کی قربانیوں کے معیار بھی عجیب تھے۔

ایک حدیث میں آتا ہے جب یہ آیت اتری کہ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ تو حضرت ابوطلحہ انصاریؓ جو مدینے کے انصار میں سے مالدار شخص تھے۔ ان کے کھجوروں کے باغات تھے جن میں سے سب سے زیادہ عمدہ باغ بیروحاء کے نام کا ایک باغ تھا اور یہ حضرت ابوطلحہؓ کو بہت پسند تھا اور یہ مسجد نبوی کے بھی بالکل قریب تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس باغ میں اکثر جاتے تھے۔ بہرحال اس آیت کے نازل ہونے پر حضرت ابوطلحہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میری سب سے پیاری جائیداد بیروحاء کا باغ ہے۔ مَیں اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں دیتا ہوں۔

(صحیح البخای کتاب التفسیر باب لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون حدیث نمبر 4554)

تو یہ وہ لوگ ہیں جو روشن ستارے تھے اور نیکیوں کے راستے متعین کرنے والے تھے۔ پس ان صحابہ کی مثالیں دیتے ہوئے ہمیں اس زمانے کے امام نے بار بار توجہ دلائی۔ آپ علیہ السلام نے اپنے متعدد ارشادات میں قرآن کریم کی تعلیمات اور احکامات کو کھول کر بیان کیا۔ نیکیوں کے حصول کا فہم و ادراک دیا۔ قربانیوں کے معیاروں کے بارے میں بتایا۔ ان نمونوں پر قائم ہونے کی تلقین فرمائی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے قائم فرمائے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ مسیح موعود کے ماننے والوں کے لئے ان نمونوں کو اپنانا ضروری ہے۔ چنانچہ ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

”بیکار اور نکمّی چیزوں کے خرچ سے کوئی آدمی نیکی کرنے کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ نیکی کا دروازہ تنگ ہے۔ پس یہ امر ذہن نشین کر لو کہ نکمّی چیزوں کے خرچ کرنے سے کوئی اس میں داخل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ نصّ صریح ہے لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ (آل عمران:93)۔ جب تک عزیز سے عزیز اور پیاری سے پیاری چیزوں کو خرچ نہ کرو گے اُس وقت تک محبوب اور عزیز ہونے کا درجہ نہیں مل سکتا۔ اگر تکلیف اٹھانا نہیں چاہتے اور حقیقی نیکی کو اختیار کرنا نہیں چاہتے تو کیونکر کامیاب اور بامراد ہو سکتے ہو؟ کیا صحابہ کرامؓ مفت میں اس درجے تک پہنچ گئے جو اُن کو حاصل ہوا۔ دنیاوی خطابوں کے حاصل کرنے کے لئے کس قدر اخراجات اور تکلیفیں برداشت کرنی پڑتی ہیں تب کہیں جا کر ایک معمولی خطاب جس سے دلی اطمینان اور سکینت حاصل نہیں ہو سکتی ملتا ہے۔ پھر خیال کرو کہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ کا خطاب جو دل کو تسلی اور قلب کو اطمینان اور مولیٰ کریم کی رضامندی کا نشان ہے کیا یونہی آسانی سے مل گیا؟ بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضامندی جو حقیقی خوشی کا موجب ہے حاصل نہیں ہو سکتی جب تک عارضی تکلیفیں برداشت نہ کی جاویں۔ خدا ٹھگا نہیں جا سکتا۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو رضائے الٰہی کے حصول کے لئے تکلیف کی پروا نہ کریں کیونکہ ابدی خوشی اور دائمی آرام کی روشنی اس عارضی تکلیف کے بعد مومن کو ملتی ہے۔“

(ملفوظات جلد اول صفحہ 75,76۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر ایک مجلس میں احباب جماعت کو نصیحت فرماتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ: ”دنیا میں انسان مال سے بہت زیادہ محبت کرتا ہے۔ اسی واسطے علم تعبیر الرؤیاء میں لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص دیکھے (خواب میں دیکھے) کہ اس نے جگر نکال کر کسی کو دے دیا ہے تو اس سے مراد مال ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حقیقی اتّقاء اور ایمان کے حصول کے لیے فرمایا لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ (آل عمران:93)۔ حقیقی نیکی کو ہرگز نہ پاؤ گے جب تک تم عزیز ترین چیز نہ خرچ کرو گے۔ کیونکہ مخلوقِ الٰہی کے ساتھ ہمدردی اور سلوک کا ایک بڑا حصہ مال کے خرچ کرنے کی ضرورت بتلاتا ہے اور ابنائے جنس اور مخلوقِ خدا کی ہمدردی ایک ایسی شئے ہے جو ایمان کا دوسرا جُزو ہے جس کے بِدُوں ایمان کامل اور راسخ نہیں ہوتا۔ جب تک انسان ایثار نہ کرے دوسرے کو نفع کیونکر پہنچا سکتا ہے۔ دوسرے کی نفع رسانی اور ہمدردی کے لئے ایثار ضروری شئے ہے اور اس آیت لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ میں اسی ایثار کی تعلیم اور ہدایت فرمائی گئی ہے۔ پس مال کا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا بھی انسان کی سعادت اور تقویٰ شعاری کا معیار اور محک ہے۔ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ کی زندگی میں للّٰہی وقف کا معیار اور محک وہ تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ضرورت بیان کی اور وہ کُل اَثاثُ البیت لے کر حاضر ہو گئے۔“

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 96-95۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو جماعت پیدا کی اس نے صرف یہ نہیں کیا کہ ان باتوں کو صرف سن لیا اور منہ دوسری طرف کر لیا اور توجہ پھیر لی بلکہ ان باتوں کو سننے کے بعد قربانیوں کے معیار بھی قائم کئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود بھی کئی جگہ، کئی مجالس میں اس بات کا ذکر فرمایا ہے۔

ایک موقع پر آپؑ نے جماعت کے معیارِ قربانی کو دیکھتے ہوئے فرمایا کہ ”مَیں دیکھتا ہوں کہ صدہا لوگ ایسے بھی ہماری جماعت میں شامل ہیں جن کے بدن پر مشکل سے لباس بھی ہوتا ہے۔ مشکل سے چادر یا پاجامہ بھی ان کو میسر آتا ہے۔ ان کی کوئی جائیداد نہیں مگر ان کے لاانتہا اخلاص اور ارادت سے، محبت اور وفا سے طبیعت میں ایک حیرانی اور تعجب پیدا ہوتا ہے۔“ (ملفوظات جلد دہم صفحہ 306۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر ایک موقع پر آپ نے فرمایا: ”جو کچھ ترقی اور تبدیلی ہماری جماعت میں پائی جاتی ہے وہ زمانہ بھر میں اِس وقت کسی دوسرے میں نہیں ہے۔“ (ملفوظات جلد دہم صفحہ 243۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس آپ سے براہ راست فیض پانے والوں نے یہ مقام حاصل کیا اور آپ سے خوشنودی کی سند حاصل کی۔ لیکن کیا یہ اخلاص و وفا وقت گزرنے کے ساتھ ختم ہو گیا۔ یقیناً نہیں۔ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ آج بھی ایسے لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں مَردوں میں سے بھی، عورتوں میں سے بھی اور بچوں میں سے بھی ہیں جو اخلاص و وفا میں بڑھے ہوئے ہیں۔ چند ایک اور چند مخصوص جگہوں پر نہیں بلکہ ہزاروں ایسی مثالیں ہیں اور دنیا کے مختلف ممالک میں پھیلے ہوئے ہیں جو لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ کا صحیح ادراک رکھتے ہیں۔ جو قربانیوں میں بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ جن میں پرانے بھی ہیں اور وہ نئے شامل ہونے والے بھی ہیں جن کو احمدیت قبول کئے تھوڑا عرصہ ہوا ہے بلکہ ایسے بھی ہیں جن کو شاید چند ماہ ہوئے ہوں۔ جن کی ترجیحات احمدیت قبول کرنے سے پہلے دنیاوی خواہشات تھیں لیکن احمدیت قبول کرنے کے بعد وہ دین کی خاطر اپنا محبوب مال یا جو کچھ بھی پاس ہے قربان کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ یہ انقلاب ہے جو اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیدا فرمایا۔ لوگوں کی ترجیحات بدل دی ہیں۔ اور آج بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ ان پر صادق آتے ہیں کہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کی قربانیوں کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ ان مخلصین کی قربانیوں کے چند نمونے مَیں اس وقت پیش کرتا ہوں۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ مشکل سے بدن پر لباس ہوتا ہے لیکن اخلاص و وفا میں بڑھے ہوئے ہیں اس کی ایک مثال دیتا ہوں۔ یہ مثال ایک عورت کی ہے اور عورت بھی وہ جو نابینا ہے۔

سیرالیون سے ہمارے مبلغ سلسلہ لکھتے ہیں کہ یہاں ایک جماعت پیمبارو (Kpangbaru) ہے جہاں ایک نابینا عورت رہتی ہیں جنہوں نے تحریک جدید کے چندے کا وعدہ دو ہزار لیون (Leone) لکھوایا۔ چندہ کے حصول کے لئے جب ان کے پاس گئے تو کہنے لگیں کہ مجھے چندے کی ادائیگی کی پہلے فکر ہو رہی تھی مگر نابینا ہونے کی وجہ سے میرا ذریعہ آمدنی اتنا نہیں کہ میں کوئی چندہ ادا کر سکتی۔ دو ہزار لیون چندہ دینا میرے لئے بہت مشکل ہے۔ لیکن انہوں نے کہا کہ بہرحال میں نے وعدہ کیا ہے مَیں ادا کروں گی۔ چندہ دینے کے لئے انہوں نے ارادہ کیا کہ اپنی ایک غیر احمدی بہن سے ادھار رقم لے لیں۔ لیکن بہن نے انکار کر

دیا کہ تم نابینا ہو تمہارے پاس ذرائع بھی ایسے نہیں ہیں پتا نہیں مجھے واپس بھی کر سکو گی یا نہیں۔ اس پر وہ نابینا عورت بڑی فکر مند ہوئیں اور جو سیکرٹری تحریک جدید یا مال چندہ لینے گئے تھے انہیں کہنے لگیں کہ کچھ دیر ٹھہر کے واپس آئیں۔ چنانچہ وہ دعا میں مصروف ہو گئیں۔ اسی دوران ایک اجنبی شخص گاؤں میں آیا اور ان کے پاس سے گزرا۔ گھر کے باہر بیٹھی ہوئی تھیں۔ تو انہوں نے اس آدمی کو آواز دی۔ اس سے کہنے لگیں کہ میرے پاس اس وقت ایک سر پر لینے والا کپڑا ہے وہ دو ہزار لیون میں تم خرید لو۔ یہ کہتے ہیں کہ حالانکہ وہ کپڑا دس سے پندرہ ہزار لیون کا تھا۔ اس آدمی نے حیران ہو کر پوچھا کہ اتنا سستا کیوں بیچ رہی ہو۔ اس پر اس خاتون نے بتایا کہ میں نے چندہ تحریک جدید ادا کرنا ہے اور میرے پاس اس وقت رقم نہیں ہے۔ اس اجنبی نے وہ کپڑا خرید لیا اور دو ہزار لیون نابینا عورت کو دے دیئے۔ شریف آدمی تھا اور بعد میں وہ کپڑا بھی واپس کر دیا اور کہا یہ میری طرف سے آپ رکھ لیں۔

تو افریقہ کے دور دراز علاقے میں رہنے والی ایک اَن پڑھ نابینا خاتون کا یہ اخلاص ہے۔ یقیناً یہ اخلاص اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیدا کردہ ہیں۔

پھر بعض اَور واقعات پیش کرتا ہوں۔

راجھستان انڈیا کے مبلغ انچارج لکھتے ہیں کہ یہاں ایک جماعت ’بولا بالی‘ ہے۔ وہاں دورے پر گئے تو وہاں ایک دوست جن کی عمر 65 سال کے قریب ہے۔ اکثر بیمار رہتے ہیں اور ان کی کوئی آمد نہیں ہے۔ سال میں صرف سو دن سرکاری مزدوری کا کام ملتا ہے۔ ان کی اہلیہ گھر کے گزارے کے لئے کام کرتی ہیں۔ گھر کی حالت بھی بہت خستہ تھی۔ انہیں جب مالی قربانی کی طرف توجہ دلائی گئی کہ ٹوکن کے طور پر معمولی سی قربانی کر دیں کیونکہ یہ بھی مومنین کے لئے فرض ہے تو ایک ہزار پچاس روپے چندہ کے ادا کر دیئے۔ اس پر انہوں نے بڑا حیران ہو کر ان سے پوچھا کہ آپ کے گھر کے حالات اتنے اچھے نہیں ہیں لیکن اس کے باوجود اتنی بڑی رقم دے رہے ہیں۔ یہ سیکرٹری جو بھی (چندہ) لینے گئے تھے کہتے ہیں کہ مَیں نے ان سے کہا کہ آپ اس رقم میں سے کچھ رکھنا چاہتے ہیں تو رکھ لیں۔ اس پر وہ موصوف رونے لگے اور کہنے لگے کہ یہ رقم میں نے اللہ تعالیٰ کی خاطر جمع کی تھی اور یہ اللہ تعالیٰ ہی کی رقم ہے۔ میرے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحت دے تا کہ میں اس سے زیادہ اپنے ربّ کے حضور پیش کر سکوں۔

پھر اخلاص و وفا میں بڑھے ہوئے ایک اور مخلص کا واقعہ سنیں۔ یقیناً امراء کو یہ جھنجھوڑنے والا ہے۔

بینن کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ انہوں نے یہاں کوتونو جماعت کے صدر صاحب کو تحریک جدید کے چندہ کی ادائیگی کرنے والے افراد کی جنہوں نے وعدے کئے ہوئے تھے فہرست بھجوائی تو ایک پرانے احمدی دوست کا نام چندہ دہندگان میں لکھا ہوا تھا۔ جب انہیں توجہ دلائی گئی تو اگلے روز مشن ہاؤس آئے اور کہنے لگے کہ کیا آپ نے کسی کو دیکھا ہے جس نے ایک ہفتے سے کھانا نہ کھایا ہو۔ کہتے ہیں غربت کا یہ حال ہے کہ مَیں ساری رات روتا رہا ہوں کہ میں نے چندہ تحریک جدید ادا کرنا ہے اور میرے پاس پیسے نہیں ہیں۔ شاید اللہ تعالیٰ میری آزمائش کر رہا ہے۔ اس کے بعد انہوں نے معمولی سی رقم تحریک جدید کی مدّ میں ادا کی اور کہا کہ اس وقت میرے پاس یہی کچھ ہے۔ اور شاید وہ رقم بھی کہیں سے قرض لے کر آئے ہوں۔ انہوں نے اپنی بھوک مٹانے کے لئے (رقم) استعمال نہیں کی بلکہ چندہ دیا۔ اس پر یہ جو لینے والے صاحب گئے تھے کہتے ہیں خاکسار نے ان کو کچھ رقم مدد کے طور پر دی کہ آپ کی تو یہ حالت ہے۔ چندہ کیا دینا ہے؟ آپ کی مدد کر رہا ہوں۔ اور ان کو مدد کے طور پر رقم دی تو انہوں نے دس ہزار فرانک سیفا اسی وقت واپس کر دیا اور کہا کہ ابھی میرا چندہ عام بقایا ہے۔ آپ اس رقم میں سے میرا چندہ کا بقایا کاٹ لیں۔ تو یہ ہے اخلاص و وفا جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ بدن پہ کپڑے نہیں لیکن اخلاص میں بڑھے ہوئے ہیں۔

پھر قادیان سے نائب وکیل المال تحریر کرتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کوڈیاتھور (یا جو بھی لفظ ہے) میں خطبہ جمعہ میں تحریک جدید کی اہمیت بیان کی گئی اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ کی آواز پر والہانہ لبیک کرنے والے مخلصین کی بعض قربانیوں کا ذکر کیا گیا۔ اس پر وہاں کی جماعت کی صدر لجنہ اماء اللہ جمعہ کے بعد گھر گئیں اور جا کر اپنے سونے کا ایک وزنی کنگن اتار کر تحریک جدید میں پیش کر دیا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی خواتین میں بھی دینی ضروریات کی خاطر اپنا زیور پیش کرنے کی بے شمار مثالیں ہر جگہ نظر آتی ہیں۔ دنیا کے مختلف حصوں میں رہنے والی احمدی خواتین کی یہ روح، یہ قدر مشترک ہے کہ دین کی خاطر اپنا پسندیدہ زیور قربان کرنا ہے اور یہ آج صرف احمدی خواتین کا ہی خاصّہ ہے۔

جرمنی کے نیشنل سیکرٹری تحریک جدید لکھتے ہیں کہ یہاں ایک جماعت ہناؤ (Hanau) میں تحریک جدید کے حوالے سے ایک سیمینار منعقد کیا گیا۔ سیمینار ختم ہوتے ہی ایک دوست اپنی بیگم کا زیور لے کر دفتر تحریک جدید آ گئے۔ انہوں نے بتایا کہ سیمینار ختم ہونے کے بعد ہم واپس گھر جا رہے تھے تو مَیں نے اپنی بیگم سے کہا کہ میں نے تو اپنا وعدہ لکھوا دیا ہے۔ کیا تم نے بھی کوئی وعدہ لکھوایا ہے؟ اس پر وہ کہنے لگی کہ میں نے قرآن کریم کی تعلیم لَنْ تَنَالُوْا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ کے مطابق قربانی پیش کی ہے۔ چنانچہ ان کی اہلیہ نے اپنی شادی کا زیور تحریک جدید میں دے دیا۔

لاہور کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ ایک خاتون کا تحریک جدید کا وعدہ معیاری تھا۔ امیر تھیں، صاحب حیثیت تھیں لیکن پھر بھی جب انہیں ٹارگٹ پورا کرنے کے حوالے سے مزید دینے کی درخواست کی تو فوراً اٹھ کر کمرے میں گئیں اور زیورات کا ایک ڈبّہ لے آئیں اور کہنے لگیں کہ یہ سب خدا تعالیٰ کی راہ میں ہی دینا ہے۔ چنانچہ انہوں نے اس میں سے وزنی کڑے نکالے اور تحریک جدید میں پیش کئے۔

اب دیکھیں ایک عورت ہندوستان کے جنوب میں رہتی ہے۔ مختلف قبیلے، مختلف لوگ، مختلف قوم، زبان مختلف، ایک پنجاب پاکستان میں رہتی ہے، تیسری جرمنی میں رہتی ہے لیکن قربانی کرنے کی روح اور سوچ ایک ہے۔ یہ اِکائی ہے۔ یہ قربانی کے معیار ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت میں پیدا فرمائے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے فضل ہیں جو احمدیوں پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

افریقہ کے ملک مالی کے ایک مخلص کا واقعہ بیان کرتے ہوئے وہاں کے مبلغ لکھتے ہیں کہ ان کی پوسٹنگ مالی کے ریجن سیگو (Segou) میں ہوئی۔ ایک دن نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد معلم صاحب نے ایک شخص کو خاکسار سے ملوایا کہ یہ مولویوں کے سب سے بڑے خاندان سے ہیں اور انہوں نے بیعت کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں چندہ دینے آیا ہوں کیونکہ میں نے آج ریڈیو میں خلیفۃ المسیح کا خطبہ چندہ کے متعلق سنا ہے۔ کہتے ہیں خاکسار نے انہیں انفاق فی سبیل اللہ کی برکات بتانے کے لئے آیت لَنْ تَنَالُوْا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ۔ سنائی تو وہ بہت حیران ہوئے اور کہنے لگے کہ میں نے ریڈیو پر جو خطبہ سنا تھا اس میں بھی یہی آیت سنی تھی۔ سوچا تھا کہ پانچ ہزار سیفا چندہ دوں مگر بعد میں شیطان نے دل میں وسوسہ ڈال دیا کہ صرف دو ہزار سیفا ہی کافی ہے لیکن اب جب آپ نے یہی آیت دوبارہ سنائی ہے تو میرے دل کو یقین ہو گیا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا ہی نظام ہے اور اب میں پانچ ہزار سیفہ ہی چندہ دوں گا۔ چنانچہ انہوں نے پانچ ہزار سیفا چندہ دیا تو اللہ کے فضل سے نومبائعین مالی قربانی میں بھی اب بہت آگے بڑھ رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ قربانی کرنے والوں پر جس طرح فضل فرماتا ہے اور جس طرح قربانی کو پھل لگتے ہیں اور پھر اس کے نتیجہ میں ان کے ایمان میں اور اخلاص میں مزید ترقی ہوتی ہے اس کی چند مثالیں پیش کرتا ہوں۔

کانگو سے ابراہیم صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں ایک زمیندار ہوں اور کھیتی باڑی کرتا ہوں۔ پہلے میں مالی قربانی کم کرتا تھا مگر جب سے میں نے چندہ ادا کرنا شروع کیا ہے میری فصل کی پیداوار میں بہت اضافہ ہو گیا ہے۔ چندے کی اہمیت مجھ پر واضح ہو گئی ہے اور مَیں نے اب باقاعدگی سے چندے کی ادائیگی شروع کر دی ہے جس کی وجہ سے میری یہ زندگی تبدیل ہو گئی ہے۔

پھر کانگو کی ایک خاتون مریم صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ مَیں بھی کھیتی باڑی کرتی ہوں۔ اب میں نے ہر دفعہ فصل کی کٹائی کے بعد چندہ ادا کرنا شروع کر دیا ہے اور میرا تجربہ ہے کہ چندہ ادا کرنے کے بعد میری آمدنی دوگنی ہو جاتی ہے۔

پھر کانگو سے ہمارے مبلغ لکھتے ہیں ایک احمدی دوست احمد صاحب ہیں ان کو چندہ کی تحریک کی گئی۔ انہوں نے اپنے تحریک جدید کا وعدہ مبلغ بیس ہزار فرانک لکھوایا حالانکہ ان دنوں یہ بیروزگار تھے لیکن وعدہ لکھوانے کے ایک ہفتہ بعد ہی ان کو ملازمت مل گئی اور آج کل یہ اپنی فیلڈ میں مینجر کے طور پر کام کر رہے ہیں اور باقاعدگی سے چندہ ادائیگی کر رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ سب چندہ کی برکت ہے۔

پھر نائب وکیل المال قادیان سے تحریر کرتے ہیں کہ کیرالہ کی ایک جماعت پتھ پیریم کے ایک دوست نے فون پر بتایا اور میرا کہا کہ انہوں نے گزشتہ سال تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان کیا اور مخلصین کا ذکر کیا تھا (خطبہ میں مَیں نے افریقہ کی مثالیں دی تھیں) جنہوں نے غربت کے باوجود چندہ تحریک جدید میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور ہم تو پھر بھی صاحب استطاعت ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ اس دوست نے کہا اس لئے میرا چندہ تحریک جدید کا وعدہ دو لاکھ روپے بہت کم ہے اسے بڑھا کر پانچ لاکھ روپے کر دیں۔ یہ کہہ کر موصوف نے رونا شروع کر دیا اور کہتے ہیں کہ انہوں نے وعدہ پورا کرنے کے لئے مجھے دعائیہ خط بھی لکھا۔ نائب وکیل المال کہتے ہیں کچھ عرصہ کے بعد صوبہ کیرالہ کا دورہ کرتے ہوئے موصوف سے ملاقات ہوئی تو موصوف نے اپنا چندہ مکمل ادا کر دیا اور کہنے لگے کہ تحریک جدید کے وعدے میں اضافہ کرنے کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے میرے کام میں بے انتہا برکت ڈالی اور اب میرے پاس اس قدر کام ہے کہ سنبھالنا مشکل ہو رہا ہے۔

پھر ابراہیم صاحب کرناٹک میں انسپکٹر تحریک جدید ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ جماعت گلبرگہ کے ایک خادم نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنی ایک ماہ کی آمد تہتر ہزار چھ سو روپے تحریک جدید کے چندے میں لکھوائی لیکن ادائیگی کے وقت موصوف نے غیر معمولی اضافے کے ساتھ ایک لاکھ پانچ سو گیارہ روپے کی ادائیگی کی۔ اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے انہیں ایک معجزہ دکھایا کہ ایک شخص کے ذمہ ان کی ایک بڑی رقم قابل ادا تھی۔ موصوف بارہا تقاضا کرنے کے بعد تھک ہار کر اس رقم کی واپسی سے بالکل مایوس ہو چکے تھے۔ لیکن ایک دن وہ شخص غیر متوقع طور پر آیا اور معذرت کرتے ہوئے

ساری رقم ادا کر دی۔

مالی قربانی سے اللہ تعالیٰ ایمان میں کس طرح مضبوطی پیدا فرماتا ہے۔ دنیا میں مختلف جگہوں پر اس کے بھی نظارے نظر آتے ہیں۔

ازبکستان کے ایک نومبائع دوست واحد ووچ صاحب ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں اتنے لمبے عرصے سے ماسکو میں مقیم ہوں اور ایک معمول کے مطابق مجھے اندازہ ہوتا ہے کہ اس سال مجھے کتنی آمد ہوگی۔ لیکن اس سال جب سے میں نے بیعت کی ہے اور چندہ دینا شروع کیا ہے میری آمدنی میں حیرت انگیز اضافہ ہوا ہے۔ پچھلے تیرہ سال میں مجھے اتنی آمدنی نہیں ہوئی جتنی اس سال میں ہوئی ہے اور اب مجھے اس بات کا کامل یقین ہو گیا ہے کہ یہ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کی ہی برکت ہے۔

بورکینا فاسو کے کایا ریجن کے مبلغ لکھتے ہیں کہ ایک گاؤں تاپگو (Tapgo) کی جماعت کے ایک ممبر ایک دن وہاں کے معلم صاحب کے پاس آئے اور کہا کہ وہ حج کرنے کی خواہش رکھتے ہیں مگر ان کے پاس ابھی وسائل نہیں ہیں۔ اس پر معلم صاحب نے انہیں کہا کہ آپ اپنے چندے میں باقاعدہ ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے مالی حالات خود ہی ٹھیک کر دے گا اور حج پر جانے کے سامان بھی پیدا کر دے گا۔ اس کے بعد انہوں نے اپنا چندہ باقاعدہ ادا کرنا شروع کر دیا۔ کچھ عرصہ کے بعد آ کر انہوں نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری خواہش پوری کر دی ہے اور حج پر جانے کے لئے انتظام ہو گیا ہے۔ انہوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ یہ سب چندے کی برکت سے ہوا ہے۔ اب وہ حج کر کے واپس بھی آ چکے ہیں اور اپنے چندے میں باقاعدہ ہیں۔

بورکینا فاسو کی ایک جماعت کے صدر صاحب نے بتایا کہ ایک شخص کے گھر میں بہت مالی تنگی تھی۔ ایک پراجیکٹ بھی شروع کرنا چاہا مگر پیسوں کی کمی کے باعث مکمل نہ ہو سکا۔ انہی دنوں جلسہ سالانہ بورکینا فاسو جانے کا اتفاق ہوا۔ وہاں پر مالی قربانی کے بارے میں سن کر ارادہ کیا کہ گھر پہنچ کر ضرور چندوں میں شامل ہوں گا۔ جو بقایا جات ہیں وہ بھی ادا کروں گا۔ چنانچہ واپس آتے ہی سب سے پہلے اپنا بقایا چندہ ادا کیا اور آئندہ سے چندہ وقت پر ادا کرنے کا وعدہ بھی کیا۔ یہ کہتے ہیں کہ اس پر ابھی ایک ماہ بھی پورا نہ گزرا تھا کہ تمام گھریلو پریشانیاں حل ہونی شروع ہو گئیں اور پراجیکٹ بھی خدا کے فضل سے مکمل ہو گیا اور یہ تمام تر برکت چندے ادا کرنے کی بدولت ہوئی۔

کینیڈا کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ ایک دوست کا کچھ سال پہلے بعض مالی معاملات میں دو اڑھائی لاکھ ڈالر کا نقصان ہوا۔ انہیں توجہ دلائی گئی کہ آپ اپنے لازمی چندہ جات باقاعدگی سے ادا کیا کریں۔ اس سے آپ کے اموال میں برکت پڑے گی۔ (یہ بھی واضح ہو کہ جو چندہ عام وغیرہ ہیں یہ بھی دینے ضروری ہیں۔) اس کے بعد انہوں نے باقاعدگی سے لازمی چندہ جات ادا کرنا شروع کر دیئے۔ وہ کہتے ہیں کچھ عرصہ قبل میں نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد پڑھا کہ تحریک جدید کا چندہ ابتدائی مہینوں میں ادا کرنا چاہئے۔ تو میں نے اس ارشاد پر عمل کرتے ہوئے سال کے شروع میں ہی چندہ ادا کرنا شروع کر دیا اور گزشتہ تین سال سے سال کے آغاز میں ہی چندہ ادا کر رہا ہوں۔ اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے مجھ پر ایسا فضل نازل فرمایا کہ میرا سارا قرض اتر گیا اور نہ صرف قرض اتر گیا بلکہ مالی کشائش میں بھی اضافہ ہونا شروع ہو گیا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے سے اللہ تعالیٰ ضرور فضل فرماتا ہے۔

امیر صاحب کینیڈا ہی لکھتے ہیں کہ ایک دوست نے اپنا بزنس شروع کیا اور ایک ہزار ڈالر کا وعدہ تحریک جدید میں لکھوایا۔ اس پر انہیں تحریک کی گئی کہ اگلے سال آپ نے اپنا وعدہ بڑھا کر کم از کم پانچ ہزار ڈالر لکھوانا ہے۔ نیز کہا کہ دعا کے لئے مجھے خط بھی لکھتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو وعدہ پورا کرنے کی توفیق دے۔ چنانچہ سال کے اختتام پر جب سیکرٹری مال صاحب چندہ کی وصولی کے لئے ان کے پاس گئے تو کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے کاروبار میں بہت برکت ڈالی ہے اور میں بجائے اگلے سال کے اسی سال پانچ ہزار ڈالر ادا کروں گا اور اگلے سال بڑھانے کی مزید کوشش کروں گا۔

امریکہ کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ جماعت سیئٹل (Seattle) کے ایک دوست بیان کرتے ہیں کہ پاکستان میں 1974ء میں بھی اور پھر 1984ء میں ہمارے کاروبار جلا دیئے گئے۔ مگر جب بھی ہمارے کاروبار کو نقصان پہنچایا گیا ہر بار خدا تعالیٰ نے خاص فضل فرماتے ہوئے ہمارے اموال میں کئی گنا برکت ڈالی۔ چنانچہ موصوف نے اس سال ایک لاکھ ڈالر کا وعدہ لکھوایا اور بتایا کہ اللہ کے فضل سے اب اتنے وسیع پیمانے پر کاروبار کر رہے ہیں جس کا پہلے سوچ بھی نہیں سکتے تھے۔

اسی طرح ایک ممبر شکاگو سے چیک لے کر آئے جس پر اڑتیس ہزار چار سو پندرہ ڈالر لکھا ہوا تھا۔ جب اس ممبر سے پوچھا گیا کہ یہ خاص رقم کیوں لکھی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ میرے اکاؤنٹ میں جتنی بھی رقم تھی ساری کی ساری یہ لکھ دی اور پیش کرتا ہوں۔ ایسے بھی لوگ ان ملکوں میں ہیں جو اس ترقی یافتہ دنیا میں رہتے ہوئے بھی دین کی خاطر قربانیاں کرنے والے ہیں اور سب کچھ دینے والے ہیں۔

نئے آنے والے بھی اخلاص و وفا میں بڑھ رہے ہیں۔ عرب ملک کے ایک دوست ہیں جنہوں نے نومبر 2011ء میں بیعت کی تھی لیکن پچھلے سال ان کی اہلیہ نے بھی بیعت کی ہے۔ سیکرٹری مال سے ان کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے بتایا کہ دونوں میاں بیوی آپس میں گفتگو کرتے تھے کہ جماعت احمدیہ ہی ہے جو سب سے اچھے طریق سے خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتی ہے۔ اس لئے انہی کے ذریعہ خدا کی راہ میں خرچ کرنا چاہئے۔ ان کی اہلیہ پہلے احمدی نہیں تھیں۔ اب وہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیعت کر کے جماعت میں شامل ہو گئی ہیں اور اس سال دونوں میاں بیوی نے قریباً چودہ ہزار پاؤنڈ تحریک جدید میں چندہ کی ادائیگی کی ہے جو اُن کی مقامی جماعت میں سے کسی بھی فیملی کی طرف سے کی جانے والی سب سے زیادہ بڑی قربانی ہے۔

لندن ریجن کے امیر لکھتے ہیں کہ وُوسٹر پارک کی جماعت کو تحریک جدید کا ٹارگٹ پورا کرنے کے لئے تحریک کی گئی۔ وہاں ایک فیملی نے اپنی چھٹیوں پر جانے کے لئے جو پیسے جمع کئے تھے انہیں چندے کی تحریک کی گئی تو انہوں نے وہ پیسے تحریک جدید میں ادا کر دیئے اور چھٹیوں کے دوران کہیں جانے کی بجائے گھر میں رہ کر چھٹیاں گزارنے کو ترجیح دی۔

مالی قربانی کے مردوں عورتوں اور بچوں کے بیشمار واقعات سامنے آتے ہیں۔ اس زمانے میں جیسا کہ میں نے کہا دنیا کی ترجیحات، دنیاوی لذات اور سہولت کی طرف ہیں۔ لیکن احمدی اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر قربانی کرتے ہیں۔

یوگنڈا سے اگانگا ریجن کے ایک مبلغ لکھتے ہیں کہ ہم نے جماعت بوسو کے ایک ممبر کو تحریک جدید کا وعدہ پورا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ بیچاروں کے پاس اَور کچھ نہیں تھا۔ ایک مرغا گھر میں تھا انہوں نے اسی وقت اس کی قیمت جوان کے وعدے کے برابر تھی پیش کر دی۔ وہ کہنے لگے کہ اس وقت تو میرے پاس کوئی اور رقم نہیں ہے۔ بچوں کی سکول فیس بھی ادا کرنی ہے۔ لیکن وہ مَیں اب بعد میں کروں گا۔ پہلے آپ میرا اور میری فیملی کا چندہ لیں۔

امریکہ کے نیشنل سیکرٹری تحریک جدید لکھتے ہیں کہ ایک گیارہ سال کا بچہ ایک ویڈیو گیم خریدنے کے لئے پیسے جمع کر رہا تھا۔ عموماً اس عمر میں بچے ویڈیو گیمز کے بہت شوقین ہوتے ہیں اور ویڈیو گیمز کے علاوہ ان کو کچھ اور نظر نہیں آتا۔ لیکن عزیزم کو جب تحریک جدید کے چندے کی تحریک کی گئی تو اس نے ویڈیو گیم خریدنے کے لئے جو ایک سو ڈالر جمع کئے ہوئے تھے وہ چندے میں ادا کر دیئے۔ اس طرح اس بچے نے دین کو دنیا پر ترجیح دینے کا وعدہ ایفاء کر کے دکھایا۔ اس کے علاوہ بہت سے بچوں نے جیب خرچ کے لئے دی گئی رقم جمع کی اور تحریک جدید کے چندے میں ادا کر دی۔ اب امریکہ جیسے ملک میں رہتے ہوئے بچوں کی یہ سوچ یقیناً قابل تعریف ہے اور ان کے ماں باپ کو اس بات پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے۔ اور شکرگزاری کا طریق یہ ہے کہ اپنی عبادتوں اور قربانیوں کے معیار بلند کریں۔

یوگنڈا سے اگانگا ریجن کے مبلغ لکھتے ہیں کہ ہمارے ریجن کی ایک جماعت ناچیرے کے ایک طفل نے نماز سیکھی اور اب وہاں اپنی جماعت میں نماز پڑھاتا ہے اور جمعہ بھی پڑھاتا ہے۔ امیر صاحب نے اس کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے اسے کچھ انعام دیا تو اس نے وہ پیسے تحریک جدید میں ادا کر دیئے۔ اس کے کچھ عرصے بعد یہ طفل ایک جنازے میں شرکت کے لئے گیا تو وہاں نماز کا وقت ہو گیا اور اس طفل نے بڑی خوش الحانی سے اذان دی۔ اس پر وہاں ایک شخص نے خوش ہو کر اسے انعام دیا تو اس نے وہ بھی تحریک جدید میں چندے کے طور پر پیش کر دیا۔ اس طفل کو دیکھ کر اس جماعت کے دوسرے اطفال میں بھی چندہ دینے کا شوق پیدا ہوا اور بعض اطفال نے کہا کہ ہم کھدائی کا کام کر کے چندہ ادا کریں گے۔ غریب تھے۔ چھوٹا سا گاؤں ہے۔ غریب لوگ ہیں۔ چنانچہ اس سال اس جماعت کے چھ اطفال نے اپنے وعدہ جات سے زائد چندوں کی ادائیگی کی توفیق حاصل کی۔

پس دنیا کے ہر کونے میں اللہ تعالیٰ ایسے مخلص حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عطا فرما رہا ہے جو قربانی کی روح کو سمجھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ روح ہمیشہ ترقی کرتی رہے اور سب تقویٰ میں بھی بڑھتے چلے جانے والے ہوں۔

اس وقت مَیں تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان کرتے ہوئے مختصراً گزشتہ سال کی رپورٹ پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے 31؍ اکتوبر کو تحریک جدید کا اکیاسیواں (81) سال ختم ہوا اور بیاسیواں (82) سال شروع ہو گیا۔ اس میں ہم داخل ہو گئے ہیں اور اب تک جو رپورٹس آئی ہیں ان کے مطابق اس سال تحریک جدید کے مالی نظام میں کل وصولی بانوے لاکھ ستر ہزار آٹھ سو پاؤنڈ ہوئی ہے۔ الحمد للہ۔ یہ وصولی گزشتہ سال کی نسبت سات لاکھ سینتالیس ہزار پاؤنڈ زیادہ ہے۔

پاکستان میں مخدوش حالات کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے وہاں قربانی کا جو معیار رکھا ہوا ہے اس پر قائم ہیں اور ان کا نمبر پہلا ہی ہے۔

اس کے بعد باہر کے ممالک میں جرمنی پہلے نمبر پر ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جرمنی میں مالی قربانی کرنے کی روح بہت زیادہ ہے۔ وہاں مساجد کی تعمیر کے سلسلے میں بھی وہ قربانیاں کر رہے ہیں اور بڑھ چڑھ

کرقربانی کررہے ہیں۔ اوران کی کوشش ہے، ہر جگہ سے بے چین ہوکر لوگ خط لکھتے ہیں کہ یہ دعا کریں ہماری مسجد جو ہے جلدی بن جائے اوراس کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار ہیں۔لیکن باقی قربانیوں میں بھی مکمل اور پورا حصہ لے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے۔

دوسرے نمبر پر برطانیہ ہے۔ تیسرے نمبر پر امریکہ۔ چوتھے پر کینیڈا۔ پانچویں پر آسٹریلیا۔ چھٹے پر بھارت۔ ساتویں پر مڈل ایسٹ کی ایک جماعت ہے۔ آٹھویں نمبر پر انڈونیشیا۔ پھر نویں نمبر پر پھر مڈل ایسٹ کی ایک جماعت ہے۔ دسویں نمبر پر گھانا۔ گھانا پیچھے سے بہت اوپر آیا ہے اور سوئٹزرلینڈ جو دسویں نمبر پر ہوا کرتا تھا وہ گیارھویں نمبر پر چلا گیا ہے۔ اور گھانا کی جماعت کے ممبران نے اس سال فیصد مقامی کرنسی کے لحاظ سے سب سے زیادہ وصولی کی ہے یا ادائیگی کی ہے۔ انہوں نے ساٹھ فیصد اضافہ کیا ہے۔ آسٹریلیا کے لوگ دوسرے نمبر پر وصولی میں بڑھے ہیں۔ اور پھر عرب ممالک کے لوگ ہیں۔ پھر کینیڈا اور باقی لوگ ہیں۔ باقی جماعتیں ہیں۔

فی کس ادائیگی کے اعتبار سے نمایاں ادائیگی کرنے والوں میں دو عرب ممالک کے علاوہ پہلے نمبر پر سوئٹزرلینڈ ہے۔ پہلے یہ پہلے نمبر پر ہوا کرتا تھا لیکن اب عرب ممالک میں قربانی کی روح اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی بڑھتی جارہی ہے۔ فی کس قربانی کے لحاظ سے امریکہ چوتھے نمبر پر ہے۔ آسٹریلیا پانچویں پہ اور یوکے (UK) چھٹے پہ۔ جرمنی ساتویں نمبر پہ۔ ناروے میں بھی ترقی ہورہی ہے نویں نمبر پر ہے۔

پھر چھوٹی جماعتوں میں سنگاپور، فن لینڈ، جاپان اور مڈل ایسٹ کی چار جماعتیں قابل ذکر ہیں۔

افریقن ممالک میں مجموعی طور پر نمایاں وصولی کرنے والے گھانا، نائیجیریا، ماریشس، بورکینا فاسو، تنزانیہ، گیمبیا، بینن ہیں۔

مجموعی تعداد کے بارے میں مَیں ہمیشہ بہت زور دیتا ہوں کہ اس کو بڑھائیں۔ چاہے کوئی تھوڑا سا ٹوکن کے طور پر ہی دے۔ اس کے لئے جماعتوں کو ٹارگٹ بھی دیئے گئے تھے۔ اس سال اللہ کے فضل سے تحریک جدید میں شاملین کی تعداد تیرہ لاکھ گیارہ ہزار ہوگئی ہے۔ اور اس سال ایک لاکھ نئے شامل ہوئے ہیں۔ آسٹریلیا نے اس میں کافی ترقی کی ہے۔ شامل کرنے کے لئے کوشش کی ہے اور تقریباً چورانوے فیصد لوگوں کو شامل کرلیا ہے۔ کینیڈا نے بہت کوشش کی ہے اکانوے فیصد کو شامل کیا ہے۔ بھارت نے بھی اس بارے میں کافی کام کیا ہوا ہے۔ لگتا ہے ان کی رپورٹ نہیں آئی۔ میرا خیال ہے وہ بھی اس کے برابر ہی ہیں۔ اگر رپورٹ نہیں بھیجی تو بھجوادیں۔

اس کے علاوہ افریقہ کے ملکوں میں اس بارے میں کافی کام کیا گیا ہے۔ مالی نے اس سال کافی کام کیا ہے۔ بورکینا فاسو، کانگو برازاویل، گنی کناکری، کیمرون، گھانا، سینیگال، ساؤتھ افریقہ۔ پہلے سے بڑھ کر انہوں نے شامل کرنے میں کوشش کی ہے۔

دفتر اول کے شامل افراد کے پانچ ہزار نوسو ستائیس کھاتے ہیں جس میں سے پچاسی خدا کے فضل سے حیات ہیں اور اپنے چندے خود ادا کررہے ہیں۔ باقی پانچ ہزار آٹھ سو بیالیس وفات شدگان کے کھاتے بھی ان کے ورثاء نے جاری کردیئے ہیں۔

پاکستان کی تین بڑی جماعتیں جنہوں نے قربانی کی۔ پہلے نمبر پر لاہور ہے۔ دوسرے نمبر پر ربوہ۔ تیسرے پہ کراچی۔

اور وصولی کے اعتبار سے قربانی کرنے والے اسلام آباد، ملتان، کوئٹہ، پشاور، حیدرآباد، میرپور خاص، ڈیرہ غازی خان، بہاولپور، بہاولنگر اور جھنگ ہیں۔

دس اضلاع جو بڑے ہیں جنہوں نے قربانی کی۔ سیالکوٹ نمبر ایک، فیصل آباد دو۔ سرگودھا تین۔ عمرکوٹ چوتھے نمبر پر۔ گوجرانوالہ اور گجرات پانچویں پر۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ چھٹے پر۔ میرپور آزاد کشمیر ساتواں۔ اوکاڑہ آٹھ۔ ننکانہ صاحب اور سانگھڑ۔

گزشتہ سال کی نسبت درج ذیل جماعتوں نے زیادہ کارکردگی پیش کی۔ جو چھوٹی جماعتیں ہیں ان میں ایک حیدرآباد کی صابن دستی۔ پھر گھٹیالیاں خورد ہے۔ شہداد پور۔ کھوکھر غربی۔ کنری۔ چک نو پنیار۔ ساہیوال۔ بشیر آباد سٹیٹ۔ عنایت پور بھٹیاں۔

جرمنی کی دس جماعتیں نوئس اور روڈرمارک، فلورز ہائم، کولون، نِیدا، مہدی آباد، نوئرن برگ، فریڈ برگ، درائے آئش اور کوبلنز۔

دس لوکل امارتیں ہیمبرگ، فرینکفرٹ، گروس گراؤ، ڈارم شٹڈ، وِیزبادن، من ہائم، موئرفیلڈن والڈورف، ڈیٹسن باخ، ریڈشٹڈ، آفن باخ۔

امریکہ کی جماعتیں ہیں سلیکون ویلی، ڈیٹرائٹ، لاس اینجلس ایسٹ، سیاٹل، سینٹرل ورجینیا، یارک ہیرس برگ۔

برطانیہ کے پہلے پانچ ریجن لندن اے۔ نمبر دو لندن بی۔ مڈلینڈز۔ نارتھ ایسٹ اور ساؤتھ ہیں۔

فی کس ادائیگی کے لحاظ سے برطانیہ کے ریجن میں اسلام آباد نمبر ایک پہ۔ مڈلینڈز۔ ساؤتھ ویسٹ۔ نارتھ ایسٹ اور سکاٹ لینڈ ہیں۔

وصولی کے لحاظ سے برطانیہ کی پہلی دس بڑی جماعتیں مسجد فضل نمبر ایک پہ۔ پھر رینز پارک۔ پھر وُوسٹر پارک، نیو مالڈن، جلنگھم، برمنگھم ساؤتھ، تھارنٹن ہیتھ، ومبلڈن پارک، بریڈفورڈ اور گلاسگو ہیں۔

چھوٹی جماعتوں میں نمبر ایک پہ لیمنگٹن سپا، وولورہیمپٹن، سپین ویلی، کاونٹری، نیوکاسل ہیں۔

ادائیگی کے لحاظ سے جو چھوٹی جماعتیں ہیں ان میں ڈیون اینڈ کانوال، لیمنگٹن سپا، سپین ویلی، سوان زی اور وولورہیمپٹن۔

کینیڈا کی جماعتیں کیلگری نمبر ایک پہ۔ پیس ویلیج۔ ٹورانٹو۔ وان۔ وینکوور ہیں۔

وصولی کے لحاظ سے پانچ قابل ذکر جماعتیں۔ ایڈمنٹن۔ ڈرہم۔ سسکاٹون ساؤتھ۔ ملٹن جارج ٹاؤن اور آٹوا ویسٹ ہیں۔

آسٹریلیا کی پہلی دس جماعتیں ہیں کاسل ہِل، میلبرن ساؤتھ، برزبین ساؤتھ، ACT کینبرا، ایڈیلیڈ ساؤتھ، پلمپٹن، بلیک ٹاؤن، ماؤنٹ ڈریوِاٹ، مارزڈن پارک ہیں۔

انڈیا کی دس جماعتیں کیرولائی (کیرالہ)، حیدرآباد، کالی کٹ (کیرالہ)، قادیان، پتھہ پیریم (کیرالہ)، کنانور ٹاؤن (کیرالہ) اور پنگاڈی (کیرالہ)، کلکتہ (بنگال)، بنگلور (کرناٹک)، سولور (تامل ناڈو) ہیں۔

اور قربانی کے لحاظ سے انڈیا کے جو دس صوبہ جات ہیں وہ کیرالہ، تامل ناڈو، کرناٹک، آندھرا پردیش، جموں وکشمیر، اڑیسہ، پنجاب، بنگال، دہلی اور مہاراشٹر ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان تمام شاملین کے اموال ونفوس میں بے انتہا برکت ڈالے اور انہیں اخلاص و وفا میں بڑھاتا رہے۔

بقیہ: ارکانِ نماز کی حکمتیں اور متعلقہ مسائل

از صفحہ 4

سے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضورؑ سیدنا مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ ’’دعا نماز میں بہت کرنی چاہیے‘‘ نیز فرمایا ’’اپنی زبان میں دعا کرنی چاہیے لیکن جو کچھ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے اس کو انہیں الفاظ میں پڑھنا چاہئے مثلاً رکوع میں سبحان ربی العظیم اور سجدہ میں سبحان ربی الاعلی 'وغیرہ پڑھ کر اور اس کے بعد بیشک اپنی زبان میں دعا کی جائے‘‘ نیز فرمایا کہ ’’رکوع وسجدہ کی حالت میں قرآنی دعا نہ کی جائے کیونکہ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا پاک کلام ہے اور اعلیٰ شان رکھتا ہے اور رکوع اور سجدہ تذلل کی حالت ہے۔ اس لئے کلامِ الٰہی کا احترام کرنا چاہئے۔‘‘

(سیرت المہدی جلد 2 صفحہ 166، 167)

سینے پر ہاتھ باندھنا

محمد اسماعیل صاحب سرساوی کا ذکر کرتے ہوئے حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ تحریر کرتے ہیں کہ:

’’میں جو سینہ پر ہاتھ باندھتا تھا ایک دن مجھ سے پوچھا کہ حضرت صاحب یعنی مسیح موعود علیہ السلام کہاں ہاتھ باندھتے تھے؟ میں نے کہا سینہ پر۔ پس اسی روز سے میاں اسمٰعیل نے بھی سینہ پر بلاخوف ہاتھ باندھنے شروع کئے۔‘‘

(تذکرۃ المہدی صفحہ 296)

نماز میں ہاتھ ناف سے اوپر باندھنا

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمدؓ صاحب تحریر کرتے ہیں کہ بیان کیا مجھ سے مولوی سیّد محمد سرور شاہ صاحب نے کہ ایک دفعہ حضرت خلیفہ اوّل کے پاس کسی کا خط آیا کہ کیا نماز میں ناف سے اوپر ہاتھ باندھنے کے بارے میں کوئی صحیح حدیث بھی ملتی ہے؟ حضرت مولوی صاحب نے یہ خط حضرت صاحب کے سامنے پیش کیا اور عرض کیا کہ اس بارہ میں جو حدیثیں ملتی ہیں وہ جرح سے خالی نہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا مولوی صاحب آپ تلاش کریں ضرور مل جائے گی کیونکہ باوجود اس کے کہ شروع عمر میں بھی ہمارے اردگرد سب حنفی تھے **مجھے ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا کبھی پسند نہیں ہوا۔ بلکہ ہمیشہ طبیعت کا میلان ناف سے اوپر ہاتھ باندھنے کی طرف رہا ہے** اور ہم نے بارہا تجربہ کیا ہے کہ جس بات کی طرف ہماری طبیعت کا میلان ہو وہ تلاش کرنے سے ضرور حدیث میں نکل آتی ہے۔ خواہ ہم کو پہلے اُس کا علم نہ ہو۔ پس آپ تلاش کریں ضرور مل جائے گی۔ مولوی سرور شاہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ اس پر حضرت مولوی صاحب گئے اور کوئی آدھا گھنٹہ بھی نہ گذرا تھا کہ خوش خوش ایک کتاب ہاتھ میں لئے آئے اور حضرت صاحب کو اطلاع دی کہ حضور حدیث مل گئی ہے اور حدیث بھی ایسی کہ جو علی شرط الشیخین ہے جس پر کوئی جرح نہیں۔ پھر کہا کہ یہ حضور ہی کے ارشاد کی برکت ہے۔

(سیرت المہدی جلد 1 صفحہ 92)

حضرت حاجی غلام احمد صاحب روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے دریافت کیا کہ نماز میں ہاتھ کس جگہ باندھیں۔ آپ نے فرمایا کہ:

’’ظاہری آداب بھی ضروری ہیں مگر زیادہ توجہ اللہ تعالیٰ کی طرف نماز میں رکھنی چاہئے‘‘۔

(اصحاب احمد جلد 10 صفحہ 246 نیا ایڈیشن)

حضرت مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوریؓ روایت کرتے ہیں:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک دفعہ میں نے نماز جمعہ سے پہلے دو رکعت سنت پڑھتے ہوئے دیکھا۔ آپ کا رکوع، قیام، قومہ، جِلسہ درمیانہ تھا۔ ہر ایک رکن میں اطمینان اور تسلّی ہوتی تھی۔ پھر میں نے ہاتھ باندھنے کی کیفیت دیکھی کہ سینے پر ہاتھ بندھے ہوئے تھے اور دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر تھا اور دائیں ہاتھ کے انگوٹھے اور چھِنگلی سے بازو پکڑا ہوا تھا اور تینوں درمیانی انگلیاں بازو پر تھیں اور کہنیوں کے جوڑ سے ورلی طرف ملی ہوئی تھیں۔

(اصحاب احمد جلد 10 صفحہ 257 نیا ایڈیشن)

☆......☆......☆

بقیہ رپورٹ دورۂ ہالینڈ از صفحہ نمبر 2

☆ **نیشنل صدر لجنہ نے سوال کیا کہ کیا ہم حضور کی اجازت سے نگران واقفات نَو مقرر کر سکتے ہیں۔ تا کہ ہم واقفات نَو کے لئے زیادہ اور اچھے پروگرام بنا سکیں؟**

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ کو اجازت ہے۔ کسی بھی مقصد کے لئے آپ تحریری طور پر خط لکھ کر پوچھ سکتی ہیں۔ اور آپ کو اجازت مل جائے گی۔ یہ کوئی اصول کا معاملہ نہیں اگر آپ اپنی ضرورت کا صحیح جواز پیش کریں۔ واقفاتِ نَو کا کام لجنہ کے ذمہ ہی آتا ہے۔ وقف نو کوئی ایسی چیز نہیں جو لجنہ کے سسٹم سے سے باہر چلی گئی ہو۔ سلیبس مردوں سے لیں اور لجنہ نگرانی کرے۔ صدر لجنہ کی یہ ذمہ داری ہے کہ لجنہ، ناصرات اور واقفاتِ نَو کو ساتھ لے کر چلے۔ وقفِ نو آپ سے الگ نہیں ہے وہ بھی ایک حصہ ہیں۔ وقفِ نو کا سلیبس 21 سال تک کے لئے تیار ہے۔ مزید coordination کے لئے وقفِ نو کا نصاب لجنہ اور ناصرات کے نصاب کے ساتھ ملا دیا جائے اور ایک بنا دیا جائے تو آسانی پیدا ہوگی۔

☆ **نیشنل سیکرٹری ناصرات نے سوال کیا: کیا ناصرات ایک exchange پروگرام میں حصہ لے سکتی ہیں؟ (یعنی ہماری ناصرات کسی اور ملک کی ناصرات کو ملنے جائیں اور وہاں کی یہاں آئیں)۔**

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کس طرح کا exchange پروگرام؟ اس پر نیشنل سیکرٹری ناصرات نے وضاحت کی جیسے UK کی ناصرات کے ساتھ مل کر پروگرام رکھا جائے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اس کیلئے آپ لجنہ سیکشن، نیشنل صدر لجنہ UK سے رابطہ کر سکتی ہیں۔ خدام الاحمدیہ بھی کرتے ہیں exchange نہیں لیکن کھیل وغیرہ منعقد ہوتے ہیں۔ ناصرات آئیں اور ایک گھنٹہ میرے ساتھ کلاس رکھیں۔ دو دن وہاں رہیں، نمازیں پڑھیں اور اپنے interactive پروگرام رکھیں۔

☆ **نیشنل سیکرٹری اشاعت ڈچ سیکشن نے سوال کیا کہ ہالینڈ میں پبلیکیشن کا جو کام ہو رہا ہے ہم اس کی رفتار کس طرح تیز کر سکتے ہیں؟**

☆ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اپنی potential کا آپ کو خود اندازہ ہوگا۔ اگر آپ سمجھتی ہیں کہ سب آپ خود کر سکتی ہیں تو کریں۔ یہ آپ پر منحصر ہے۔ ترجمانی کے کام کے بعد اشاعت کا کام بھی ہوتا ہے۔ آپ کے پاس اس کے لئے فنڈنگ ہے؟ صرف تبلیغ ہی نہیں تربیت کے بھی مضامین ہیں۔ انہیں بھی شامل کریں بنیادی تعلیم وغیرہ۔ لجنہ خود اشاعت کا کام کر سکتی ہیں۔ لجنہ UK نے حال ہی میں کافی کتابوں کی اشاعت کا کام کیا ہے آپ ان سے پوچھ سکتی ہیں۔ لجنہ USA نے بھی کتب کی اشاعت کی ہے۔

☆ صدر لجنہ نے بتایا کہ 2008ء میں خلافت جوبلی کے موقعہ پر لجنہ نے 5 کتب کا ترجمہ کر کے جماعت کو checking کیلئے دی تھیں لیکن ابھی تک process میں ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ اگر آپ کو جماعت کی طرف سے جواب نہیں آتا تو مجھے اطلاع کریں۔ جس کتاب کا ترجمہ ہوتا ہے وہ مجھے ارسال کریں اور جماعت کو بھجوائیں۔ اگر دو ماہ بعد کوئی جواب نہیں آتا تو جماعت کو reminder لکھیں اور مجھے اس کی کاپی بھیجیں۔ اگر دو ہفتے میں جواب نہیں آتا تو پھر reminder لکھیں اور کاپی مجھے بھیجیں۔ پھر اگر اسکا ایک ہفتہ کے اندر جواب نہیں آتا تو پھر reminder لکھیں اور کاپی مجھے بھیجیں۔ میں بات کروں گا۔

☆ **نیشنل سیکرٹری اشاعت ڈچ سیکشن نے سوال کیا کہ لجنہ اماء اللہ ہالینڈ ایک ڈاکومنٹری بنانا چاہتی ہیں جو ہالینڈ میں medieval دَور سے لے کر اب تک اسلام کی تاریخ پر مبنی ہوگی۔ ہم نے اس پر ریسرچ بھی کی ہے اور مواد بھی اکٹھا کیا ہے لیکن ہمارے پاس ایسا ٹیکنیکل equipment نہیں کہ ہم ایک اچھی کوالٹی کا پروگرام بنا سکیں۔ کیا ہم MTA انٹرنیشنل کی مدد سے یہ پروگرام بنا سکتے ہیں؟**

☆ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جو آپ کی ریسرچ اور پلاننگ ہے اس کی synopsis مجھے بھیجیں۔ script بعد کی بات ہے۔ یہاں بھی ٹیم کو دکھائیں پھر ٹیکنیکل equipment کا دیکھا جا سکتا ہے۔ جرمنی کی MTA ٹیم بھی مدد کر سکتی ہے۔

☆ **نیشنل سیکرٹری اشاعت ڈچ سیکشن نے سوال کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کون سی کتاب ہے جس کا ترجمہ ڈچ میں ہم کر سکتی ہیں؟**

☆ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہ تو جماعت کے ذریعہ ہوتا ہے۔ وکالتِ تصنیف سے رابطہ کریں وہ آپ کو بتا سکتے ہیں کہ کن کتب کے ترجمہ کی ضرورت ہے۔ جماعت کے ساتھ تعاون اور کوآرڈینیشن (coordination) ہونا چاہیے۔ آپ تحریری طور پر مجھے لکھیں۔

☆ **معاونہ صدر دوم نے سوال کیا: حضور ازراہ شفقت ہمیں وہ عملی اقدامات بتائیں جن سے ہم ہالینڈ کی لجنہ کو تبلیغ کرنے کی طرف motivate کر سکتے ہیں۔ تبلیغ ٹیم کو کون سے عملی steps اٹھانے چاہئیں کہ ہمیں اور بھی داعیات الی اللہ ملیں۔**

☆ اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ کی تبلیغ ٹیم ہے۔ ساری لجنہ اس ٹیم میں نہیں شامل ہو سکتی۔ سپیشل ممبرات ہوں جو داعیان الی اللہ کا کام کر رہی ہوں۔ آپ معلوم کرائیں کہ کتنا وقت دے سکتی ہیں۔ کتنی knowledge ہے۔ کونسی زبانوں میں عبور حاصل ہے۔ دیکھیں کس طرح کا پروگرام بنانا ہے۔ one-to-one، تبلیغ کرنی ہے، فلائر یا کسی اور ذریعہ سے کرنی ہے۔ مجھے نہیں پتا کتنی لجنہ تبلیغ میں فعال ہیں اور کتنا وقت دے سکتی ہیں۔ اگر آپ ان سے پوچھیں اور آپ کو معلوم ہو کہ ان کے گھر میں اس وجہ سے ٹینشن پیدا ہوگی تو ان کو نہ شامل کریں۔ سب چیزوں کا خیال رکھیں اور صورتِ حال کے مطابق پلان بنائیں۔ ان سے پوچھیں کہ کیا مہینے میں چند گھنٹے فلائر distribution کے لئے نکال سکتی ہیں۔ تبلیغ کے لئے ہمت ہونی چاہیے۔ اگر تبادلہ خیال کرنے میں اپنی بات بتانے میں جھجک ہوتی ہے تو تبلیغ نہیں ہو سکتی۔ ایسی لجنہ ہوں جو well spoken, well acquainted and well knowledged ہوں۔

☆ **نیشنل سیکرٹری تربیت نے سوال کیا کہ جو لجنہ کی ممبرات زیادہ تر گھروں میں رہتی ہیں، ہم انہیں کس طرح motivate کر سکتے ہیں کہ وہ پروگراموں میں شامل ہوں اور جماعت کے کاموں میں بھی حصہ لیں؟**

☆ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہ ایک مستقل طور پر کرنے والا کام ہے۔ ہر کسی کی situation مختلف ہے۔ اگر ایک عورت کے چھ بچے ہیں کیا وہ وقت نکال سکے گی۔ ذاتی تعلق پیدا کریں۔ یہاں اکثریت پاکستانیوں کی ہے جو اپنے دائرے میں ہی محدود رہنا چاہتے ہیں۔ اپنے دائرے سے باہر نکلیں۔ تبلیغ کے لئے ٹیم بنائیں۔ مختلف قوموں سے تعلق رکھنے والی لجنہ کے الگ گروپ ہوں۔ عربی لجنہ عربی عورتوں کو تبلیغ کریں، بنگالی لجنہ بنگالی عورتوں کو اور پاکستانی لجنہ پاکستانی عورتوں کو۔ آجکل شام سے بہت لوگ آ رہے ہیں ان عربوں کو تبلیغ کرنے کے لئے ٹیمز بنائیں اس سے آپ کو مدد ملے گی۔ معاونہ صدر نے بتایا کہ یہاں عربی ڈیسک ہے جن کے ساتھ ہم کام کر رہے ہیں۔

☆ **نیشنل سیکرٹری تربیت نے سوال کیا کہ ان ممبرات لجنہ کے بارے میں رہنمائی فرمائیں جو سفر کے اخراجات کی وجہ سے پروگراموں میں شامل نہیں ہوتیں یا ان کے خاوند ان کو لجنہ یا جماعتی پروگراموں میں لے کر نہیں جاتے۔**

☆ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اتنا چھوٹا سا آپ کا ملک ہے پھر بھی نہیں آ سکتیں۔ 200 کلومیٹر کے اندر سارے ملک کا فاصلہ ہے۔ خاوندوں سے اجازت نہیں ملتی ہوگی۔ سب کو دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے عہد کو یاد رکھنا ہوگا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ اجلاسات لوکل یا ریجنل سطح پر ہوتے ہیں؟ اس پر بتایا گیا کہ لوکل اجلاس منعقد کئے جاتے ہیں۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ لوکل اجلاسات میں فاصلہ زیادہ سے زیادہ 30-20 کلومیٹر ہوگا یعنی آدھا گھنٹہ۔ یہ کوئی مشکل نہیں۔ آپ نصیحت کرتی جائیں۔ قرآن مجید میں بھی فَذَكِّرْ کا ذکر آتا ہے یعنی نصیحت کرو اور کرتے چلے جاؤ۔ اگر ان کے خاوند بھی نہیں آتے تو جماعتی نظام کو بتائیں۔ اگر لجنہ ممبر فعال ہو اور خاوند نہ ہو تو وہ کوئی اور بہانہ لگائے گی۔ اصل وجہ معلوم کریں اور لوکل صدران ان کے گھر جائے تا کہ ان کو احساس ہو کہ جماعت ان کے پاس آئی ہے۔ مقصد تو یہ ہے کہ رابطے رہیں۔ آپ کی چھوٹی جماعت ہے صرف 361 لجنہ کی تجنید ہے لیکن صرف آدھی تعداد جمعہ پر آئی تھی اکثریت نہیں تھی۔ جرمنی میں لوگ اتنی دُور دُور سے اتنی تعداد میں آتے ہیں کہ جرمنی کے امیر صاحب منع کرتے ہیں کہ اور نہ آئیں جبکہ ادھر لوگوں کو بلانا پڑ رہا ہے۔

☆ **نیشنل سیکرٹری صحت جسمانی نے سوال کیا کہ کیا ہم لجنہ اور ناصرات کو دوسرے ممالک میں سیر کے لئے لے کر جا سکتے ہیں؟**

☆ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر والدین اجازت دیتے ہیں تو اجازت ہے۔ جب ناصرات آ سکتی ہے تو لجنہ کیوں نہیں۔ ہمبرگ کی لجنہ بھی حال ہی میں visit پر آئی ہوئیں تھیں۔ اسی طرح ناروے، فرانس سے بھی لجنہ آتی ہیں۔ آپ پہلے UK آئیں اور frequent visit کریں۔

☆ **نیشنل سیکرٹری محاسبہ مال نے سوال کیا کہ کیا آڈٹ کا کام ریجنل صدریں بھی اپنے ریجن کا کر سکتی ہیں یا صرف سیکرٹری آڈٹ ہی کی ذمہ داری ہے؟**

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر وقتی طور پر ہے تو کر سکتی ہیں لیکن مستقل طور پر نہیں۔ یہ سیکرٹری محاسبہ مال کی ذمہ داری ہے۔ ریجنل طور پر چندہ کی ادائیگی کے بارہ میں پوچھا جا سکتا ہے۔ آپ لوکل مجالس کو بجٹ دیتی ہیں جو زیادہ سے زیادہ 350 euro ہوتا ہوگا۔ اس کا کیسے آڈٹ کریں گی۔ اس کی ضرورت نہیں۔ جو وہ خرچ کرتی ہیں وہ آپ کو بتا دیتی ہیں اتنا کافی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر کوئی لجنہ غریب ہو لیکن وہ اجلاس پر آنا چاہتی ہے تو اس کا بندوبست کرنا چاہیے۔ لوکل بجٹ دیں۔ اگر 20 کلومیٹر آنا جانا ہوا تو 5 لیٹر پٹرول لگتا ہے یعنی 7,50 euro۔ اگر ہر دو ماہ بعد یہ رقم اس غریب لجنہ کو دے دی جائے۔ آپ کی دس مجالس ہیں اور اگر سال کے چھ پروگرامز میں ایسا کیا جائے تو آپ کے بجٹ میں 450 euro نکالنا مشکل نہیں۔

☆ **نیشنل صدر لجنہ نے سوال کیا کہ بیت النور میں لجنہ کو آڈیو ویڈیو کی مشکل ہوتی ہے۔ نمازوں کے دوران آواز کا مسئلہ رہتا ہے۔ جماعت کو کافی بار بتایا جا چکا ہے۔ MTA کا بھی ڈائریکٹ لِنک نہیں ہے حالانکہ TV موجود ہے۔**

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ اپنی ایک ٹیم بنائیں۔ یہاں واقفاتِ نَو کی کلاس میں بھی لڑکے ویڈیو کا کام کر رہے تھے۔ باقی ممالک میں مَیں لڑکوں کو اجازت نہیں دیتا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آڈیو اور MTA کے connection کے حوالے سے تحریری خط لکھنے کی ہدایت کی۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ اتنی شکایات لکھیں جتنی مرد ہضم کر سکیں۔

☆ **نیشنل صدر لجنہ نے آخری سوال کیا کہ حضور نیشنل عاملہ خود اپنے آپ کو کس طرح بہتر ڈیویلپ کر سکتی ہیں؟**

☆ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ کا کام کیا ہے؟ آپ کے دستورِ اساسی میں لکھا ہوا ہے۔ آپ کو اپنے دائرے میں رہتے ہوئے پوری آزادی ہے۔ آپ ہر کام کر سکتی ہیں۔ ذاتی ڈیویلپمنٹ کے لئے احساس پیدا کریں۔ خدمت کا جذبہ پیدا کریں۔ خدمتِ دین کو اک فضلِ الٰہی جانو۔ اس کے بدلہ میں بھی طالبِ انعام نہ ہو۔

☆ نیشنل صدر لجنہ نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو چند تعلیمی certificate دکھائے۔ حضور انور نے ارشاد فرمایا کہ ناصرات کے لئے بھی ایسے certificate ہوں۔

نیشنل مجلسِ عاملہ لجنہ اماء اللہ ہالینڈ کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے ساتھ یہ میٹنگ ساڑھے چھ بجے اپنے اختتام کو پہنچی۔

فیملی ملاقاتیں

بعد ازاں پروگرام کے مطابق گیارہ بجے فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج صبح کے اس سیشن میں 40 فیملیز کے 191/افراد نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ ملاقات کی سعادت پائی۔ ان سبھی فیملیز نے اپنے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کا بھی شرف پایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیم حاصل کرنے والے طلباء وطالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں کو ازراہ شفقت چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقات کرنے والی ہر فیملی نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف بھی پایا۔

آج ملاقات کی سعادت پانے والی یہ فیملیز Arnhem، Zwolle، Den Haag، Amsterdam، RotterDam اور Lelystad کی جماعتوں سے آئی تھیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام ساڑھے آٹھ بجے تک جاری رہا۔

تقریب آمین

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت النور میں تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت درج ذیل تیس بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

درج ذیل بچوں اور بچیوں نے اس تقریب میں شرکت کی:

عزیزم مدثر سعید، فراز ہارون چوہدری، عزیزم Anzil اکمل، طٰہٰ کریم محمود، سیّد صبیح احمد، ندیم احمد، وجاہت احمد، فادی کریم محمود، مزمّل احمد، رانا قاصد احمد، مصوّر احمد، ہشّام احمد، سفیر احمد، کاشف وڑائچ، ایّان احمد صدّیقی، بشیرالدین عرفان، عبدالرافع باجوہ، جہانزیب وڑائچ۔

عزیزہ عینی قرّۃ العین ملہی، ہدیٰ ماریہ اکمل، عزیزہ عدیلہ احمد Sheigh، سیّدہ حمامۃ البشریٰ، سیّدہ معارج (Marij) شفیق، سیّدہ درّعدن شفیق، وانیہ احمد انجم، فارعہ سیّد، فرّ او وڑائچ، Nawera Siqqique، امۃ السبوح باجوہ، عزیزہ زارا سعید۔

تقریبِ آمین کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے نمازِ مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

....

میڈیا میں تذکرہ

آج بھی ہالینڈ کے نیشنل اور ریجنل اخبارات نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے دورہ کے حوالہ سے خبریں اور مضامین شائع کئے۔

☆......ہالینڈ کے نیشنل اخبار Algemenn Dagblad نے اپنے آج کے شمارہ میں 'امن کے خلیفہ کے ساتھ ذاتی ملاقات' کی ہیڈنگ کے ساتھ خبر شائع کی۔ نیز اس خبر کی سب ہیڈنگ میں لکھا کہ 'نن سپیٹ کے جنگل میں لمبی قطاریں'۔ اخبار نے خبر کی تفصیل دیتے ہوئے بتایا: نن سپیٹ کے جنگل میں مسلمانوں کی ایک لمبی قطار ہے۔ مرد ٹوپیاں پہنے کھڑے ہوئے ہیں اور ان میں سے بعض کی داڑھی بھی ہے۔ سیکیورٹی ان تمام لوگوں کی Checking کرتی ہے اور یہ حفاظت کے تمام انتظامات وہ اپنے امام خلیفہ مرزا مسرور احمد کیلئے سرانجام دے رہے ہیں۔

یہ 207 ممالک میں پھیلے ہوئے کئی ملین احمدی مسلمانوں کے لیڈر ہیں۔ ہالینڈ کی جماعت چھوٹی ہے۔ یہاں تقریباً 1800 ماننے والے رہتے ہیں۔ اور یہ ایک خاص بات ہے کہ خلیفہ یہاں Veluwe میں قیام کر رہے ہیں۔

اس اخبار نے لکھا کہ:

باوجود مخالفت کے یہ جماعت بڑھ رہی ہے کیونکہ خلیفہ امن کے پیغام کا پرچار کرتے ہیں: قرآن صرف جہاد کا نہیں بلکہ باہمی عزت کی تعلیم دیتا ہے۔

مرزا مسرور احمد صاحب کو ڈچ پارلیمنٹ میں دعوت دی گئی تھی۔ جہاں منگل کے روز انہوں نے House of Representative میں امن کا پیغام دیا۔ اس سے قبل یوکے کی پارلیمنٹ میں بھی اور جرمن اور یورپین پارلیمنٹ میں بھی آپ نے خطابات فرمائے ہیں۔

یہاں بہت سی کاریں موجود ہیں اور ان میں سے بہت سی بیرونِ ملک سے آئی ہوئی ہیں۔ خلیفہ یوکے میں رہتے ہیں اور اب آپ کے ماننے والوں کیلئے یہ موقع ہے کہ وہ آپ سے مل سکیں۔ یہاں Security کا بھی انتظام کیا ہوا ہے کیونکہ مسلم دنیا میں ان کی مخالفت کی جاتی ہے۔ ایک ایک کر کے مسلمان مرد اندر جا کر ملاقات کا شرف پاتے ہیں۔ اب تک یہاں کوئی عورت نظر نہیں آئی۔ **(اخبار نے لکھا ہے ورنہ فیملی ملاقاتوں میں عورتیں اور بچے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو ملتے رہے ہیں۔ یہ جرنلسٹ اُس حصہ میں تھے جہاں مرد احباب ملاقات کے انتظام میں بیٹھے ہوئے تھے جبکہ خواتین دوسری جانب تھیں۔)** بہرحال لوگوں کے ہاتھوں میں شہد ہے جو کہ وہ خلیفہ سے متبرک کروائیں گے۔ یہ بھی محبت کا ایک اظہار ہے۔

خلیفہ کی شخصیت سے بلا شبہ ایک خاص رعب جھلکتا ہوا نظر آ رہا ہے۔

خلیفہ نے یہ پیغام بھی دیا ہے کہ اگر بالخصوص مسلم دنیا کے حالات پر نظر ڈالی جائے تو تیسری جنگِ عظیم شروع ہوچکی ہے۔

Middle-East میں لوگ سمجھتے ہیں کہ مغربی دنیا کا ان حالات میں دخل دینا ان کی اپنی طاقت کو بڑھانے کی غرض سے ہے۔ ان حالات میں خلیفہ سے پوچھا گیا کہ وہ دنیا کو کیا نصیحت کرتے ہیں؟ اس پر خلیفہ نے مسکرا کر جواب دیا کہ 'عقل مندی کا مظاہرہ کریں'۔

خلیفہ اس بات کو سمجھتے ہیں کہ مغرب میں رہنے والے لوگ ڈرتے ہیں کہ Refugees میں IS کے بھی بندے ہوسکتے ہیں۔

ان کے مطابق مغربی دنیا میں مسلمان جو جنگ کیلئے جاتے ہیں وہ مایوسیت کا شکار اور بے روزگار ہیں۔ نیز انہیں غلط طور پر Brainwash کیا گیا ہے۔

خلیفہ کے مطابق IS مغرب کے خلاف جو جہاد کر رہی ہے اس کا کوئی وجود ہی نہیں۔ اور جب قرآنی آیات جو جنگ کا حکم دیتی ہیں ان کے بارہ میں پوچھا گیا تو آپ جواب دیتے ہیں کہ جنگ کے حوالہ سے قرآن کریم میں 190 آیات پائی جاتی ہیں جبکہ تورات میں 550 آیات پائی جاتی ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ جب سیاق و سباق کے مطابق ان آیات کو پڑھا جائے تو اصل مضمون کی سمجھ آتی ہے۔ مسلمان صرف دفاع کے لئے جنگ کر سکتے ہیں اور جب ان پر جنگ مسلط کی جائے۔ جہاد کا مطلب مذہب کی حفاظت کرنا ہے۔ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں یہودیوں اور عیسائیوں کی عبادت گاہوں کی حفاظت فرمائی ہے۔

گفتگو ختم ہونے کے بعد مصافحہ اور تصویر کا موقع بھی ملتا ہے۔ باہر نکلتے وقت بھی دیکھتے ہیں کہ ابھی تک قطار ختم نہیں ہوئی اور جو پہلا بندہ نظر آ رہا ہے اس کے ہاتھ میں بھی شہد کی ایک بوتل ہے۔

....

☆ ہالینڈ کے ریجنل اخبارات نے بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے دورہ کے حوالہ سے خبریں شائع کیں۔ ان میں PZC, Eindhoven Dagblad, Brabantse Dagblad, BN de Stem, De Stentor شامل ہیں۔

ان اخبارات نے 10 اکتوبر 2015ء کی اشاعت میں حضرت اقدس مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بھی ذکر کیا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کی تصویر شائع کی اور خاص طور پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دنیا کی مختلف Parliaments میں دورہ جات کے متعلق ایک علیحدہ Heading دی۔ ایک تصویر ملاقات کے انتظار میں کھڑے ہوئے لوگوں کی بھی دی۔

☆ ان اخبارات میں شہد لیکر خلیفہ کے پاس جانا اور احمدی مسلمانوں کے روحانی پیشوا سے ملاقات کے عنوان سے بھی خبریں شائع ہوئیں۔ ان اخبارات نے لکھا:

خلیفہ مرزا مسرور احمد ایک ہفتہ نن سپیٹ میں رہیں گے جہاں لوگوں کا اس وقت ہجوم ہے۔ نن سپیٹ کے جنگل میں مسلمانوں کی ایک لمبی قطار ہے۔ سیکیورٹی کے خصوصی انتظامات ہیں جو کہ خلیفہ مرزا مسرور احمد کیلئے کئے گئے ہیں جو 207 ممالک میں پھیلے ہوئے کئی ملین احمدی مسلمانوں کے لیڈر ہیں۔ آپ ان کو ایک اسلامی پوپ کی طرح سمجھ لیں۔ اس جماعت کی بنیاد مرزا غلام احمد از انڈیا نے 1889ء میں رکھی تھی۔ حضرت مرزا مسرور احمد ان کے پانچویں خلیفہ ہیں۔

مسرور احمد کو ڈچ پارلیمنٹ نے دعوت دی ہے اور منگل کے روز انہوں نے House of Representative میں اپنے امن کے پیغام کا پرچار کیا۔ اس سے قبل یوکے کی پارلیمنٹ میں بھی اور جرمن اور یورپین پارلیمنٹ میں بھی آپ نے خطابات فرمائے ہیں۔

آپ کے ماننے والے آپ سے مختصر ملاقاتیں کر سکتے ہیں۔ یہاں بہت سی کاریں ہیں اور بہت سی کاریں بیرونِ ملک سے آئی ہوئی ہیں۔ خلیفہ یوکے میں رہتے ہیں مگر اب آپ کے ماننے والوں کے لئے یہ موقع ہے کہ وہ آپ سے مل سکیں۔ یہاں Security کا بھی انتظام کیا ہوا ہے کیونکہ مسلم دنیا میں ان کی مخالفت کی جاتی ہے۔ ایک ایک کر کے مسلمان مرد اندر جا کر ملاقات کا شرف پاتے ہیں۔ اب تک یہاں کوئی عورت نظر نہیں آئی۔ **(اخبار نے لکھا ہے ورنہ فیملی ملاقاتوں میں عورتیں اور بچے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو ملتے رہے ہیں۔ یہ جرنلسٹ اُس حصّہ میں تھے جہاں مرد احباب ملاقات کے انتظام میں بیٹھے ہوئے تھے جبکہ خواتین دوسری جانب تھیں)** بہرحال لوگوں کے ہاتھوں میں شہد ہے جو کہ وہ خلیفہ سے متبرک کروائیں گے۔ یہ بھی محبت کا ایک اظہار ہے۔

خلیفہ کی شخصیت میں بلاشبہ ایک خاص رعب جھلکتا ہوا نظر آتا ہے۔ خلیفہ کا یہ پیغام بھی ہے کہ خاص طور پر اگر مسلم دنیا کے معاملات پر نظر ڈالی جائے تو تیسری جنگِ عظیم شروع ہوچکی ہے۔

Middle-East میں لوگ سمجھتے ہیں کہ مغربی دنیا کا ان حالات میں دخل دینا ان کی اپنی طاقت کو بڑھانے کی غرض سے ہے۔ ان حالات میں مرزا مسرور کی دنیا کو کیا نصیحت ہے؟ آپ نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ 'عقلمندی کا مظاہرہ کریں'۔

خلیفہ اس بات کو سمجھتے ہیں کہ مغرب میں رہنے والے لوگ ڈرتے ہیں کہ Refugees میں IS کے بھی بندے ہوسکتے ہیں۔

مغربی دنیا میں مسلمان جو جنگ کیلئے جاتے ہیں وہ Frustrated ہیں اور Unemployed ہیں نیز غلط تعلیمات سے Brainwash ہوئے ہیں۔

خلیفہ کے مطابق یہ جہاد جو IS مغرب کے خلاف کر رہی ہے اس کا کوئی وجود ہی نہیں اور جب جنگ کے متعلق قرآنی آیات کے متعلق سوال کیا جائے تو آپ جواب دیتے ہیں کہ قرآنِ کریم میں 190 آیات ایسی پائی جاتی ہیں اور تورات میں ایسی آیات کی تعداد 550 ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ جب سیاق وسباق کے مطابق ان آیات کو پڑھا جائے تو اصل مضمون کی سمجھ آتی ہے۔ مسلمانوں پر جب جنگ مسلّط کی جائے تو اس صورت میں وہ صرف خود حفاظتی کے طور پر اقدامات لے سکتے ہیں۔ جہاد کا مطلب مذہب کی حفاظت کرنا ہے۔ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں یہودیوں اور عیسائیوں کی عبادت گاہوں کی حفاظت فرمائی ہے۔

گفتگو ختم ہونے کے بعد مصافحہ کا موقع ملتا ہے اور تصویر کا بھی۔ باہر نکلتے ہوئے ابھی تک قطار ختم نہیں ہوئی اور جو پہلا بندہ نظر آتا ہے اس کے ہاتھ میں بھی شہد کی ایک شیشی ہوتی ہے۔

....

☆......اس کے علاوہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے مختلف پارلیمنٹس میں دورہ جات کے حوالہ سے ''امن کا خلیفہ یورپ کی Parliaments کے دورے کر رہا ہے'' کے عنوان سے خبر شائع کی گئی۔

خبر کی تفصیل دیتے ہوئے اخبار نے لکھا:

خلیفہ مرزا مسرور احمد ڈچ پارلیمنٹ کی دعوت پر ہالینڈ تشریف لائے تاکہ وہ اپنے پیغام کا پرچار کرسکیں۔ وہ پہلے یوکے، جرمنی اور یورپین پارلیمنٹ میں بھی خطابات کر چکے ہیں۔ مسلم دنیا میں حقیقی لیڈرز نہیں ہیں مگر یہ ایک ایسی شخصیت ہیں جن کی باتوں کو کئی ملین افراد اپنے لئے مشعلِ راہ بناتے ہیں۔ مغرب میں بلا شبہ ایک امن پسند اسلامی پیغام کی سخت ضرورت ہے۔ مسلم دنیا میں خلیفہ کی مخالفت کی جاتی ہے بلکہ پاکستان میں ان کے ماننے والے اپنے آپ کو مسلمان بھی نہیں کہلا سکتے۔ اس جماعت نے ہالینڈ کی پہلی مسجد، مسجد مبارک کو 1955ء میں تعمیر کیا۔ ہالینڈ میں ان کی تعداد تقریباً 1800 ہوگی۔

....

11؍اکتوبر 2015ء بروز اتوار

....

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجکر 45 منٹ پر بیت النور تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح سات بج کر 40 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور آج بھی نن سپیٹ (Nunspeet) کے مضافاتی علاقہ میں بذریعہ سائیکل سیر کے لئے روانہ ہوئے۔ پچیس کے قریب خدام سائیکلوں پر اپنے آقا کے ہمراہ تھے۔ جنگل کے درمیان مختلف راستوں اور ٹریک سے گزرتے ہوئے اور جھیل کا ایک چکّر لگاتے ہوئے قریباً ایک گھنٹہ کی سیر کے بعد آٹھ بج کر 40 منٹ پر واپس تشریف لے آئے۔

سوا بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات سے نوازا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہالینڈ میں قیام کے دوران روزانہ لندن مرکز اور دنیا کے دوسرے مختلف ممالک سے بذریعہ فیکس اور ای میل خطوط اور رپورٹس موصول ہوتی ہیں۔ اس کے علاوہ ہالینڈ کے احباب جماعت کی طرف سے موصول ہونے والے خطوط اور رپورٹس بھی حضور انور ملاحظہ فرماتے ہیں اور ہدایات سے نوازتے ہیں۔

....

فرانس سے نومبایعین پر مشتمل وفد کی آمد اور حضور انور سے ملاقات

آج فرانس سے 22 نومبایعین پر مشتمل وفد اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پانے کے لئے نن سپیٹ (ہالینڈ) پہنچا تھا۔

اس وفد میں شامل نومبایعین کا تعلق درج ذیل آٹھ ممالک سے تھا: الجیریا، مراکش، فرانس، سینیگال، ماریشس، بینن، جزائر قموروز، مالی (Mali)۔ یہ سبھی لوگ فرانس سے ہالینڈ تک پانچصد کلومیٹر کا طویل سفر طے کرکے محض اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پانے آئے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بارہ بج کر پچاس منٹ پر مسجد کے مردانہ ہال میں تشریف لائے اور ملاقات کا پروگرام شروع ہوا۔

حضور انور نے سب سے پہلے تمام احباب کا حال دریافت فرمایا۔ پھر باری باری وفد کے تمام ممبران نے اپنا تعارف کروایا۔ اپنا تعارف کرواتے ہوئے ساتھ ساتھ سوالات بھی کرتے رہے۔

☆......فرانس سے ایک میاں بیوی مکرم Ghislain

صاحب اور اُن کی اہلیہ محترمہ فریدہ صاحبہ بھی اس وفد میں شامل تھے۔ ان دونوں کا تعلق 31 افراد کی اُس فیملی سے تھا جنہوں نے فرانس میں احمدیت قبول کی ہے۔ ان دونوں میاں بیوی نے جلسہ سالانہ یوکے 2015ء کے موقع پر بیعت کرنے کی توفیق پائی تھی۔ خاوند لوکل فرنچ ہیں اور اہلیہ کا تعلق الجیریا سے ہے اور ان کے تین بچے ہیں۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ جلسہ پر کیوں نہ ملے، جس پر موصوف کہنے لگے کہ جلسہ کے بعد ہمارا ایک دن قیام رہا۔ ہم حضور انور کی اقتداء میں نمازیں پڑھتے رہے لیکن وہاں ملاقات کرنے میں حجاب رہا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان دونوں میاں بیوی کی بیعت کا واقعہ 28؍اگست 2015ء کے خطبہ جمعہ میں بیان فرمایا تھا۔

حضور انور نے فرمایا تھا کہ امیر صاحب فرانس لکھتے ہیں کہ Ghislain صاحب اور ان کی اہلیہ اور تین بچوں کا جماعت سے پرانا تعلق ہے لیکن انہوں نے ابھی تک بیعت نہیں کی تھی۔ چنانچہ اتوار کی صبح فجر کی نماز کے بعد میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ آپ سے ایک بات کرنی ہے اور ساتھ ہی رونے لگ گئے۔ میرے پوچھنے پر بتایا کہ میں اس لئے بیعت نہیں کر رہا تھا کہ میں چاہتا تھا کہ اپنی بیوی اور بچوں کو ساتھ لے کر بیعت کروں۔ اب جب جلسے میں شامل ہوا تو میرا بہت دل کر رہا تھا کہ بیعت کرلوں لیکن میری شدید خواہش تھی کہ میری بیوی بھی میرے ساتھ بیعت کرے۔ چنانچہ آج صبح فجر کی نماز میں مَیں نے بہت دعا کی۔ نماز کے بعد میری اہلیہ مجھے کہنے لگیں کہ میں نے آپ سے کچھ کہنا ہے۔ اس پر مَیں نے اسے کہا کہ میں نے بھی تم سے کچھ کہنا ہے۔ چنانچہ میری اہلیہ نے کہا کہ مَیں بیعت کرنا چاہتی ہوں۔ جب میں نے اسے بتایا کہ میں بھی یہی بات کہنے والا تھا کہ مَیں بیعت کرنا چاہتا ہوں اور مَیں دعا کر رہا تھا کہ ہم اکٹھے بیعت کریں اور آج اللہ تعالیٰ نے میری دعا سن لی تو وہ بولی مَیں بھی یہی دعا کر رہی تھی۔ اس طرح الحمدللہ ساری فیملی بچوں سمیت بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شامل ہوگئے۔

آج یہ دونوں میاں بیوی اپنے بچوں کے ساتھ ملاقات کے لئے آئے ہوئے تھے۔

تبلیغ کے سلسلہ میں اہم ہدایات

☆......الجزائر سے تعلق رکھنے والے ایک دوست نے عرض کیا کہ میرا نام مُراد ہے **ہماری رہنمائی فرمائیں کہ ہم احمدیت کے پیغام کو کس طرح فرانس میں پہنچا سکتے ہیں۔**

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ آجکل خدا تعالیٰ نے ایسی ہوا خود چلائی ہوئی ہے کہ دنیا میں اسلام کے بارہ رجحان ہو رہا ہے اور اسلام کی طرف دنیا کی توجہ ہے۔

دنیا جس اسلام کی بات کرتی ہے وہ علماء کے بگڑے ہوئے اسلام کی بات کرتی ہے۔ اب دنیا کو یہ بتانے کی ضرورت ہے کہ حقیقی اسلام کیا ہے۔ مَیں نے کئی سال پہلے کہا تھا کہ جماعت کا تعارف اس طرح کروائیں کہ پہلے انہیں اسلام کی امن وسلامتی اور پیار و محبت کی تعلیم کے بارہ میں بتایا جائے۔ دنیا کو پہلے یہ بتائیں کہ امن وسلامتی کیا چیز ہے؟ اور اس کے لئے ہمیں کیا کرنا چاہئے۔ لاکھوں کی تعداد میں اس مضمون پر مشتمل لیف لیٹس تقسیم کریں۔ پھر اس کے بعد ایک نیا لیفلیٹ تیار کریں جس میں قرآن کریم، حدیث اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام ہو اور جماعت امن وسلامتی کے لئے جو کوشش کر رہی ہے اس کا ذکر ہو۔ یہ پمفلٹ دو ورقہ ہو یعنی ایک صفحہ کے آگے پیچھے ہو۔ یہ پمفلٹ بھی لاکھوں کی تعداد میں تقسیم ہو۔

پھر الیکٹرانک میڈیا اور پریس ہے۔ ان سے اپنے ذاتی رابطے بنائیں اور پھر اس ذریعہ سے پیغام پہنچائیں۔ جو رابطے لیف لیٹس کی تقسیم اور میڈیا کے ذریعہ قائم ہوں ان کو مزید اسلام کی تعلیم کے بارہ میں بتائیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ سب سے ضروری چیز مسلمانوں کا رویّہ ہے۔ اس رویّہ کی وجہ سے دنیا اسلام سے خوفزدہ ہے۔ اس خوف کو دُور کرنے کے لئے اپنا ایسا عملی نمونہ قائم کریں کہ لوگ آپ کے عمل کو دیکھ کر آپ کی طرف متوجہ ہوں۔ کم از کم جہاں آپ کی واقفیت ہے، تعلق ہے، لوگ آپ کے قریب ہوں گے۔

جو لیف لیٹس شائع کریں اس پر مشن ہاؤس کا ایڈریس دیں، ویب سائٹ کا ایڈریس دیں۔ اس طرح یہ پیغام لاکھوں تک پہنچے گا اور لوگ آپ سے رابطہ بھی کریں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی زندگی میں ہزاروں کی تعداد میں اشتہار شائع کئے اور تقسیم کئے۔ آپ بھی اشتہار دیں اور اس ذریعہ سے بھی فائدہ اٹھائیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ آجکل میڈیا کا زمانہ ہے۔ اسلام کی صحیح تعلیمات اب ویب سائٹ پر ڈالیں اور اپنی ایک ٹیم بنائیں۔ اس طرح ایک کام سے دوسرا کام نکلتا چلا جاتا ہے اور بہت سارے رستے کھلتے ہیں۔ اب جو مَیں نے بتا دیا ہے اتنا ہی کرلیں تو کافی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اپنے عملی نمونے دکھائیں۔ دعائیں کریں۔ دل بدلنا ہمارا کام نہیں ہے۔ پیغام پہنچانا ہمارا کام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے پیغام پہنچانے کا حکم ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا تھا۔ باقی دلوں کو بدلنا خدا کا کام ہے۔ آپ پیغام پہنچاتے چلے جائیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ لوگ مجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا دنیا بدل جائے گی۔ مَیں کہتا ہوں کہ ہم نے پیغام پہنچانا ہے۔ ہم تھکیں گے نہیں۔ پیچھے نہیں ہٹیں گے۔ نہ آپ نے ماندہ ہونا ہے، نہ کسی چیز سے پریشان ہونا ہے۔ خدا تعالیٰ ایک دن ایسا لائے گا جب ان کے دل بدلیں گے اور یہ قبول کریں گے۔ یہ نسلیں نہیں تو ان کی آئندہ نسلیں قبول کریں گی۔ الٰہی جماعتوں کی زندگی میں ایک نسل کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ انشاء اللہ العزیز کامیابی ہمیں نصیب ہوگی اور ہم بالآخر ان کے دل جیتیں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہالینڈ کے اس دورہ میں اخباروں نے میرے انٹرویو لئے اور سوال کیا کہ آپ اپنے مقصد کے حصول میں مایوس تو نہیں ہو جائیں گے۔ تو مَیں نے انہیں کہا کہ ہمارا کام یہ ہے کہ ہم اپنا کام کرتے چلے جائیں اور مایوس نہ ہوں اور اس وقت تک کرتے چلے جانا ہے جب تک تم اپنا آخری مقصد حاصل نہ کرلو۔ پس جتنا مضبوط ارادہ ہو اتنی ہمّت سے انسان کام کرتا ہے۔ اپنے ارادے مضبوط رکھیں۔ ہمّت بلند رکھیں۔

☆......**ایک نومبائع دوست نے سوال کیا کہ جب ہم اپنے گھروں میں احمدیت کا پیغام پہنچاتے ہیں تو بڑا سخت ردّعمل ہوتا ہے۔** میرے بڑے بھائی نے بیعت کی ہے تو اس کی بیوی نے بچے اپنے پاس رکھ کر میرے بھائی کو گھر سے باہر نکال دیا ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ دین کی خاطر قربانیاں دینی پڑتی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جو لوگ مسلمان ہوتے تھے تو کیا ان کے ساتھ ایسا سلوک نہیں ہوتا تھا۔ یہ آخرین کا زمانہ پہلے زمانہ سے ملا ہوا ہے اس لئے اس زمانہ میں بھی مخالفین کی طرف سے وہی سلوک ہوگا جو پہلے زمانہ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوا تھا۔ مخالفین کے رویّے بھی وہی ہوں گے جو پہلے تھے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اپنے والدین کا عزت و احترام کریں لیکن جہاں دین اور خدا کا معاملہ آئے تو پھر اپنے دین اور خدا کو ترجیح دینی ہے۔ ہم عہد کرتے ہیں کہ ہم دین کو دنیا پر مقدّم رکھیں گے تو پھر یہ قربانیاں دینی پڑتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ان مخالفتوں سے اور اس بُرے سلوک کی وجہ سے آپ کے دل میں اپنے رشتہ داروں کے خلاف نفرتیں اور رنجشیں پیدا نہیں ہونی چاہئیں۔ ان سے نرمی کا سلوک کریں۔ ان کے لئے دعائیں کر کے صبر کے ساتھ اپنا پیغام پہنچاتے رہیں۔ آخر ایک وقت آئے گا کہ بدل جائیں گے اور خدا کے فضل سے حالات ٹھیک ہو جاتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ یوکے میں آئرلینڈ کی ایک لڑکی پڑھ رہی تھی۔ اُس نے احمدیت قبول کی۔ اُس کے ماں باپ نے اس سے تعلق ختم کرلیا لیکن لڑکی نے اپنے ماں باپ سے باوجود مخالفت کے تعلق ختم نہیں کیا۔ اب یہ لڑکی امریکہ چلی گئی ہے۔ اب جب مَیں آئرلینڈ گیا تھا تو یہ امریکہ سے وہاں آئی تھی اور مجھے ملنے آئی تھی اور رو کر مجھے بتا رہی تھی کہ میرے والدین کا رویّہ مجھ سے بہت بُرا ہے لیکن مَیں نے ان سے اپنا تعلق ختم نہیں کیا۔ مَیں نے اپنا تعلق رکھا ہوا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ یہ چیزیں ہیں جو ہمیشہ سامنے رہنی چاہئیں۔ بہرحال دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ان کی مشکلات دُور کرے اور ان کے گھر والوں کا سینہ کھولے اور ان کو حقیقی اسلام قبول کرنے کی توفیق دے۔ (آمین)

☆......**ایک بزرگ دوست نے سوال کیا کہ کیا وجہ ہے کہ مسلمان ممالک سچائی دیکھنے کے باوجود احمدیت قبول نہیں کر رہے؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: مَیں پہلے کہہ چکا ہوں کہ کسی کا دل بدلنا ہمارا کام نہیں ہے۔ ہم اپنا پیغام عربوں تک بھی پہنچا رہے ہیں۔ جو عرب احمدی ہوتے ہیں وہ اپنے علماء سے بات کرتے ہیں کہ احمدیت یہ کہتی ہے، یہ ان کا پیغام ہے تو ان کے علماء آگے سے کہتے ہیں کہ تم کافر ہو گئے ہو۔

حضور انور نے فرمایا کہ سوسائٹی کا اثر ہوتا ہے۔ علماء نے لوگوں کو فرقوں کے خلاف کفر کے فتوے دے کر خوفزدہ کر دیا ہوا ہے کہ رشتہ دار تمہیں چھوڑ دیں گے۔ معاشی لحاظ سے مشکلات پیدا ہوں گی اور تکلیفوں اور مصائب کا سامنا کرنا پڑے گا۔ علماء کے رویّے ایسے ہیں کہ ان کو لوگوں کے دین کی پرواہ نہیں ہے۔ ان کے اپنے مفاد غیروں کے ساتھ وابستہ ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ آخری زمانہ میں آسمان کے نیچے بدترین مخلوق علماء سُوء ہوں گے۔ باقی جو مسلمان ممالک کی دنیوی حکومتیں ہیں ان کو مذہب سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ اگر ہم نے اپنے علماء کا ساتھ نہ دیا تو ان کے پیچھے چلنے والے ہمیں ووٹ نہ دیں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ پاکستان میں، مَیں جانتا ہوں وہاں بعض لوگ ہفتہ میں چار نمازیں بھی نہ پڑھتے ہوں گے لیکن علماء کے سامنے بے بس ہیں۔ علماء کے پاس منبر ہے۔ اگرچہ ان علماء کو انتخابات میں زیادہ سیٹیں نہیں ملتیں لیکن ان کے پاس منبرز ہونے کی وجہ سے لوگوں کو بھڑکاتے ہیں اور دوسرے ممبران ان کے ذریعہ اپنے ووٹ حاصل کرتے ہیں۔ اس وجہ سے یہ لوگ علماء کے غلام بنے ہوئے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تو نہیں فرمایا تھا کہ علماء کے پیچھے چلو اور ان کی بات مانو۔ بلکہ ان علماء کے بارہ میں یہ فرمایا کہ وہ آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہیں۔ پس ہمارا کام پیغام پہنچانا ہے۔ باقی دل خدا نے کھولنے ہیں۔

☆......**الجزائر کے ایک نواحمدی دوست Hocine Azizi صاحب نے بتایا** کہ ان کا ہالینڈ جانے والے اس وفد کے ساتھ روانگی کا کوئی پروگرام نہ تھا۔ جانے سے دو روز پہلے کشفاً دیکھا، نہ مَیں سو رہا تھا اور نہ جاگ رہا تھا کہ مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے بڑے واضح الفاظ میں آواز آئی کہ **"تم خلیفۃ المسیح سے ملاقات کرنے والے ہو۔ صدق اللہ العظیم"**۔ اس بات نے مجھے اندر سے ہلا کر رکھ دیا۔ کیونکہ میں نے ہالینڈ جانے والے وفد میں اپنا نام بھی نہ دیا تھا۔ اس رؤیا کے فوراً بعد مَیں نے اپنا نام لکھوا دیا۔ لیکن اس رؤیا کا کسی سے ذکر نہ کیا۔ جمعہ والے دن یہ اطلاع ملی کہ شاید پروگرام ملتوی کرنا پڑے کیونکہ ہالینڈ سے اجازت کی اطلاع نہیں ملی۔ مَیں اس پر حیران ہوا کہ یہ کیسے ممکن ہے۔ خدا تعالیٰ تو یہ کہہ رہا ہے کہ خلیفۃ المسیح سے ملاقات ہوگی اور دوسری طرف اطلاع مل رہی ہے کہ پروگرام شاید ملتوی کرنا پڑے۔ ابھی اس سوچ میں تھا کہ دوبارہ اطلاع ملی کہ اجازت آگئی ہے۔ تو مَیں نے سجدہ شکر ادا کیا کہ کس طرح خدا تعالیٰ نے اپنے سچے وعدہ کو جو بظاہر ناممکن ہو گیا تھا پورا کر دیا۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: "الحمدللہ"۔ موصوف نے حضور انور کی خدمت میں دعا کی درخواست کی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ فضل فرمائے"۔

حضور انور نے ان کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا: بیوی بچوں پر زور دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ کا اپنا عمل ٹھیک ہوگا تو بیوی ان کے عمل کو دیکھ کر قبول کرلے گی۔

موصوف نے عرض کیا کہ حضور ہمارے پاس کب آئیں گے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: آؤں گا انشاء اللہ۔

☆......نومبائع نے عرض کیا کہ میرے پانچ بچے ہیں اور

میرا تعلق ملک مالی (Mali) سے ہے۔ اور مَیں آج کی ملاقات کے لئے حضور انور کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ’’مالی میں جماعت تیزی سے پھیل رہی ہے‘‘۔

☆......**مراکش سے تعلق رکھنے والے ایک نومبائع دوست نے عرض کیا کہ آجکل سارا میڈیا اس بات کا ذکر کررہا ہے کہ آجکل کے حالات تیسری عالمی جنگ کی طرف لے کر جارہے ہیں۔**

اس پر حضور انور نے فرمایا: میڈیا اب کہہ رہا ہے، مَیں گزشتہ پانچ سال سے کہہ رہا ہوں کہ دنیا عالمی جنگ کی طرف جارہی ہے۔ یہ لڑائی پوری دنیا میں پھیل رہی ہے اور مختلف بلاکس بن رہے ہیں اور بڑی بڑی طاقتیں اس میں involve ہورہی ہیں۔ سیریا، عراق، یمن، سعودی عرب لڑ رہے ہیں۔ فلسطین، اسرائیل کی لڑائی ہے۔ اب رشین جہازوں نے ترکی بارڈر کے قریب بم گرائے ہیں۔ اب رشیا عملی طور پر involve ہوگیا ہے۔ جس کی مدد رشیا کر رہا ہے امریکہ اُس کی نہیں کر رہا۔ ایک طرف Nato کے بھی بیان آرہے ہیں۔

فرانس میں سیریا کے حوالہ سے ایک میٹنگ ہوئی ہے اور اس میں اب یہ کہا گیا ہے کہ ہمیں حکومت کی مدد کرنی چاہئے۔ اب انہوں نے اپنی رائے تبدیل کی ہے۔ اگر ان لوگوں کو سمجھ نہ آئی تو پھر جنگ ہوگی۔

حضور انور نے فرمایا: ایک وقت میں تو یہ جنگ ہونی ہے۔ خدا کو بھولے ہوئے ہیں اور ایک دوسرے کے حقوق پامال کر رہے ہیں۔ خدا کے سزا دینے کے اپنے طریق ہیں۔ پھر جنگ کے بعد یہ لوگ خدا کی طرف لَوٹیں گے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں ہیں۔ یہ جنگ تو ہوگی سوائے اس کے کہ انصاف، عدل کا قیام ہوجائے۔ ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے لگ جائیں۔ لیکن جو حالات بن رہے ہیں اس سے لگتا ہے کہ یہ جنگ کی طرف بڑھ رہے ہیں۔

☆......**ایک نومبائع نے عرض کیا کہ مَیں جزائر قموروز کا رہنے والا ہوں۔ احمدیت کا پیغام مایوٹی آئی لینڈ سے ملا تھا۔** اس سال مَیں نے بیعت کی ہے۔ وہاں کا امام مسجد چھپ کر حضور انور کا خطبہ سنتا تھا۔ پھر لوگوں کو کہنا شروع کردیا کہ امام مہدی علیہ السلام آچکے ہیں اور اب ان کے پانچویں خلیفہ ہیں۔ چنانچہ وہاں ستّر آدمیوں نے امام کے ساتھ احمدیت قبول کی اور بیعت کی تھی۔ ان صاحب نے بتایا کہ وہ بیعت کرنے سے قبل فرانس آگئے تھے اور انہوں نے فرانس میں بیعت کی تھی۔

موصوف نے عرض کیا کہ مَیں اپنے خاندان میں اکیلا احمدی ہوں۔ گھر کے افراد پانچ ہیں۔ وہ مخالفت نہیں کرتے لیکن مان بھی نہیں رہے۔

حضور انور نے فرمایا: دعا کرتے رہیں۔ عملی نمونہ دکھائیں۔ مان جائیں گے۔ اصل چیز دعا ہے۔

☆......**ایک نومبائع نے سوال کیا کہ حج کے بارہ میں سہولت ہم حج کرسکتے ہیں لیکن وہاں نماز کیسے پڑھیں؟**

اس پر حضور انور نے فرمایا: وہ احمدی حج پر جاتے ہیں جن کو سہولت ہے اور کوئی روک نہیں ہے۔ وہاں دنیا کے مسلمان فرقے جارہے ہوتے ہیں وہ ایک دوسرے کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے۔ اگر آپ کہیں پھنس گئے ہیں، Trap ہوگئے ہیں تو نماز پڑھ لیں لیکن اس نیت کے ساتھ کہ چونکہ اس نے مسیح موعود علیہ السلام کو مانا نہیں اس لئے اس کے بعد اپنی علیحدہ نماز پڑھ لیں۔

حضور انور نے فرمایا: چند احمدی اکٹھے ہوکر اپنی نماز پڑھ لیتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے زمانہ میں حج کیا تھا۔ ایک نماز میں ایسی حالت آگئی کہ کسی صورت بھی باہر نکل نہیں سکتے

تھے تو ساتھ جانے والوں میں سے کسی نے بتایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے کہا ہوا ہے کہ ایسی صورت میں نماز پڑھ لو۔ چنانچہ نماز پڑھ لی گئی۔ حضرت مصلح موعودؓ نے بتایا کہ دل بے چین تھا کہ ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھنی پڑی ہے جس نے مسیح موعود علیہ السلام کو نہیں مانا۔ چنانچہ اس کے بعد اپنی قیامگاہ پر آکر دوبارہ اپنی نماز پڑھی۔ پھر قادیان واپس آکر حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ سے اس بارہ میں پوچھا تو حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے فرمایا کہ اگر ایسی حالت آجائے اور اگر خوف ہو اور برداشت نہیں کرسکتے تو نماز پڑھ لو۔ پھر گھر آکر اپنی نماز پڑھ لو۔

☆......**ایک نومبائع نے سوال کیا کہ بعض ان کے غیر احمدی رشتہ دار اور دوست آتے ہیں۔ نماز کا وقت ہوتا ہے۔ وہ تو نماز پڑھتے نہیں ہیں۔ لڑائی جھگڑا کرتے ہیں اور ٹی وی اونچا کردیتے ہیں۔**

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ گھر آئے ہوئے مہمانوں سے لڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔ نماز کا وقت ہوگیا ہو تو سینٹر میں جانا ہے تو چلے جائیں اور نماز پڑھ لیں۔ ان کو بتادیں کہ مَیں نماز پڑھنے جارہا ہوں۔ سینٹر نہیں ہے تو گھر میں پڑھ لیں اور ان کو کہہ دیں جس نے نماز پڑھنی ہے میرے ساتھ آجائے اور TV کی آواز آہستہ کردو تاکہ مَیں نماز پڑھ سکوں۔

☆......دو نوجوان بھائی بھی آنے والے وفد میں شامل تھے۔ ایک بھائی نے عرض کیا کہ مَیں پانچ سال کی عمر میں حضور سے ملا تھا۔ اب میری عمر پندرہ سال ہے اور دس سال بعد حضور انور سے مل رہا ہوں۔ موصوف نے اپنی فیملی کے لئے دعا کی درخواست کی۔

☆......**ایک نومبائع خاتون نے سوال کیا کہ ’’عورت کا مقام احمدیت میں کیا ہے؟‘‘۔**

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: عورت کا مقام احمدیت میں وہی ہے جو اسلام میں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے اہل سے حسن سلوک کرے اور مَیں تم میں سے سب سے زیادہ اپنے اہل سے حسن سلوک کرنے والا ہوں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ عورت کا کام ہے کہ اپنے بچوں کی تربیت کرے وہ ان کی نگران ہے۔

حضور انور نے سوال کرنے والی خاتون سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ آپ یوکے جلسہ میں شامل ہوئی تھیں، وہاں مَیں نے خواتین کے جلسہ میں تقریر کی تھی اور اس حوالہ سے ایک حدیث بھی بیان کی تھی، وہاں سنا نہیں تھا؟

اس پر موصوفہ نے عرض کیا کہ وہاں سنا تھا لیکن آج مَیں اپنے سامنے سے، اپنے قریب سے سننا چاہتی ہوں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ جو بات وہاں کہی تھی، وہی یہاں کہنی ہے۔

☆......**ایک نومبائع خاتون کے سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ عورت کے پاؤں تلے جنّت ہے۔** عورت بچوں کو پالتی ہے اور ان کی نیک تربیت کرتی ہے۔ عورت کو یہ ایک لائسنس دیا گیا ہے اپنے آپ کو بھی اور بچوں کو بھی جنّت میں لے جانے کا۔

☆......**ایک نومبائع خاتون نے عرض کیا کہ مَیں خود احمدی ہوں لیکن میرا خاوند احمدی نہیں ہے۔** میرے تین بچے ہیں۔ تین ماہ پہلے میرے خاوند نے مجھے طلاق دے دی ہے کیونکہ مَیں احمدی ہوگئی ہوں۔ مَیں عورت ہوں۔ بڑی تکلیف میں ہوں۔ میرے لئے دعا کریں کہ خدا تعالیٰ مجھے ثابت قدم رکھے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے آپ کو اور بچوں کو اپنی حفاظت میں رکھے اور آپ کے لئے آسانیاں پیدا فرمائے۔

حضور انور نے اُس نومبائع کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا جس نے اپنے عزیزوں کی طرف سے مخالفت کا ذکر کیا تھا کہ دیکھو کہ عورت ہوکر کس طرح اپنے ایمان کی حفاظت کررہی ہے۔

☆......ایک نومبائع خاتون نے عرض کیا کہ مَیں پہلے حضور انور کو ملی ہوئی ہوں۔ میرے بچے حضور انور کو قریب سے دیکھنا چاہتے تھے، مَیں اس لئے آئی ہوں۔ حضور انور کو پہلے دیکھا ہے لیکن اتنا قریب سے نہیں دیکھا تھا۔ قریب سے شرف دیدار کے لئے آئی ہوں۔

☆......ایک نومبائع خاتون نے سوال کیا کہ حضور انور خطبہ کے آخر میں جب نماز جنازہ غائب کا اعلان فرماتے ہیں تو مرحومین کا ذکر خیر کرتے ہیں کہ ان کا خلافت سے پختہ تعلق تھا۔ **حضور ہمیں بتائیں کہ ہم خلافت سے کیسے پختہ تعلق قائم کرسکتے ہیں؟**

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ آپ سب خلافت کے قریب ہیں مگر حقیقی طور پر خلافت سے وابستہ وہ لوگ ہیں جو خلیفہ کی کامل اطاعت کرتے ہیں، اس کے احکام پر فوری عمل کرتے ہیں۔ بات مانتے ہیں اور کامل وفا کا تعلق رکھتے ہیں۔ پس اچھے احمدی بنو۔

☆......نومبایعین نے عرض کیا کہ ہم دستی بیعت کرنا چاہتے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ نمازوں کے بعد دستی بیعت ہوجائے گی۔

فرانس سے آنے والے ان نومبایعین کے ساتھ میٹنگ کا یہ پروگرام دو بج کر پانچ منٹ پر ختم ہوا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر وعصر جمع کرکے پڑھائیں۔

تقریب بیعت

نمازوں کی ادائیگی کے بعد بیعت کی تقریب ہوئی۔ ان تمام نومبایعین نے حضور انور کے دست مبارک پر بیعت کی سعادت پائی۔ ان نومبایعین کے علاوہ ہالینڈ میں مقیم مکرم Sebahattin Delber صاحب کو بھی آج بیعت کی سعادت نصیب ہوئی۔ یہ صاحب ترکی النسل ہیں اور ایمسٹرڈیم میں مقیم ہیں۔ حضور انور کو دعا کے لئے لکھتے رہے ہیں۔ آج پہلی ملاقات میں ہی بیعت کا فیصلہ کرلیا اور حضور انور کے دست مبارک پر بیعت کی سعادت پائی۔

حضور انور نے بیعت کے الفاظ انگریزی زبان میں دہرائے۔ ساتھ ساتھ امیر صاحب فرانس مکرم اشفاق ربّانی صاحب نے ان کا فرنچ زبان میں ترجمہ کیا۔

بیعت کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی اور ازراہ شفقت تمام نومبایعین کو شرفِ مصافحہ سے نوازا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج شام کے اس سیشن میں 30 فیملیز کے 126/افراد نے ملاقات کی سعادت حاصل کی اور ہر ایک نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو ازراہ شفقت چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقات کرنے والی یہ فیملیز Den Haag, Schiedam, Lylstad, Zoetermeer اور Nunspeet سے آئی تھیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بج کر بیس منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت النور میں تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

حضور انور سے ملاقات کے بعد فرانس سے آنے والے نومبایعین کے وفد کے ممبران کے تأثرات

آج فرانس سے نومبائعین کا جو وفد آیا تھا انہوں نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کے بعد اپنے تأثرات اور جذبات کا اظہار کیا۔ اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے اُن کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔

☆ **Hocine Azizi صاحب نے کہا کہ: وَاللّٰہِ اِنِّیْ اُحِبُّکَ فِی اللّٰہِ یَا حضور!** کہ پیارے آقا! خدا کی قسم! مجھے آپ سے للّٰہی محبت ہے۔ یہ الفاظ اتنے طاقتور نہیں جتنے میرے جذبات ہیں۔ ہم اس ملاقات سے بہت خوش اور شکرگزار ہیں۔ سکینت اور حفاظت کا احساس ہے، جس کی ہمیں بہت ضرورت ہے۔ دنیا کو ایک روحانی لیڈر کی

ضرورت ہے اور ہم خوش قسمت ہیں کہ ہمارے پاس یہ نعمت ہے۔ ہم خدا سے دعا کرتے ہیں کہ اے خدا ہمارے خلیفہ اور جماعت کی حفاظت فرما۔ ہم نے ایک سچے اور امن دینے والے شخص سے ملاقات کی ہے۔

☆ **محترمہ Drame Icha صاحبہ نے بیان کیا:** یہ ملاقات میرے لئے بہت خاص تھی۔ کیونکہ میں اپنی بہن Dieneba کو لے کر گئی۔ پہلے جانے والوں میں میرا نام شامل نہ تھا مگر آخری وقت میں خدا تعالیٰ نے میرے قافلہ میں شامل ہونے کا سامان فرما دیا۔

پانچ سال قبل ایک گروپ ملاقات کے دوران میں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز سے اپنی دو بہنوں کیلئے دعا کی درخواست کی تھی کیونکہ اُن کے میاں انہیں جماعت سے تعلق رکھنے سے منع کرتے تھے۔ Dieneba اِنہی میں سے ایک تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سب ٹھیک کر دے گا۔ اب میرا Dieneba کو حضور سے ملاقات کے لئے لے کر جانا حضور کی دعا کی قبولیت کا نشان ہے۔

مجھے ایک سوال کرنے کی توفیق ملی۔ ملاقات کا وقت ختم ہوجانے کے باوجود حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے بڑی شفقت کے ساتھ میرے سوال کو سنا اور اس کا جواب بھی عطا فرمایا۔

☆ **Kamil Shaik Joomun صاحب نے بیان کیا کہ:** ہم دعا کرتے ہیں کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اللہ تعالیٰ صحت وتندرستی والی زندگی عطا کرے۔ ہم حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل کرنے پر بڑے خوش ہیں۔ الحمدللہ۔ حضور انور کے ہاتھ پر اتنے قریب سے بیعت کرنے کا احساس غیر معمولی تھا۔ ہمیں پہلے کبھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے اس طرح ملاقات اور بیعت کرنے کا موقع نہیں ملا۔ ہم حضور انور کے شکر گزار ہیں کہ انہوں نے ہمیں ملاقات کی اجازت عنایت فرمائی ہے۔

☆ **Kaqshif Shaik Joomun صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار ان الفاظ میں کیا کہ:** الحمدللہ میں بہت خوش ہوں۔ میری ہمیشہ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی خواہش تھی۔ میں کبھی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ کبھی حضور انور کے اتنے قریب بھی بیٹھ سکوں گا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملنا اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کرنا میرے لئے بڑے اعزاز کی بات تھی۔ یہ میری زندگی کا بہترین دن تھا۔

☆ **مکرمہ Tanzim Shaik Joomun صاحبہ نے بیان کیا:** میں اس مبارک سفر میں شمولیت اختیار کر کے بہت خوش ہوں۔ الحمدللہ۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شکر گزار ہوں کہ انہوں نے ہمیں وقت دیا۔ اس ملاقات کی یادیں ہمیشہ ہمارے دل میں رہیں گی۔

☆ **مکرم Farid Zorkani صاحب نے بیان کیا:** ملاقات کا دن غیر معمولی تھا۔ میں حضور انور کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ہمیں وقت دیا۔ میں نے آپ سے بہت کچھ سیکھا۔ آپ ایک عظیم شخصیت کے مالک ہیں۔ اس ملاقات نے مجھے بہت سکون دیا۔ میں اپنے آپ میں غیر معمولی تبدیلی محسوس کرتا ہوں۔ میں مرتے دم تک اپنے خلیفہ اور جماعت کی خدمت کیلئے حاضر رہوں گا۔

☆ **مکرم Ghislain صاحب اور ان کی اہلیہ Farida صاحبہ نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:** میں اور میری بیوی چند الفاظ میں اپنے احساسات بیان کرنے کی کوشش کریں گے۔ جمعہ کو پروگرام کے ملتوی ہونے کی خبر ملنے کے باوجود ہم نے ہالینڈ جانے کا فیصلہ کرلیا۔ ہم نے سوچا شائد ہمیں حضور کو دیکھنے کا موقع ہی مل جائے۔ جب تک ہمیں خبر ملی کہ ملاقات کی اجازت آگئی ہے ہم گھر سے ہالینڈ کی طرف نکل چکے تھے۔

ہم نے ارادہ کیا کہ چاہے تھک جائیں یا پریشان ہوں ہر حال میں حضور انور کا جلسہ سالانہ یوکے کے موقع کا شکریہ ادا کریں گے۔ جلسہ سالانہ یوکے سے اگلے دن ہم نے بیت الفتوح ایک شادی میں شرکت کی اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتدا میں نماز پڑھنے کا موقع بھی ملا۔ ان تمام لمحات میں ہمیں برکتیں نازل ہوتی نظر آئیں۔ دلی سکون حاصل ہوا۔ (انہوں نے جلسہ سالانہ یوکے کے موقع پر بیعت کی اور یہ اکتیس افراد کی بیعت کرنے والی جو فیملی ہے اسی کے فرد ہیں)۔

امیر صاحب فرانس کی طرف سے حضور سے ملاقات کی دعوت ملنے پر ہم بڑے متاثر اور بے صبرے ہوگئے۔ اپنے احساسات کا اظہار کرنا ہمارے لئے مشکل ہے۔ واپسی پر ہم پر تھکاوٹ کے کوئی آثار نہ تھے۔ ہمیں دلی سکون حاصل ہوا اور آئندہ ایمان میں ترقی کرنے کیلئے حوصلہ بھی ملا۔ یہ ملاقات کا واقعہ ہمیشہ کیلئے ہمیں یاد رہے گا۔ ہم ان برکات کو اپنے جماعتی بھائیوں کے ساتھ بانٹنا چاہتے ہیں۔

ہمارے لئے روز مرّہ امور کے بارہ میں سوال کرنا مشکل تھا۔ مگر جوں جوں ہم اپنی زندگی کی طرف لوٹ رہے ہیں حضور انور کی نصائح ہم پر واضح ہو رہی ہیں۔

☆ **Fathi Kadiri صاحب نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:** یہ میری حضور انور سے پہلی ملاقات تھی۔ اس سے پہلے حضور کا صرف دیدار ہوا تھا۔ یہ لمحہ جادو کی طرح تھا۔ غیر معمولی، روحانی اور جذباتی تھا۔ مجھے اس ملاقات کے دوران اپنی خوش قسمتی کا احساس ہوا۔ کاش میں حضور سے اَور سوال کر سکتا۔ انسان تو ناشکرا ہے۔ حضور کے ہاتھ پر بیعت کا حال تو ناقابل بیان ہے۔ یہ ملاقات میرے لئے جلسہ سالانہ یوکے بعد زندگی کا سب سے بڑا لمحہ رہے گا۔

☆ **محترمہ Drame Dieneba صاحبہ نے فرمایا:** یہ سفر نہایت بابرکت اور روحانی تھا۔ ہمارا نہایت ہی عمدہ طریق سے استقبال کیا گیا۔ مجھے اس موقع پر شامل ہو کر دلی سکون ملا۔ بڑی محبت سے ہماری مہمان نوازی کی گئی۔

میں حضور سے ملاقات کا پروگرام سُن کر کئی دنوں سے بڑی جذباتی تھی۔ جوں جوں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز ہال کے قریب ہونے لگے میرے دل کے دھڑکنیں تیز ہونے لگیں۔ جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز ہال میں داخل ہوئے تو میں حضور انور کے احترام میں کھڑی ہوئی تو مجھے ایسے لگتا تھا جیسے میرے پاؤں کے نیچے سے زمین نکل گئی ہو۔ اللہ کا دوست ہمارے سامنے کھڑا تھا۔ حضور سراپا نور تھے۔ ایسا پاک وجود میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ تمام ملاقات کے دوران مجھ پر ایک رعب طاری رہا۔ یہ تجربہ زندگی بدل کے رکھ دینے والا تھا۔ اگرچہ تین سال پہلے میں نے بیعت فارم پُر کیا تھا مگر باقاعدہ بیعت کرنے کا شرف مجھے پہلی بار حاصل ہوا اور یہ لمحہ سنہری یاد بن کر ہمیشہ میرے دل میں رہے گا۔ میں نہایت شکر گزار ہوں کہ خدا تعالیٰ نے مجھے ان قیمتی لمحات سے نوازا۔ مجھے اپنی جماعت کی صداقت پر پورا یقین ہے اور میں اپنی حقیر کوشش سے اس کی ترقی کیلئے اپنا دل و جان لگا دوں گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دنیا کو فتح کرنے اور بڑھ چڑھ کر تبلیغ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

12؍اکتوبر 2015ء بروز سوموار

....

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجکر 45 منٹ پر بیت النور تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح سات بج کر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نن سپیٹ (Nunspeet) کے مضافاتی جنگل میں سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ سیر کا یہ پروگرام بذریعہ سائیکل ہوا۔ اپنے پیارے آقا کے ہمراہ پچیس سے تیس خدام تھے۔

جنگل کے درمیان مختلف راستوں اور ٹریک سے گزرتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جھیل پر تشریف لے آئے اور یہاں پر کچھ دیر کے لئے رُکے اور چہل قدمی فرمائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مکرم عبداللہ سپراء صاحب کو ارشاد فرمایا کہ آپ دوڑ لگائیں۔ اسی طرح MTA انٹرنیشنل کی لندن سے آنے والی مرکزی ٹیم کے ممبران مکرم مرزا توقیر احمد صاحب، مزمّل ڈوگر صاحب اور سلمان عباسی صاحب نے بھی حسب ارشاد حضور انور دوڑ لگائی اور ان سب احباب نے جھیل کے کنارے دوڑ لگا کر ایک لمبا فاصلہ طے کیا۔

یہاں کچھ دیر قیام کے بعد واپسی کا سفر شروع ہوا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آٹھ بج کر 55 منٹ پر واپس تشریف لے آئے۔

بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور دفتری ڈاک، رپورٹس اور خطوط ملاحظہ فرمائے اور اپنے دست مبارک سے ہدایات سے نوازا۔

....

حضور انور ایدہ اللہ کا نن سپیٹ کے ہمسایہ شہر Zwolle کا وزٹ

قریباً پونے ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نن سپیٹ کے ہمسایہ شہر Zwolle کے وزٹ پر تشریف لے گئے۔

قبل ازیں Zwolle شہر میں چند ایک احمدی آباد تھے جس کی وجہ سے یہ احباب نن سپیٹ کی ہی جماعت کا حصہ تھے۔ گزشتہ سال سے Zwolle میں احباب جماعت کی تعداد کافی بڑھی ہے اور یہاں بہت سی احمدی فیملیاں آباد ہوئی ہیں جس کی وجہ سے اب یہاں علیحدہ جماعت قائم ہے۔

تین بج کر 45 منٹ پر Zwolle سے واپسی ہوئی۔

چار بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت النور تشریف لا کر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

چھ بج کر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کے مرکزی سینٹر بیت النور نن سپیٹ کی مختلف عمارات کا معائنہ فرمایا۔

بلاک C میں باقاعدہ محراب بنا کر مسجد تیار کی گئی ہے۔ اسی بلاک میں مسجد کے ساتھ ایک رہائشی کمرہ تیار کیا گیا ہے۔ یہاں سیکورٹی سٹاف کے ممبران ٹھہرے ہوئے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کا معائنہ فرمایا اور یہاں باتھ روم کی سہولت مہیا کرنے کی ہدایت فرمائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بلاک B میں تشریف لے آئے۔ اس بلاک کی پہلی دو منازل پر لجنہ کے پروگراموں کے لئے ایک بہت بڑا ہال اور اس کے علاوہ دو چھوٹے ہال ہیں اور یہاں کچن کی سہولت بھی میسر ہے۔ ان ہالوں کی دیکھ بھال اور مرمّت کے حوالہ سے حضور انور نے جائزہ لیا۔

ان دونوں ہالوں کے اوپر سات رہائشی فلیٹس (Appartments) ہیں جہاں قافلہ کے ممبران اور دیگر مہمان مقیم تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت ان اپارٹمنٹس کے معائنہ کے لئے تشریف لائے اور ان کی صفائی اور مینٹیننس کا جائزہ لیا اور انتظامیہ سے اس بارہ میں دریافت فرمایا۔ جس پر حضور انور کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ ان کی صفائی اور تیاری وغیرہ کا کام مقامی جماعت کی لجنہ کے سپرد ہے اور وہ وقتاً فوقتاً یہاں آ کر ان کو Maintain رکھتی ہیں۔

نن سپیٹ کے جماعتی سینٹر ''بیت النور'' کے بعض حصوں کے معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر میں تشریف لے آئے اور دفتری ڈاک، رپورٹس اور خطوط ملاحظہ فرمائے اور اپنے دست مبارک سے ان خطوط اور رپورٹس پر ہدایات سے نوازا۔

بعد ازاں ساڑھے آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت النور میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

....

نن سپیٹ مشن ہاؤس جماعت ہالینڈ کا نیشنل سینٹر ہے۔ ہالینڈ جماعت کی مرکزی تقریبات، جلسہ سالانہ، ذیلی تنظیموں کے اجتماعات اور تربیتی اجتماعات وغیرہ اسی سینٹر میں منعقد ہوتے ہیں۔

جماعتی سینٹر کے اس کمپلیکس میں تین بڑی وسیع و عریض عمارات ہیں اور ایک رہائشی حصہ اس کے علاوہ ہے۔ یہ سارا مرکز سوا ایکڑ رقبہ پر پھیلا ہوا ہے۔

یہ مرکز 1985ء میں خریدا گیا تھا۔ اس کی خرید کی تفصیل اس طرح ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہالینڈ میں ایک بڑے مرکز کی خرید کے لئے ایک کمیٹی بنائی تھی جس کی ایک ممبر محترمہ مسز بجری حمید صاحبہ تھیں۔ اس مشن کی خرید کے لئے تمام معلومات اکٹھی کرنا اور کمیٹی کے ممبران کو پہنچانا اُن کی ذمہ داری تھی۔ نیز خریدنے کے دوران تمام معاملات طے کرنے میں ان کا نمایاں حصہ رہا۔

محترمہ بجری حمید صاحبہ خود بیان کرتی ہیں کہ کافی جگہیں دیکھنے کے بعد دو جگہیں ایسی تھیں جن پر کمیٹی کا اتفاق ہوا۔ ایک جگہ برابنت (Brabant) کے علاقہ میں تھی۔ یہ ایک پرانا خانقاہ تھا۔ اور دوسری جگہ نن سپیٹ (Nunspeet) میں ایک سکول تھا جو معذور بچوں کے لئے استعمال ہوتا تھا۔ کمیٹی کے زیادہ ممبران کو خانقاہ والی جگہ پسند تھی کیونکہ وہ ہالینڈ کے تقریباً وسط میں تھی۔ لیکن مجھے نن سپیٹ والی جگہ زیادہ موزوں لگی تھی۔ چنانچہ دونوں جگہوں کے بارہ میں ہم نے اپنی اپنی آراء حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کیں۔

نن سپیٹ چونکہ اونچی سطح پر تھا اور اس کی عمارت کا ایک بلاک ایک سیاسی پارٹی کے زیر استعمال تھا جس کے کرایہ سے جماعت کو ایک وقت تک کے لئے ہر ماہ مخصوص

رقم مل سکتی تھی جبکہ خانقاہ والی جگہ ملک کے وسط میں تھی مگر وہاں سیلاب کا بھی خطرہ رہتا تھا۔ نیز ٹریفک بھی کافی ہوتی ہے جس کی وجہ سے سفر میں زیادہ وقت صرف ہوجاتا ہے۔

دونوں جگہوں کے بارہ میں آراء پیش ہونے پر حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے نن سپیٹ والی جگہ کو پسند فرمایا۔ اور ستمبر 1985ء میں حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دورۂ ہالینڈ کے دوران بیت النور نن سپیٹ کا افتتاح فرمایا۔

مکرم حامد کریم محمود صاحب مبلغ ہالینڈ نے بتایا کہ ستمبر 1985ء میں جب حضور رحمہ اللہ تعالیٰ اس مشن ہاؤس کے افتتاح کے لئے تشریف لائے تو خاکسار کو معائنہ کے دوران ان تمام عمارات کا تعارف کروانے کی توفیق ملی۔ اس روز حضور رحمہ اللہ تعالیٰ بہت خوش تھے کہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کو بہت بڑا اور خوبصورت علاقے میں، خوبصورت مرکز عطا فرمایا ہے۔ حضور انور رحمہ اللہ تعالیٰ کو یہ مشن ہاؤس اور یہ علاقہ بہت پسند تھا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی مختلف مواقع پر اس علاقہ کی خوبصورتی اور پسندیدگی کا اظہار فرمایا ہے۔ ابھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے موجودہ دورۂ ہالینڈ کے دوران اخبارات، ریڈیو اور T.V. چینلز کے جرنلسٹس نے پانچ مختلف مواقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے انٹرویوز لئے اور سبھی نے نن سپیٹ مرکز اور یہاں حضور انور کے قیام کے بارہ میں سوال کیا۔ حضور انور نے ان کے اس سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ یہاں نن سپیٹ میں میرا بہت اچھا Stay ہے۔ مَیں پہلے بھی کئی دفعہ یہاں آیا ہوں۔ مَیں یہاں قیام کو پسند کرتا ہوں۔ بہت کھلی اور بہت پُرسکون اور خوبصورت جگہ ہے۔ میرے سے پہلے خلیفہ بھی اس جگہ کو پسند کرتے تھے۔ یہاں کے مقامی لوگ محبّت کرنے والے ہیں اس لئے بھی اس جگہ کو ہم پسند کرتے ہیں۔

نن سپیٹ میں جب یہ جگہ خریدی گئی تھی اُس وقت یہاں شہر میں صرف ایک احمدی فیملی مقیم تھی۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس علاقہ میں احباب جماعت کی تعداد ایک سو پچاس سے بڑھ چکی ہے اور روز بروز تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

....(باقی آئندہ)

بقیہ: تاریخ احمدیت جاپان از صفحہ20

بڑی فیاضی کے جذبے کے تحت ایسا شاندار سلوک کیا ہو (جس کی) نہایت نمایاں مثال فتح مکہ تھی۔ جسے ہوئے اب تیرہ سو سال ہو گئے ہیں مگر اس کی چمک دمک آج تک ماند نہیں پڑی۔ صلح مکہ نے بیس سال کے خون کے پیاسے دشمنوں کو ایک دوسرے کا دوست اور برادری بنادیا۔ (اس کے برعکس) ہمیں جو صلح دی جاتی ہے اس سے خرابیوں اور تباہیوں کا ایک سلسلہ پیدا ہوتا ہے۔ جن کے اس قسم کی صلح سے بیج بوئے جاتے ہیں۔''

(سفیر اور سفارتکاری۔ ایک دور کی کہانی از ڈاکٹر سمیع اللہ قریشی۔ پیراماؤنٹ پبلشنگ کراچی)

اس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے حضرت چوہدری سر محمد ظفراللہ خان صاحب نے فرمایا:۔

"The peace with Japan should be a premised on justice and reconciliation, not on vengeance and oppression. In future Japan would play an important role as a result of the series of reforms initiated in the political and social structure of Japan which hold out a bright promise of progress and which qualify Japan to take place as an equal in the fellowship of peace loving nations".

(http://pakistanembassyjapan.com/content/brief-history-pakistan-japan-bilateral-relations

جاپانی قوم کے حضرت مصلح موعودؓ سے رابطے

جاپان میں تبلیغ اسلام کی کوششیں بارآور ثابت ہونا شروع ہوئیں۔ نہ صرف یہ کہ جاپانی قوم اسلام احمدیت کے پیغام سے رُوشناس ہونا شروع ہوگئی بلکہ اللہ تعالیٰ نے ایسے سامان پیدا فرمادئے کہ جاپانیوں نے ازخود سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سے رابطوں کی کوششیں شروع کردیں۔

''جاپان والے بھی کہہ رہے ہیں کہ تم اپنا مبلغ بھیجو۔ بلکہ وہ اس بات کے لئے بھی تیار ہیں کہ ان کا ایک پروفیسر یہاں تعلیم حاصل کرے اور اس کا خرچ وہ دیں تاکہ ایکسچینج کے حصول کی کوئی تکلیف نہ ہو''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 26 نومبر 1954ء بحوالہ تحریک جدید ایک الٰہی تحریک جلد سوم صفحہ 416)

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے جاپانی قوم کی خواہش پر محترم چوہدری خلیل احمد ناصر صاحب کو عارضی طور پر بطور مبلغ جاپان بھجوانے کا فیصلہ فرمایا۔ آپ فرماتے ہیں:۔

''اللہ نے ایسا سامان کردیا کہ پچھلے سال جاپان میں ایک مذہبی انجمن بنی۔ اس نے مجھے چھٹی لکھی کہ اپنا کوئی مبلغ بھجوائیں۔ مَیں نے خلیل ناصر صاحب جو واشنگٹن کے مبلغ ہیں ان کو وہاں بھجوایا وہ وہاں گئے تو وہاں سے ان کو موقع لگا کہ واپسی میں کچھ دیر فلپائن ٹھہر جائیں''

(روزنامہ الفضل ربوہ 9/مارچ 1957ء بحوالہ تاریخ احمدیت جلد18 صفحہ 274)

سعید روحوں کا قبول اسلام احمدیت

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی شبانہ روز محنت، دعاؤں اور مبلغین کی کاوشوں سے جاپان میں احمدیت کا ننھا پودا لہلہانے لگا۔ کئی سعید فطرت جاپانی اسلام قبول کرکے احمدیت میں شامل ہونے لگے۔ 1959ء میں ایک ایسے ہی سعید فطرت جاپانی مکرم Kobayashi صاحب ربوہ گئے اور احمدیت قبول کرنے کی توفیق پائی۔ ان کا اسلامی نام محمد اویس رکھا گیا۔ آپ نے کچھ عرصہ جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل اور پھر واپس جاپان آکر خدمت دین میں مصروف ہوگئے۔

ابتدائی جاپانی احمدیوں نے جاپان میں تبلیغ اسلام کے لئے ''احمدیہ اسلامک ریسرچ سنٹر'' قائم کیا اور جاپانیوں تک اسلام احمدیت کا پیغام پہنچانے کا فریضہ برابر ادا کرتے رہے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کا دورہ جاپان

29/اکتوبر 1968ء کو حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد وکیل اعلیٰ صاحب و وکیل التبشیر تحریک جدید دوسری دفعہ جاپان تشریف لائے۔ آپ نے جاپان کے رسم و رواج کا تفصیلی مطالعہ کیا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کی ہدایت پر جاپانیوں کے مذہبی رجحانات کا جائزہ لیا۔ 1941ء میں مکرم مولوی عبدالغفور صاحب کی قادیان واپسی کے بعد جاپان میں مرکز کی طرف سے کوئی باقاعدہ مبلغ متعین نہ تھے۔ چنانچہ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے اپنے اس دورہ جاپان میں احمدیہ مشن کے دوبارہ اجراء کا جائزہ لیا اور جاپان کے مسلم زعماء سے تبادلہ خیال کیا۔ اور اس طرح جاپان میں جنگ عظیم دوم کے بعد احمدیہ مسلم مشن کا دوبارہ اجراء ہوا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے مکرم (ر) میجر عبدالحمید صاحب مبلغ سلسلہ کو جاپان بھجوایا۔ آپ کی انتھک محنت اور جدوجہد سے جاپان میں اسلام احمدیت کا پیغام تیزی سے پھیلنا شروع ہوا۔ لٹریچر کی اشاعت اور تقسیم کا سلسلہ جاری ہوا اور آپ کی کاوشوں سے 30 سعید فطرت جاپانی حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔

اکتوبر 1970ء میں جاپان کے قدیم اور تاریخی شہر ''کیوتو'' سے ایک بہت بڑی بین المذاہب کانفرنس کے انعقاد کی بنیاد رکھی گئی۔ World Conference of Religions For Peace کے نام سے منعقد ہونے والی اس اولین کانفرنس کا خطبۂ صدارت حضرت چوہدری سر محمد ظفراللہ خان صاحبؓ نے ارشاد فرمایا۔ قرآن کریم کی روشنی میں ''امن کی بنیاد'' کے موضوع پر یہ خطاب سینکڑوں حاضرین نے سنا اور اگلے دن اخبارات میں اشاعت کے ذریعہ لاکھوں لوگوں تک اسلام کا پیغام پہنچانے کا شرف حاصل ہوا۔

مکرم میجر عبدالحمید صاحب مبلغ سلسلہ ابھی جاپان میں ہی مقیم تھے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے مکرم عطاء المجیب راشد صاحب مبلغ سلسلہ کو جاپان بھجوانے کا ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس دوران جاپان میں مستقل دارالتبلیغ کا قیام ہوا، لٹریچر کی اشاعت اور تقسیم، تبلیغی سفر، مذہبی تنظیموں سے تعلقات اور اخبارات میں مضامین کی اشاعت کے ذریعہ اسلام احمدیت کا پیغام مشتہر ہونا شروع ہوا۔ اسی طرح ذیلی تنظیموں کا قیام عمل میں آیا اور اجلاسات اور اجتماعات منعقد ہونا شروع ہوئے اور 1981ء میں احمدیہ سنٹر ناگویا کی خرید کے ساتھ جاپان میں جماعت احمدیہ کے پہلے مستقل مرکز کے قیام کی توفیق حاصل ہوئی۔ آپ کے دور میں جاپان میں پہلے جلسہ سالانہ کا انعقاد ہوا۔ پہلی مجلس شوریٰ منعقد ہوئی اور لجنہ اماء اللہ و خدام الاحمدیہ کی تنظیمیں قائم ہوئیں۔ اسی طرح آپ کے دور میں جنوبی کوریا میں تبلیغی وفود بھجوانے کا سلسلہ شروع ہوا۔

1981ء میں ''احمدیہ مسلم سنٹر ناگویا'' کے قیام کا اعلان فرماتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے فرمایا:۔

''پس جاپان میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مشن قائم ہوگیا ہے اور وہ پیشگوئی جس کا ذکر قرآن کریم میں تھا ذوالقرنین کے بیان کے مطابق اس پیشگوئی کے پورا ہونے کا ایک اور جلوہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہمیں دکھایا ہے۔''

(خطاب جلسہ سالانہ 1969ء۔ بحوالہ خطبات ناصر جلد اول صفحہ 659)

جاپانی ترجمہ قرآن کی اشاعت

1988ء کا سال تاریخ احمدیت جاپان کے لئے ایک یادگار سال ہے۔ اس سال جماعت احمدیہ جاپان کو جاپانی زبان میں ترجمہ قرآن شائع کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی خصوصی توجہ اور شفقت کے نتیجہ میں جاپانی احمدی مسلمان مکرم محمد اویس کوبایاشی صاحب اور مکرم مغفور احمد منیب صاحب مبلغ سلسلہ نے دو سال کی محنت کے بعد جاپانی زبان میں ترجمہ کی توفیق پائی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی جاپان تشریف آوری

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جاپانیوں کو تبلیغ اسلام کا ایک جامع منصوبہ پیش فرمایا تھا۔ اس مقدس خواہش کی تکمیل کے لئے نصف صدی سے زائد عرصہ کی انتھک کاوشوں کے بعد جاپان میں تبلیغ اسلام کا ایک باقاعدہ مرکز قائم ہو چکا تھا۔ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور مبلغین سلسلہ کے ذریعہ جاپانی قوم تک زمانے کے امام کا پیغام پہنچ چکا تھا۔

1989ء کا سال سرزمین جاپان کے لئے ایک یادگار اور ناقابل فراموش لمحہ ہے۔ جب پہلی مرتبہ اس سرزمین نے خلیفۃ المسیح کی قدم بوسی کا اعزاز حاصل کیا۔ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے 24 جولائی 1989ء کو ورود فرمایا۔ آپ نے پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا۔ آپ کے اعزاز میں ٹوکیو اور ناگویا میں استقبالیہ تقاریب منعقد کی گئیں۔ سرزمین جاپان کو یہ اعزاز بھی حاصل ہوا کہ پہلی دفعہ کسی خلیفۃ المسیح نے جاپان میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ آپ نے خطبہ جمعہ کے دوران جاپانی قوم کو زبردست خراج تحسین پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ:۔

''آج تک میں کسی قوم کے اخلاق سے اتنا متاثر نہیں ہوا جتنا کہ جاپانی قوم کے اخلاق سے متاثر ہوا ہوں۔ ان کے اندر سچائی ہے، انکساری ہے، اور یہ ایسے خلق ہیں جنہیں ہمیشہ خدا پیار سے دیکھتا ہے۔ یہ لوگ معاملات کے صاف ہیں اور وعدے کے سچے لیکن بعض ممالک نے ان کے ساتھ بدمثالیں قائم کی ہیں جس کی وجہ سے اسلام کی نہایت بھیانک تصویر یہاں قائم کی گئی ہے۔ اس لیے جماعت احمدیہ کا یہ فرض ہے کہ اِن اخلاق میں آپ اِن سے آگے بڑھنے کی کوشش کریں کیونکہ آپ کے پیچھے ایک عظیم الشان مذہب کی تعلیم ہے۔''

(سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ۔ خطبہ جمعہ فرمودہ 28 جولائی 1989ء)

جماعت احمدیہ جاپان کی خدمت خلق

1995ء میں جاپان کے ساحلی شہر کوبے میں آنے والے زلزلہ کے موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی ولولہ انگیز قیادت میں جماعت احمدیہ جاپان نے مشکلات میں گھرے ہوئے جاپانی بھائیوں کی خدمت کرکے اسلامی تعلیم کا خوبصورت عملی نمونہ پیش کیا۔ جاپان کے اخبارات اور میڈیا میں اس کا خوب چرچا ہوا اور مسلمان رضا کاروں کی ان خدمات پر زبردست خراج تحسین پیش کیا۔

جاپان کے علاقہ میں Nigata میں آنے والے زلزلے اور 2011ء کے تسونامی کے بعد بھی جماعت کو تاریخی خدمات کی توفیق ملی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی جاپان میں تشریف آوری

8 تا 15 مئی 2006ء جاپان کے لئے ایک اور نہایت خوش قسمت دور کا آغاز ہوا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جاپان میں ورود فرمایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح جماعت احمدیہ جاپان کے جلسہ سالانہ میں پہلی دفعہ بنفس نفیس شریک ہوئے۔ پہلی دفعہ جاپان سے

خطبہ جمعہ ایم ٹی اے کے مواصلاتی رابطوں کے ذریعہ براہ راست نشر کیا گیا۔ٹوکیو میں منعقدہ استقبالیہ تقریب سے خطاب فرمایا۔اس دورہ کے دوران بھرپور جماعتی و دینی مصروفیات کے ساتھ ساتھ آپ نے ہیروشیما کا دورہ فرمایا اور جنگ عظیم دوم میں ایٹم بم سے متاثرہ اس شہر اور اس کے مکینوں کو زبردست خراج تحسین پیش فرمایا۔حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنے تأثرات ان الفاظ میں رقم فرمائے:

’’آج ہیروشیما میوزیم دیکھا۔ایک دل کو جذبات سے مغلوب کردینے والی غم کی داستان ہے۔ہیروشیما کے عوام یقیناً تعریف کے قابل ہیں جنہوں نے بڑے حوصلہ سے اس تکلیف دہ دور کو گزارا اور آج پھر ایک عظیم شہر آباد کردیا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ دشمن کو بھی معاف کردیا۔ اس شہر کے لوگوں کو سلام ہے‘‘(مرزا مسرور احمد)

جاپانی احمدیوں کا اخلاص و وفا

جماعت احمدیہ جاپان اور جاپانی احمدیوں کے لئے یہ ایمان افروز اور بابرکت لمحات خصوصی اہمیت کے حامل ہیں۔ اس دورہ کے بابرکت نتائج کا ذکر کرتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’جاپانی احمدیوں میں ان دنوں میں جتنے دن وہاں رہا پہلے دن جوان کا رویہ تھا وہ میں دیکھتا رہا ہوں۔ہر روز اس میں ایک تعلق اور وفا کی کیفیت بڑھتی رہی۔تبدیلی محسوس ہوتی رہی۔اللہ کرے کہ یہ لوگ بھی اپنی قوم میں اسلام کے حقیقی پیغام کو پہنچانے کا ذریعہ بن جائیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش کو پورا کرنے والے ہوں جو آپ نے جاپان کے بارہ میں کہی تھی۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 19 مئی 2006ء۔خطبات مسرور جلد چہارم صفحہ 254)

جاپانی احمدیوں کے اخلاص و وفا کا ذکر کرتے ہوئے حضور فرماتے ہیں:

’’اکثر جاپانی مرد اور عورتیں جو احمدی ہوئے وہ خود بھی اور ان کی اولادیں بھی ماشاءاللہ جماعت سے تعلق اور وفا رکھتے ہیں اور عہد بیعت پر پختگی سے قائم ہیں‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 12 مئی 2006ء۔خطبات مسرور جلد چہارم صفحہ 232)

جاپانی احمدیوں کی ذمہ داری

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز جاپانی احمدیوں کو نصائح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جاپانی قوم کے بارہ میں بہت اعلیٰ توقعات وابستہ رکھی ہیں، جاپانی قوم سے بہت اعلیٰ توقعات رکھی ہیں۔اور انشاء اللہ ایک دن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس خواہش نے پورا ہونا ہے۔اور جب پورا ہونا ہے تو پھر کیوں نہ آج جو آپ چند ایک جاپانی احمدی ہیں اس کام کو سنبھال لیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لیے سلطان نصیر بن کر کھڑے ہو جائیں۔مددگار بن جائیں۔

پس آپ جو چند جاپانی مرد اور عورتیں ہیں آگے آئیں اور اپنی ذمہ داری کو نبھائیں۔اللہ تعالیٰ نے اس خدمت کا آپ کو موقع دیا ہے، اس کو فضل الٰہی سمجھ کر اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔اللہ ساروں کو توفیق دے۔‘‘

(اختتامی خطاب حضور اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بر موقع 26واں جلسہ سالانہ۔جماعت احمدیہ جاپان)

جاپان میں پہلی مسجد کے قیام کی تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مئی 2006ء کے دورہ جاپان کے دوران جاپان میں پہلی مسجد کی تحریک فرمائی۔اللہ تعالیٰ نے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے الفاظ پورے فرمادیئے اور معجزانہ طور پر 2013ء میں جاپان میں پہلی مسجد کی تعمیر کے سامان فرمادیئے۔

جماعت احمدیہ جاپان کی خوش بختی اور سعادت ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے نومبر 2013ء میں دوبارہ ورود مسعود فرمایا۔آپ کی جاپان تشریف آوری کی برکات میں سے ایک غیر معمولی برکت یہ ظاہر ہوئی کہ جاپان میں پہلی مسجد کی تعمیر کے لئے جگہ عطا ہوگئی اور جاپانی حکام کی طرف سے باقاعدہ مسجد کی تعمیر کا اجازت نامہ مل گیا۔

اللہ تعالیٰ کے خاص فضل و احسان سے مسجد کے لئے جگہ کی خرید اور تعمیر تک کے تمام مراحل بخیریت مکمل ہوئے اور نومبر 2015ء میں مسجد بیت الاحد جاپان کی تعمیر مکمل ہوئی۔مسجد کی جگہ کی خرید کی اطلاع سیدنا حضور انور کی خدمت میں عرض کی گئی تو آپ نے مشفقانہ دعاؤں سے نوازتے ہوئے فرمایا:

آپ کی فیکس محررہ 20 دسمبر 2013ء مل گئی ہے کہ ’’مسجد بیت الاحد‘‘ جاپان کی رقم کی ادائیگی، انتقال اور Handover کی کارروائی مکمل ہوگئی۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ وَبَارِکْ۔اللہ تعالیٰ کرے اس مسجد کے ذریعہ جاپان میں اسلام کی تبلیغ کی راہیں کھلیں اور یہ مسجد عبادت گذاروں سے بھر جائے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو جماعت کی ترقی اور مضبوطی کے لئے نمایاں خدمات سرانجام دینے کی توفیق بخشے۔آمین

(مکتوب حضور انور۔31.12.2013)

مسجد کی تعمیر کیلئے مالی قربانی اور جماعت کی ذمہ داری

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ جاپان کی طرف سے مسجد کی تعمیر کے لئے پیش کی گئی مالی قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے احباب جماعت کو ان کی بڑھتی ہوئی ذمہ داریوں کی توجہ دلائی اور فرمایا:۔

’’اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کی دوسری جماعتوں کی طرح جماعت احمدیہ جاپان بھی ترقی کی طرف بڑھنے والی اور اس طرف قدم مارنے والی جماعتوں میں سے ہے۔ اخلاص و وفا اور مالی قربانیوں میں بڑھنے والی جماعتوں میں سے ہے.......جماعت احمدیہ جاپان نے اس کی خرید کے لئے بڑی مالی قربانیاں بھی دی ہیں۔اور مالی قربانیوں کا حق بھی ادا کیا ہے لیکن ہمیشہ یاد رکھیں کہ حقیقی حق ادا ہوتا ہے جب ہم ان باتوں کو سمجھیں اور اُن پر عمل کریں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں کرنے کے لئے کہی ہیں۔آپ کی بیعت میں آکر ہمیں ان باتوں کو سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے جو ایک حقیقی مسلمان کے لئے ضروری ہیں۔‘‘

(فرمودہ مورخہ 8 نومبر 2013ء بمطابق 8 نبوت 1392 ہجری شمسی بمقام ناگویا، جاپان)

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنے حالیہ دورۂ جاپان کے دوران 20 نومبر بروز جمعۃ المبارک جاپان میں جماعت احمدیہ مسلمہ کی پہلی مسجد بیت الاحد کا باقاعدہ افتتاح فرمایا۔ الحمدللہ۔حضور انور کے اس دورہ اور مسجد کے افتتاح اور اس حوالہ سے دیگر تقریبات کی رپورٹ آئندہ شماروں میں پیش کی جائے گی۔انشاءاللہ (مدیر)

مختصر عالمی جماعتی خبریں

مرتبہ: فرخ راحیل۔مربی سلسلہ

اس کالم میں الفضل انٹرنیشنل کو موصول ہونے والی جماعت احمدیہ عالمگیر کی تبلیغی و تربیتی مساعی پر مشتمل رپورٹس کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے۔

....

﴿بینن (مغربی افریقہ)﴾

☆......بینن کے سب سے بڑے ہسپتال کے لئے جماعت احمدیہ کی طرف سے دوہزار بیڈشیٹس اور دس وہیل چیئرز کا تحفہ۔

☆......یہ اشیاء جماعت احمدیہ سویڈن نے مہیا کیں۔

مکرم رفیق احمد کاشف۔مبلغ سلسلہ بینن تحریر کرتے ہیں کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے نویں شرط بیعت میں فرمایا ’’یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچائے گا‘‘۔جماعت احمدیہ اپنی ابتدا سے ہی انسانیت کی خدمت میں پیش پیش ہے۔اور اس شرط بیعت کو اپنا شعار بنایا ہوا ہے۔دنیا بھر میں جہاں بھی دکھی انسانیت کی خدمت کا موقع میسر آئے جماعت ہمیشہ خوش دلی اور خوش اسلوبی سے اسے انجام دیتی ہے۔

بینن میں جماعت احمدیہ گاہے بگاہے میڈیکل کیمپس کا انعقاد کر کے صحت کے شعبہ میں انسانیت کی خدمت کرتی رہتی ہے۔ Center National Hospital and University Hubert K Maga (CNHU) بینن کے سب سے بڑے شہر Cotonou میں واقع بینن کا سب سے بڑا سرکاری ہسپتال ہے۔یہ ہسپتال 1962ء سے قائم ہے اور اس میں **617 مریضوں کو داخل کرنے کی سہولت ہے۔** اس کے علاوہ روزانہ سینکڑوں مریض یہاں آتے ہیں۔

کچھ عرصہ قبل اس ہسپتال کے ڈائریکٹر آرمی کے جنرل مکرم ادریسو عبدالحئی صاحب نے جماعت کو بتایا کہ اس ہسپتال کے بیڈز کے لئے چادروں کی قلّت ہے جس کی وجہ سے مریضوں اور ہسپتال کے عملہ کو مشکلات پیش آتی ہیں۔ہم جماعت احمدیہ سے اس سلسلہ میں مدد کی امید کرتے ہیں۔چنانچہ جماعت نے اس سلسلہ میں مورخہ 10 ستمبر 2015ء کو یہ سامان ہسپتال کو عطیہ کرنے کا پروگرام بنایا۔اور ہسپتال کو دو ہزار چادریں اور دس وہیل چیئرز بطور عطیہ دی گئیں۔ہسپتال کی انتظامیہ کی طرف سے اس موقع پر ایک تقریب کا انعقاد کیا گیا جس میں امیر جماعت احمدیہ بینن مکرم رانا فاروق احمد صاحب اور مکرم بکری مصلحو صاحب نائب امیر اول نے یہ سامان ہسپتال کی انتظامیہ کے سپرد کیا۔ اس موقع پر مکرم امیر صاحب نے کہا کہ جماعت احمدیہ انسانیت کی خدمت پر یقین رکھتی ہے اور اسے دین اسلام کا ایک اہم فریضہ سمجھتی ہے اسی لئے عید کے موقع پر بھی جماعت احمدیہ مریضوں کے ساتھ عید کا پروگرام بناتی ہے اور ان میں راشن کی صورت میں تحائف تقسیم کرتی ہے۔تاکہ مختلف مرضوں میں مبتلا انسانوں کے دکھوں اور تکلیفوں کو بانٹا جائے اور انہیں خوشیاں مہیا کی جائے۔جماعت احمدیہ ہسپتال کی ضروریات کو سمجھتی ہے اور انسانیت کی خدمت کا جو مقدس فریضہ اس کے عملہ کے سپرد ہے اس کو جانتے ہوئے مریضوں کو بہتر سہولتیں مہیا کرنے کے لئے جماعت احمدیہ آج دو ہزار بیڈشیٹس اور دس وہیل چیئرز کے ساتھ آپ کی خدمت کے لئے حاضر ہے۔ مذکورہ اشیاء جماعت احمدیہ سویڈن نے بینن جماعت کو بھجوائی ہیں تاکہ ان کے ذریعہ سے انسانیت کی خدمت کی جاسکے۔مکرم امیر صاحب نے آئندہ جرمنی سے دو ہفتوں کے لئے آنے والے چائلڈ اسپیشلسٹ ڈاکٹرز کا بھی ذکر کیا کہ غریب اور نادار بچے جو مختلف بیماریوں میں مبتلا ہیں ان کی آمد سے ان بچوں کو بھی صحت کی فری سہولتیں مہیا کی جائیں گی۔

مکرم امیر صاحب کے بعد ہسپتال کے ڈائریکٹر جنرل نے جماعت کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ آج مکرم وزیر صاحب صحت نے خود اس تقریب میں شامل ہونا تھا ہم ان کا انتظار کر رہے تھے لیکن اچانک انہیں ایک اور کام پر جانا پڑ گیا ہے اس لئے انہوں نے مجھے اس پروگرام میں شامل ہونے کی ہدایت کی ہے۔میں وزیر موصوف کی طرف سے جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور کہنا چاہتا ہوں کہ یہی حقیقی اسلام ہے جو انسانیت کی خدمت کا درس دیتا ہے اور جماعت احمدیہ اس مشن پر مستقل مزاجی سے عمل پیرا ہے اور سال میں کئی دفعہ اس کے افراد ہسپتال کے وزٹ پر آتے ہیں اور مریضوں کو تحائف دیتے اور ہسپتال کی مدد کرتے ہیں اس لئے میں جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ان کے خلیفۃ المسیح کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ پھر اس امید کا اظہار کیا کہ جماعت احمدیہ آئندہ بھی ہسپتال کے اس طرح کے مسائل کو حل کرتی رہے گی۔ اس موقع پر انتظامیہ کی طرف سے ہسپتال میں ریفریشمنٹ کا انتظام بھی کیا گیا تھا۔

اس پروگرام کی نیشنل ٹی وی ORTB، نیشنل اخبار La Nation، اخبار Fratenité، ریڈیو Fratenité، Canal3 ٹی وی نے کوریج کی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس انسانی خدمت کو قبول فرمائے اور آئندہ بھی دکھی انسانیت کی خدمت کرنے کی توفیق دیتا چلا جائے۔آمین

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
SHARIF
JEWELLERS
SINCE 1952
Aqsa Road Rabwah
0092 47 6212515
28 London Rd, Morden SM4 5BQ
0044 20 3609 4712

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں
احمدیوں پر ہونے والے دردناک مظالم کی الم انگیز داستان

{2015ء میں سامنے آنے والے چند تکلیف دہ واقعات سے انتخاب}

(عبدالرحمان)

(قسط نمبر 179)

قارئین الفضل کی خدمت میں ماہ اگست اور ستمبر 2015ء کے دوران پاکستان میں احمدیوں کی مخالفت کے متعدد واقعات میں سے بعض واقعات کا خلاصہ پیش ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو محض اپنے فضل سے اپنے حفظ و امان میں رکھے، اسیران کی رہائی کے سامان فرمائے اور شریروں کی پکڑ کا سامان فرمائے۔ آمین

لاہور میں اینٹی احمدیہ کانفرنسز

الطاف پارک لاہور، 16/ستمبر 2015ء: فدائیانِ ختمِ نبوّت نے لاہور کے علاقہ الطاف پارک کی جامع مسجد میں ایک اینٹی احمدیہ کانفرنس کروائی۔ نمازِ عشاء کے بعد شروع ہونے والی کانفرنس رات دو بجے تک جاری رہی۔ اس کانفرنس میں جن ملاؤں نے حسبِ معمول جماعتِ احمدیہ کے خلاف زہر اُگلا اُن میں ملّاں احمد نورانی، صوفی ایاز، سید محمد اجمل اور سید محمود واجد گیلانی شامل ہیں۔

یہ کانفرنس پاکستان مسلم لیگ نواز گروپ کے عامر چشتی کے زیرِ سرپرستی منعقد کی گئی تھی۔

مغلپورہ؛ 11/ستمبر 2015ء: بریلوی فرقہ سے تعلق رکھنے والے ملّاؤں نے یہاں ایک اینٹی احمدیہ کانفرنس کروائی۔ اس کانفرنس میں مولوی راغب حسین نعیمی (از جامعہ نعیمیہ)، مفتی اقبال چشتی اور دیگر نے تقاریر کیں۔ انہوں نے احمدیوں کو مذہب اور ملک دونوں کا دشمن اور باغی قرار دیا اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ احمدیوں کو کلیدی آسامیوں سے فارغ کیا جائے۔ امتناع قادیانیت آرڈیننس کو سختی سے لاگو کیا جائے اور سعودی عرب پوری دنیا سے آنے والے احمدیوں کا داخلہ اپنے ملک میں ممنوع قرار دے۔

اعوان ٹاؤن؛ 13/ستمبر 2015ء: یہاں پر ختمِ نبوّت کی تنظیم والوں نے گھروں میں پروگرامز کرنا شروع کر دیے ہیں۔ کسی ایک گھر میں پچیس، تیس افراد جمع ہو جاتے ہیں اور ملّاں وہاں احمدیوں کے خلاف تقریر کرتا ہے۔ اسی قسم کا ایک پروگرام لاہور کے علاقہ مرغزار کالونی میں ہوا جس میں ملّاں نے اپنی تقریر میں کہا کہ احمدیوں کی فیکٹری میں تیار ہونے والی مصنوعات مثلاً شیزان وغیرہ کا مکمل بائیکاٹ کریں۔ اس نے اس محفل میں موجود دکانداروں کو بھی یہ کہا کہ وہ لوگ احمدیوں کو سودا سلف فروخت نہ کریں۔

لاہور میں رونما ہونے والے مخالفت کے واقعات

سمن آباد؛ 12/ستمبر 2015ء: یہاں کے ایک احمدی بلال احمد کی ایک غیر احمدی اویس احمد سے واقفیت ہو گئی۔ کچھ عرصہ بعد اویس نے بلال کو اپنے گھر دعوت دی کہ وہاں بیٹھ کر بات کرتے ہیں۔ بلال اویس کے گھر جانے سے گھبرا رہے تھے لیکن اویس نے انہیں کہا کہ کوئی مسئلہ نہیں آپ ہمارے گھر آئیں۔ اس پر بلال اپنے ایک اور غیر احمدی دوست کے ساتھ اویس کے گھر جانے کے لئے رضامند ہو گئے۔

بلال جب اپنے دوست کے ہمراہ اویس کے گھر پہنچے تو وہاں ایک اور شخص پہلے سے موجود تھا جس نے بلال کو دھمکی دی کہ وہ احمدیت کی تبلیغ کر رہے ہیں اس لئے وہ ان کے خلاف کارروائی کرے گا۔ خطرہ کو بھانپتے ہوئے بلال اور ان کے دوست نے وہاں سے فوری واپس چلے جانے میں ہی خیریت جانی۔

بعد ازاں تحقیق کرنے پر معلوم ہوا کہ اویس احمدی نوجوانوں سے سوشل میڈیا کی ویب سائٹس مثلاً فیس بُک وغیرہ کے ذریعہ رابطہ کر کے انہیں اپنے جال میں پھنساتا ہے اور پھر انہیں تنگ کرتا ہے۔

ہانڈو گجر؛ 14/ستمبر 2015ء: ایک مشکوک آدمی یہاں کی احمدیہ مسجد کی تصویر کشی اور ویڈیو گرافی کرتا دکھائی دیا۔ اس کی ان حرکات کا جب نوٹس لیا گیا تو اس نے راہِ فرار اختیار کر لی۔

اقبال ٹاؤن؛ اگست 2015ء: خالد محمود کو جو کہ اقبال ٹاؤن کے ایک احمدی ہیں کچھ عرصہ سے ختمِ نبوّت والوں کی طرف سے دھمکی آمیز ٹیلی فون کالز موصول ہو رہی ہیں۔ انہیں ختمِ نبوّت پاکستان، لاہور ڈویژن کی جانب سے ایک دھمکی آمیز خط بھی موصول ہوا جس میں تحریر تھا کہ

'خالد محمود قادیانی صاحب، ہمیں یہ شکایت ملی ہے کہ تم اقبال ٹاؤن میں قادیانیت کی تبلیغ کرتے ہو۔ تم لوگوں کو اپنی تعلیمات کے بارے میں بتاتے ہو جبکہ ایسا کرنا قانون کے مطابق ایک جرم ہے۔ تم گستاخی کے بھی مرتکب ہوتے ہو۔ اب تمہارے اور تمہارے گھر والوں کے خلاف پولیس کیس بنایا جائے گا اور تمہیں علاقہ سے نکال دیا جائے گا۔ ہم تمہیں خبردار کر رہے ہیں تاکہ تم اپنا دفاع کر سکو۔ تمہارے خلاف کارروائی شروع ہو چکی ہے۔ (از طرف سیکرٹری ختم نبوّت اقبال ٹاؤن)'

احمدیوں سے بائیکاٹ

حافظ آباد؛ 8/ستمبر 2015ء: یہاں کی مقامی جماعت کے صدر اپنے دو بچوں طلحہ مبارک اور انس مبارک کے ہمراہ بازار خرید و فروخت کے لئے گئے۔ ایک دکان میں کچھ برتن خریدنے کے لئے داخل ہوئے۔ مطلوبہ اشیاء کو لے کر جب وہ قیمت ادا کرنے کے لئے کاؤنٹر پر پہنچے تو وہاں پر موجود شخص نے ان کی توجہ ایک نوٹس کی طرف پھیری جس پر تحریر تھا 'اس دوکان میں قادیانیوں سے لین دین نہیں کیا جاتا' اور پوچھا کہ کہیں وہ قادیانی تو نہیں؟ اس پر بچوں نے برملا کہا کہ وہ احمدی ہیں۔ اور دوکاندار نے انہیں چیزیں فروخت کرنے سے انکار کر دیا۔

اس علاقہ میں احمدیوں کے خلاف سوشل بائیکاٹ کچھ عرصہ سے چل رہا ہے۔ اور دوکاندار احمدیوں کو ان کے احمدی ہونے کی وجہ سے چیزیں فروخت کرنے سے انکاری ہیں۔

ملّاں کے شرپسند بیانات

ایک طرف حکومت شدّت پسندی سے نجات حاصل کرنے کی تدابیر کر رہی ہے اور ایکشن پلان تجویز کیے جا رہے ہیں دوسری جانب جھوٹ اور ملمع سازی پر مبنی بیانات عوام کو مشتعل کرنے کے لئے سرِ عام شائع کیے جا رہے ہیں۔ اور قابلِ توجّہ امر یہ ہے کہ گذشتہ کئی دہائیوں سے ملّاں اپنے 'کاروبار' کو چمکانے کے لئے بدستور وہی جھوٹے اور غیر حقیقی الزامات، بیٹھک میں بیٹھ کر، منبر پر، جلسہ میں، جلوسوں میں، اخبارات بلکہ ٹیلی وژن پر آ کر عوام کے سامنے بیان کرتا ہے اور دوسری جانب احمدیوں کو اسلامی جمہوریہ پاکستان کے قانون کی روشنی میں اپنا دفاع کرنے، اپنے اوپر لگائے جانے والے الزامات کی حقیقت کو کھولنے کی اجازت نہیں۔ اخبارات کو جوابات لکھے جائیں، یا ملّاں کے بیانات کی تردید بھجوائی جائے تو شاید ہی کبھی کوئی اخبار تصویر کا اصل رخ عوام کے سامنے رکھنے کی ہمّت کرتا دکھائی دے۔

مثلاً روزنامہ نوائے وقت لاہور کی 21/ستمبر 2015ء کی اشاعت میں ملّاں افضل الحسینی کا ایک بیان شائع کیا گیا جس میں احمدیوں کو اسلام دشمن اور ملک دشمن قرار دیا گیا۔ اور حکومتِ پاکستان سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ احمدیوں کی 'سرگرمیوں' کو روکنے کے لئے فوری اقدامات کرے۔

روزنامہ ایکسپریس فیصل آباد نے اپنی اتوار، 20/ستمبر 2015ء کی اشاعت میں قاری شبیر عثمانی کا ایک بیان شائع کیا جس میں اس نے سعودی حکومت سے مطالبہ کیا کہ حج کے موقع پر احمدیوں کے مکہ اور مدینہ پر داخلہ پر پابندی لگوائی جائے۔

روزنامہ پاکستان لاہور نے اپنی 4/اکتوبر کی اشاعت میں امیر مرکزی جمعیت اہلِ حدیث ضلع چنیوٹ عبدالغفور رحمانی کا بیان شامل اشاعت کیا۔ اس بیان میں یہ ملّاں کہتا ہے کہ احمدی صیہونیت کا لگایا ہوا پودا ہیں اور یہ کہ احمدی ملک میں عدم استحکام پیدا کر رہے ہیں!

ہماری ان شرپسندوں کے مقابل خدا تعالیٰ سے یہی التجا ہے کہ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَ نَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ

(باقی آئندہ)

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی پیرس میں ہونے والے دہشتگردی کے واقعات کی پرزور مذمّت، متاثرین کے لئے دعا

(پریس اینڈ میڈیا آفس)

لندن 14/نومبر 2015ء (پریس ریلیز) سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 13/نومبر 2015ء کی رات فرانس کے دارالحکومت پیرس میں ہونے والے دہشتگردی کے حملوں کی پرزور مذمّت فرمائی ہے۔ حضورِ انور نے ان واقعات کو اسلامی تعلیمات کے برخلاف اور غیر انسانی قرار دیا۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ قرآنِ کریم کے مطابق ایک جان کا قتل گویا پوری انسانیت کے قتل کے مترادف ہے لہٰذا اسلام ایسے بہیمانہ کاموں کی قطعاً اجازت نہیں دیتا۔ حضورِ انور نے مزید فرمایا کہ ہماری ہمدردیاں اور دعائیں متاثرین کے ساتھ ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اور اس میں ہلاک ہونے والوں کے لواحقین کو صبر عطا فرمائے اور ذمہ داروں کو جلد قرار واقعی سزا ملے۔ آمین

ذیل میں اس پریس ریلیز کا متن قارئین کے افادہ کے لئے درج کیا جاتا ہے۔

"The World Head of the Ahmadiyya Muslim Community, the Fifth Khalifa (Caliph), His Holiness, Hazrat Mirza Masroor Ahmad has condemned last night's terrorist attacks in Paris.

Speaking from London, His Holiness, Hazrat Mirza Masroor Ahmad has said:

"On behalf of the Ahmadiyya Muslim Community worldwide, I express my heartfelt sympathies and condolences to the French nation, its people and government following the heinous terrorist attacks that have taken place in Paris. This brutal and inhumane attack can only be condemned in the strongest possible terms.

I would also like to reiterate that all forms of terrorism and extremism are completely against the true teachings of Islam. The Holy Quran has said that to kill even one innocent person is akin to killing all of mankind. Thus under no circumstances can murder ever be justified and those who seek to justify their hateful acts in the name of Islam are serving only to defame it in the worst possible way.

Our sympathies and prayers are with the victims of these attacks and all those who have been left bereaved or affected in any way. May God Almighty grant patience to them all and I hope and pray that perpetrators of this evil act are swiftly brought to justice."

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ کا اعجازی نشان

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 23 جولائی 2011ء میں حضرت قاضی عبدالرحیم صاحبؓ آف ٹرپئی کا بیان کردہ واقعہ شائع ہوا ہے جو درحقیقت حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا ایک عظیم الشان معجزہ ہے۔

حضرت قاضی صاحبؓ بیان فرماتے ہیں کہ جب مَیں نے سنا کہ قادیان میں ایک شخص مرزا غلام احمد بڑا پارسا، پرہیزگار اور اہل اللہ شخص ہے، تو میرے دل میں مرزا صاحب کی زیارت کا شوق ہوا۔ جب مَیں قادیان پہنچا تو اسی وقت ایک ضعیف العمر خوش صورت شخص بھی بمبئی سے آیا تھا۔ ہم نے اپنے آنے کی اطلاع بھیجی تو تھوڑی دیر بعد حضرت صاحب نے بمبئی سے آنے والے شخص کو بلایا اور بعد میں مجھے بھی بلا لیا اور پھر بہت مدّت تک پُر اثر وعظ فرماتے رہے۔ اثناء وعظ میں آپ دفعۃً اٹھ کھڑے ہوئے اور جلدی جلدی سیڑھیوں سے اُترے۔ ہم دونوں بھی آپؑ کے ہمراہ ہوئے، ڈھاب کے شرقی کنارے پر زمینداروں نے ایک گڑھا کھیتوں کو پانی دینے کے لئے بنایا ہوا تھا۔ اس میں ایک لڑکا آٹھ نو برس کا ڈوبا ہوا تھا اس کا ایک ہاتھ ننگا تھا۔ آپؑ نے فرمایا: اسے باہر نکالو۔ ہم نے اسے نکالا۔ اُس وقت وہ لڑکا زندہ مگر بے ہوش تھا۔ آپؑ نے فرمایا کہ اس کے پیٹ سے پانی نکالو اور دریافت کرکے جس کا لڑکا ہے اسے دیدو۔ پھر آپؑ واپس مکان پر تشریف لائے اور اس بات کے متعلق کچھ ذکر نہیں کیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے یہ کام خدا کے حکم کے ماتحت کیا تھا۔

مکرم محمود عالم ملک صاحب کی خودنوشت ''سفر حیات''

مجلس انصاراللہ برطانیہ کے رسالہ ''انصارالدین'' مارچ اپریل 2011ء میں فرخ سلطان محمود کے قلم سے ایک کتاب ''سفر حیات'' پر تبصرہ شامل اشاعت ہے۔

اگرچہ سچائی کسی مصنوعی دلیل کی محتاج نہیں ہوتی تاہم سچائی کو قبول کرنا اور خصوصاً ایسی سچائی کو قبول کرنا جس کے نتیجے میں دنیاوی تکالیف اور مصائب کا ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہوسکتا ہو، قربانی کی حقیقی روح کی موجودگی کے بغیر ناممکن ہے۔ مکرم محمود عالم ملک صاحب نے اپنی زندگی کا طویل سفر اپنی ایک مختصر کتاب میں بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔ آپ اِس وقت کینیڈا میں مقیم ہیں لیکن آپ کا تعلق بھارت کے ایک پسماندہ علاقہ آڑہ سے ہے۔ آپ کو 1937ء میں حضرت مصلح موعودؓ کے دست مبارک پر بیعت کی سعادت ملی۔ بعدازاں طویل عرصہ تک روہڑی (سندھ) میں صدر جماعت اور کچھ عرصہ امیر ضلع سکھر کے طور پر بھی خدمت کی توفیق پائی۔ یہ وہی دور تھا جب آمر ضیاءالحق کے کالے قوانین کی وجہ سے معصوم احمدی ملک بھر میں تختۂ ستم بنائے جارہے تھے۔

مکرم محمود عالم صاحب بیان کرتے ہیں کہ مَیں قریباً 1921ء میں موضع آڑہ ضلع مونگھیر (صوبہ بہار) میں پیدا ہوا۔ میرے والد عبدالعزیز صاحب ملازمت کے علاوہ دیسی دواؤں اور ہومیوپیتھی میں حکمت بھی کیا کرتے تھے۔ مَیں نے آڑہ میں مڈل تک تعلیم حاصل کی۔ پھر نامساعد حالات کی وجہ سے مروّجہ تعلیم جاری نہ رکھ سکا اور چودہ میل دُور شیخ پورہ سے ایک سالہ ٹیچر ٹریننگ کورس کیا کیونکہ وہاں رہائش بھی ملتی تھی اور وظیفہ بھی۔ میری والدہ قبولِ احمدیت سے پہلے بھی نماز روزہ کی پابند تھیں۔ جب میرا ایک بھائی بچپن میں سکول کی سختی سے گھبرا کر گھر سے بھاگ گیا تو میری والدہ نے تہجّد میں مسلسل دعا کی۔ اللہ تعالیٰ نے نہ صرف بھائی کی زندگی کی بشارت دی بلکہ غیرمتوقّع طور پر اُس کی واپسی کے سامان بھی پیدا فرمادیئے۔

ٹیچر ٹریننگ کورس کے دوران ہی مجھے اطلاع ملی کہ میرے بھائی مشتاق عالم صاحب نے کلکتہ میں احمدیت قبول کرلی ہے۔ اس کے تین ماہ بعد میرے والد بھی احمدی ہوگئے۔ اس کی صورت یوں پیدا ہوئی کہ آڑہ میں حضرت ڈاکٹر الٰہی بخش صاحبؓ کے ذریعہ احمدیت داخل ہوئی تھی جنہوں نے فوج کی ملازمت کے دوران قادیان جاکر اپنی فیملی سمیت بیعت کرنے کی سعادت پائی۔ آڑہ سے ایک نوجوان حضرت مولوی محمد سلیمان صاحبؓ بھی بیعت کرنے پیدل قادیان گئے تھے۔ اِن دونوں کے توسّط سے آڑہ میں کئی خاندان احمدی ہوگئے۔ اکتوبر 1934ء میں احمدیوں کا غیراحمدیوں سے ایک دو روزہ مناظرہ بھی منعقد ہوا جس میں احمدیوں کے نمائندہ حضرت مولانا غلام احمد صاحب بدوملہی تھے۔ مناظرہ سے قبل ہی غیراحمدیوں نے فتویٰ دے دیا تھا کہ احمدیوں کی بات سننا کفر ہے۔ مناظرہ کے دوران بھی غیراحمدیوں کی طرف سے تضحیک کا سلسلہ جاری رہا۔ چنانچہ علمی دلائل کسی کو سمجھ شاید ہی آئے ہوں لیکن دل احمدیت کی طرف کئی لوگوں کے مائل ہوگئے اور اسی مناظرہ کے نتیجہ میں میرے والد بھی احمدی ہوگئے۔ مناظرہ کے بعد سنّی علماء نے مجھے اپنا لٹریچر دیا اور مشورہ دیا کہ اپنے احمدی بھائی اور باپ سے دُور رہوں۔ پھر آڑہ میں احمدیوں کا سوشل بائیکاٹ بھی کردیا گیا۔

گو مجھے مذہب سے زیادہ واقفیت نہ تھی لیکن امام مہدی کی آمد کا چرچا سنتا آرہا تھا۔ پھلواڑی شریف (پٹنہ) کے ایک گدّی نشین پیر صاحب نے ایک اشتہار بھی دیا تھا جس میں لکھا تھا کہ امام مہدی کے ظاہر ہونے کی تمام علامات پوری ہوچکی ہیں اور وہ پیدا ہوچکے ہیں اور 1320 ہجری تک ظاہر ہوجائیں گے۔ تاہم بھائی احمدی ہوگئے تو میرے اندر بھی تحقیق کرنے کا شوق پیدا ہوا۔

اپنے علاقہ میں ملازمت کے حصول میں ناکامی کے کچھ عرصہ بعد مَیں ملازمت کی تلاش میں اپنے احمدی بھائی کے پاس مہگاؤں پہنچا جہاں وہ ایک سیمنٹ فیکٹری میں ملازم تھے۔ اُن کے پاس احمدیہ لٹریچر کافی میسّر تھا۔ یہاں سنّی علماء کے دیئے ہوئے لٹریچر کے حوالے اصل عبارت سے دیکھے تو معلوم ہوا کہ سیاق وسباق چھوڑ کر صرف دھوکہ دیا گیا ہے۔ تب مجھے پہلی بار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کئی کتب پڑھنے کی توفیق ملی اور مَیں دل سے احمدی ہوکر واپس گاؤں آگیا۔ یہاں والدہ اور بہن کو تبلیغ کی اور اللہ کے فضل سے جلد ہی ہم تینوں نے بیعت کرلی۔ جبکہ گاؤں میں احمدیوں کا سوشل بائیکاٹ اُس وقت بھی جاری تھا جو کئی ماہ کے بعد مجسٹریٹ کو درخواست دے کر ختم کروایا گیا۔

دسمبر 1937ء میں جلسہ سالانہ پر پہلی بار مَیں قادیان گیا اور حضرت مصلح موعودؓ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ اگلے سال ہی مجلس مشاورت میں بطور زائر شرکت کا موقع بھی ملا۔

مجھے جن احمدیوں کی صحبت میں بیٹھنے کا موقع ملا اُن میں سے بعض نے خاص طور پر بے حد متأثر کیا۔ ایک محترم چودھری فضل احمد صاحب پٹواری تھے جنہوں نے اپنی ملازمت کے دوران بہت آمدنی بنائی تھی لیکن جب وہ احمدی ہوگئے تو اپنی حرام کمائی سے بنائی ہوئی جائیداد فروخت کرکے اُن افراد کو خود جاکر رقم واپس کی جن سے کبھی رشوت وصول کی تھی۔ اگر کوئی واپس لینے سے انکار بھی کرتا تو بھی زبردستی اُسے دیدیتے۔ اُن کے عملی نمونہ کی وجہ سے بھی کئی لوگ احمدیت میں داخل ہوئے۔ موسم گرما میں رات کے وقت وہ اپنے گھر کی چھت پر تلاوت قرآن کرتے اور بلند آواز میں صداقت مسیح موعودؑ کے دلائل بیان کرتے تھے۔

اسی طرح کھلاری کی سیمنٹ فیکٹری میں جب مَیں ملازم تھا تو وہاں کے صدر جماعت حضرت چودھری عبدالحمید صاحبؓ تھے۔ وہ بھی تبلیغ کا جنون رکھتے تھے۔ میری تربیت میں انہوں نے بہت اہم کردار ادا کیا۔

جب مَیں کھلاری میں ملازم تھا تو میرے اکثر ساتھی اضافی آمدنی بناتے تھے لیکن احمدیت کی تعلیم کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے مجھے حرام کمائی سے محفوظ رکھا۔ پہلے اُنہیں خوف تھا کہ مَیں اُن کی رپورٹ نہ کردوں لیکن میرے تسلّی دلانے پر کہ چغلی کرنا حرام ہے، وہ مطمئن ہوگئے۔

اکتوبر 1941ء میں مَیں اپنے والد صاحب کو اپنے ہمراہ لانے کے لئے اپنے گاؤں آڑہ پہنچا۔ لیکن سفر سے ایک شام پہلے اُن کی وفات ہوگئی۔ گاؤں والوں نے کہا کہ اگر تم احمدیت سے توبہ کرلو تو ہم ان کے کفن دفن میں تعاون کریں گے۔ وہ برسات کے دن تھے اس لئے مَیں کسی احمدی کو بُلا بھی نہ سکتا تھا۔ میری والدہ نے کہا کہ صحن میں دفن کردو لیکن طبیعت آمادہ نہ ہوتی تھی۔ لوگ طعنے دیتے تھے کہ باپ کی نعش گھر میں پڑی ہے اور یہ اپنے عقائد پر اڑا ہوا ہے۔ ایسے میں دل میں جوش پیدا ہوا اور مَیں نے دو نفل میں خوب دعا کی۔ پھر ایک ہمدرد 'حلیم چچا' کا خیال آیا تو رات دس بجے جاکر اُنہیں حالات بتائے۔ وہ اگلی صبح آئے اور کفن دفن کے انتظام میں مدد کی۔ اُن کو دیکھ کر چند اَور ہمدرد بھی اکٹھے ہوگئے۔ مَیں نے اپنے والد کی نماز جنازہ پڑھائی اور پیچھے چند احمدی نابالغ بچے کھڑے ہوگئے جو حضرت ڈاکٹر الٰہی بخش صاحبؓ کے پوتے تھے۔ تدفین کے بعد گاؤں والوں کو سارا واقعہ معلوم ہوا تو بعض لوگ حلیم چچا کے خلاف ہوگئے اور بعض اُن کے حق میں بولنے لگے۔ لیکن شرفاء کے دخل دینے سے تنازعہ کا خطرہ ٹل گیا۔ مارچ 1947ء میں میری والدہ کی وفات پر بھی صرف ایک یا دو احمدی وہاں موجود تھے۔ اُس وقت بھی حلیم چچا نے بڑی دلیری سے میری مدد کی۔

کچھ عرصہ روہڑی میں رہ کر پھر مَیں سکھر منتقل ہوگیا۔ سکھر میں مُلاّؤں نے احمدیوں کے خلاف ظلم وستم کا بازار گرم کر رکھا تھا جس میں ضیاءالحق کے دَور میں شدّت آگئی۔ کئی احمدی شہید کئے گئے۔ سکھر میں دریائے سندھ کے کنارہ پر اکبر بادشاہ کے زمانہ کی بنی ہوئی ایک یادگار مسجد واقع ہے۔ 23؍مئی 1985ء کو اس مسجد میں نماز فجر کے دوران نامعلوم افراد نے دو بم پھینک دیئے جس کے نتیجہ میں دو نمازی ہلاک اور بارہ زخمی ہوگئے۔ مُلاّؤں نے اس کا الزام احمدیوں کے سر پر عائد کیا تو بِلا تحقیق کئی احمدی گرفتار کرلئے گئے۔ پولیس ہمارے گھروں کو تالے لگوا کر ہمیں تھانہ لے گئی اور ہماری عورتوں کو سیمنٹ فیکٹری بھجوادیا گیا۔ محمد ایوب مرحوم بھی گرفتار کرلیا گیا حالانکہ بم حملے کے دن وہ ربوہ میں تھا۔ اُس کو ناکردہ جرم منوانے کے لئے شدید تشدد کیا گیا۔ ہم کُل 24؍احمدی گرفتار تھے۔ ہم وہاں پانچ وقتہ نماز کے علاوہ نماز تہجد بھی باجماعت ادا کرتے تھے۔ روزانہ رات بارہ بجے SP صاحب تحقیقات کے لئے آتے اور ہر ایک کو باری باری بلاکر بیان لیتے۔ دو ہفتے بعد وہ دو مُلاّؤں کو ہمراہ لائے اور انہیں ہم سب کا چہرہ دکھا دیا۔ اگلے دن اُنہی دونوں مُلاّؤں کو بلاکر کہا گیا کہ وہ مجرموں کو الگ کرلیں۔ مُلاّؤں نے پہلے سے شناخت کئے ہوئے افراد کی فوراً ہی نشاندہی کردی اور پولیس نے اُسی وقت 7؍افراد کو گرفتار کرکے اُنہیں ہتھکڑی پہنا کر سکھر جیل میں منتقل کردیا۔ اُن اسیران میں مولوی حمیداللہ خالد صاحب بھی تھے جنہوں نے اپنی ہتھکڑی کو چوم لیا اور بلند آواز میں کہا کہ اللہ تعالیٰ کی خاطر ہم نے یہ زیور پہن لیا ہے۔

پھر ہم باقی احمدیوں کو مسجد لاکر چھوڑ دیا گیا۔ مسجد بہت گندی ہوچکی تھی۔ ہم نے صفائی کی اور نماز شکرانہ ادا کی۔ گھر پہنچے تو تالا ٹوٹا ہوا ملا۔ پولیس نے بم بنانے کا سامان برآمد کرنے کے لئے خانہ تلاشی لی تھی۔ کوئی مشتبہ چیز تو برآمد نہیں ہوئی تھی لیکن قیمتی سامان غائب تھا۔ پولیس نے غائب شدہ سامان کی فہرست لے لی لیکن کچھ واپس نہیں ملا۔

جیل جانے والے احمدیوں کو پہلے تو دیگر قیدیوں کی طرف سے نفرت کا رویہ سہنا پڑا۔ لیکن پھر وہ انہیں نمازیں اور تہجد پڑھتا دیکھ کر قریب ہوگئے اور دوستی بھی ہوگئی۔

دسمبر 1985ء میں جب مارشل لاء کی عدالت میں مقدمہ کی کارروائی شروع ہوئی تو حضرت خلیفۃالمسیح الرابعؒ کی ہدایت پر چھ وکلاء کے ایک پینل نے مقدمہ کی نہایت عمدہ پیروی کی۔ جرح کے دوران مُلاّؤں کو سخت ذلّت کا سامنا کرنا پڑا اور وہ جھوٹے کیس کو ثابت کرنے میں بُری طرح ناکام رہے لیکن نام نہاد عدالت کے فیصلہ میں سب کو سزائے موت سنادی گئی۔ یہ فیصلہ جب گورنر سندھ جنرل جہانداد خان کے سامنے دستخط کے لئے گیا تو اُس نے دیکھا کہ جرم تو کسی کا ثابت ہی نہیں ہے۔ اس پر اُس نے دو احمدیوں (جن کا نام FIR میں شامل تھا) یعنی پروفیسر قریشی ناصر احمد اور قریشی رفیع احمد کی سزا کا فیصلہ بحال رکھا اور باقی سب کو بری کردیا۔ جماعت نے رہائی پانے والوں کو کراچی بھجوادیا جہاں سے دو (محمد ایوب اور میرے بیٹے مظفر احمد) کو لندن بھجوادیا گیا۔ جبکہ قریشی برادران سکھر جیل میں تین سال تک پھانسی گھاٹ میں قید رہے لیکن سزا پر عملدرآمد نہ ہوسکا۔ یہ محض حضرت خلیفۃالمسیح الرابعؒ اور احمدیوں کی دعاؤں کا ہی نتیجہ تھا۔ اِس دوران ایک بار مجرموں کے ایک گروہ نے جیل پر حملہ کرکے اپنے ساتھیوں کو چھڑالیا اور اِن دونوں کو بھی بھاگ جانے کے لئے کہا لیکن انہوں نے انکار کردیا۔

پھر اللہ تعالیٰ نے حالات تبدیل کئے اور ضیاءالحق اپنے بدانجام کو پہنچا۔ بےنظیر کی حکومت نے مارشل لاء دَور کے تمام افراد کی سزائے موت عمرقید میں تبدیل کرکے اُنہیں سول عدالت میں اپیل کا حق دیدیا۔ چنانچہ اپیل کردی گئی لیکن مقدمہ شروع ہونے میں مزید تین سال لگ گئے۔ بہرحال پہلی ہی پیشی پر دونوں کی رہائی عمل میں آگئی کیونکہ کوئی جرم ثابت ہی نہیں ہوا تھا۔

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
November 27, 2015 – December 03, 2015

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday November 27, 2015

00:00	World News
00:20	Tilawat: Surah Maryam, verses 32-46 with Urdu translation.
00:30	Dars-e-Malfoozat: The topic is 'acceptance of prayers'.
00:45	Yassarnal Quran: Lesson no. 37.
01:10	Inauguration Of Baitur Rahman Mosque Vancouver: Recorded on May 18, 2013.
02:35	Spanish Service: Programme no. 10.
03:15	Pushto Muzakarah
03:55	Shotter Shondhane
06:00	Tilawat: Surah Maryam, verses 47-59 with Urdu translation.
06:15	Dars-e-Hadith: The topic is 'love of Allah and the Holy Qur'an'.
06:30	Yassarnal Quran: Lesson no. 38.
06:50	Huzoor's Interview With CBC: Recorded on May 24, 2013.
07:20	Kasauti
07:50	Dars-e-Malfoozat
08:20	Rah-e-Huda: Recorded on November 21, 2015.
09:55	Indonesian Service
11:00	Deeni-O-Fiqahi Masail: Programme no. 72.
11:40	Tilawat: Surah Maryam, verses 56-99.
12:00	Seerat-un-Nabi: The topic of 'bravery'.
12:30	Live Transmission From Baitul Futuh
13:00	Live Friday Sermon
14:00	Live Transmission From Baitul Futuh
14:35	Live Shotter Shondhane
16:35	Friday Sermon [R]
17:45	Yassarnal Quran [R]
18:00	World News
18:25	Huzoor's Interview With CBC [R]
18:50	Kasauti: Raja Burhan Ahmad conducts a quiz competition on various topics.
19:30	Attractions Of Canada
20:00	Dars-e-Malfoozat
20:20	Deeni-O-Fiqahi Masail [R]
21:00	Friday Sermon [R]
22:20	Rah-e-Huda [R]

Saturday November 28, 2015

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:35	Yassarnal Quran
00:55	Huzoor's Interview With CBC
01:20	Seerat-un-Nabi
02:00	Dars-e-Malfoozat
02:10	Friday Sermon: Rec. November 27, 2015.
03:15	Deeni-O-Fiqahi Masail
03:55	Shotter Shondhane
06:00	Tilawat: Surah Maryam, verses 60-74 with Urdu translation.
06:10	Dars Majmooa Ishteharaat: Writings and announcements made by the Promised Messiah (as), which were published in the newspapers.
06:30	Al-Tarteel: Lesson no. 10.
06:55	Khuddam-ul-Ahmadiyya Ijtema UK: Recorded on September 26, 2010.
08:00	International Jama'at News
08:30	Story Time: Programme no. 39.
09:00	Question And Answer Session: Recorded on December 08, 1996.
10:05	Indonesian Service
11:05	Friday Sermon [R]
12:20	Tilawat: Surah Taa'haa, verses 1-41.
12:35	Al-Tarteel [R]
13:00	Live Intikhab-e-Sukhan: A poem request programme.
13:30	Dars Majmooa Ishteharaat
14:00	Live Shotter Shondane
16:05	Live Rah-e-Huda
17:35	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:20	Khuddam-ul-Ahmadiyya Ijtema UK [R]
19:30	Faith Matters: Programme no. 177.
20:30	International Jama'at News
21:00	Rah-e-Huda [R]
22:30	Story Time [R]
22:50	Friday Sermon [R]

Sunday November 29, 2015

00:05	World News
00:20	Tilawat
00:30	Dars Majmooa Ishteharaat
00:50	Al-Tarteel
01:20	Khuddam-ul-Ahmadiyya Ijtema UK
02:30	Story Time
02:45	Friday Sermon: Rec. November 27, 2015.
03:55	Shotter Shondane
06:00	Tilawat: Surah Maryam, verses 75-99 with Urdu translation.
06:20	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein: Prog. no. 06.
06:35	Yassarnal Quran: Lesson no. 38.
06:55	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam And Atfal: Recorded on October 07, 2013.
07:40	Faith Matters: Programme no. 177.
08:35	Question And Answer Session
10:00	Indonesian Service
11:05	Friday Sermon: Spanish Translation of Friday sermon delivered on August 08, 2014.
12:05	Tilawat: Surah Taa'haa, verses 42-72.
12:20	Yassarnal Quran [R]
12:50	Friday Sermon [R]
14:00	Live Shotter Shondhane
16:05	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam And Atfal [R]
17:00	Kids Time: Programme no. 22.
17:30	Yassarnal Quran [R]
18:00	World News
18:30	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam And Atfal [R]
19:30	Live Beacon Of Truth
20:35	Islami Mahino Ka Ta'aruf
21:00	One Minute Challenge
21:35	Ashab-e-Ahmad
22:10	Friday Sermon [R]
23:15	Question And Answer Session [R]

Monday November 30, 2015

00:20	World News
00:50	Tilawat
01:10	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
01:30	Yassarnal Quran
01:50	One Minute Challenge
02:30	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam And Atfal
03:55	Shotter Shondhane
06:00	Tilawat: Surah Taa'haa, verses 1-23 with Urdu translation.
06:15	Dars-e-Hadith: The topic is 'reward and punishment'.
06:30	Al-Tarteel: Lesson no. 10.
07:00	Reception At Houses Of Parliament: Recorded on June 11, 2013.
08:05	International Jama'at News
08:40	Marhum-e-Isa: An Urdu discussion about the ointment that was applied to Hazrat Isa (as) to heal the wounds after his crucifixion.
09:00	Rencontre Avec Les Francophones: Recorded on December 01, 1997.
10:00	Friday Sermon: Indonesian translation of Friday Sermon delivered on July 03, 2015.
11:10	Hum Aur Hamari Kaenaat
12:00	Tilawat: Surah Taa'haa, verses 73-95.
12:15	Dars-e-Malfoozat
12:25	Al-Tarteel [R]
12:50	Friday Sermon: Recorded on January 08, 2010.
14:05	Bangla Shomprochar
15:05	Hum Aur Hamari Kaenaat [R]
16:00	Rah-e-Huda: Recorded on November 28, 2015.
17:30	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:20	Reception At Houses Of Parliament [R]
19:20	Dars-e-Malfoozat [R]
19:30	Somali Service: Programme no. 24.
20:00	Marhum-e-Isa [R]
20:25	Rah-e-Huda [R]
22:00	Friday Sermon [R]
23:15	Hum Aur Hamari Kaenaat [R]

Tuesday December 01, 2015

00:05	World News
00:25	Tilawat & Dars-e-Hadith
00:50	Al-Tarteel
01:15	Reception At Houses Of Parliament
02:50	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood: Prog. no. 107.
03:10	Friday Sermon: Recorded on January 08, 2010.
04:35	Medical Matters [R]
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 231.
06:00	Tilawat: Surah Taa'haa, verses 24-48 with Urdu translation.
06:15	Dars Majmooa Ishtehara'at
06:35	Yassarnal Quran: Lesson no. 39.
06:50	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam And Atfal: Recorded on October 07, 2013 in Australia.
08:00	Aao Urdu Seekhain: Programme no. 11.
08:30	Australian Service
09:00	Question And Answer Session: Recorded on March 19, 1994.
10:00	Indonesian Service
11:00	Friday Sermon: Sindhi translation of Friday sermon delivered on November 27, 2015.
12:05	Tilawat: Surah Taa'haa, verses 96-122.
12:15	Dars Majmooa Ishtehara'at [R]
12:35	Yassarnal Quran [R]
13:00	Faith Matters: Programme no. 179.
14:00	Bangla Shromprochar
15:00	Spanish Service: Programme no. 03.
15:30	Aao Urdu Seekhain [R]
16:00	Waste Management
16:45	Pakistan In Perpective
17:30	Yassarnal Quran [R]
18:00	World News
18:20	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam And Atfal [R]
19:00	Noor-e-Mustafwi: Programme no. 40.
19:15	Friday Sermon: Arabic translation of Friday sermon delivered on November 27, 2015.
20:15	Pakistan In Perpective [R]
21:30	Waste Management [R]
22:05	Faith Matters [R]
22:55	Question And Answer Session [R]

Wednesday December 02, 2015

00:00	World News
00:15	Tilawat
00:25	Dars Majmooa Ishteharaat
00:45	Yassarnal Quran
01:00	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam And Atfal
01:40	Pakistan In Perpective
02:25	Aao Urdu Seekhain
02:55	Story Time: Programme no. 39.
03:15	Noor-e-Mustafwi
03:25	Australian Service
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 232.
06:00	Tilawat: Surah Taa'haa, verses 49-65 with Urdu translation.
06:15	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein: Prog. no. 06.
06:30	Al-Tarteel: Lesson no. 10.
07:00	Lajna UK Ijtema: Rec. October 03, 2010.
08:00	Adaab-e-Zindagi
08:40	Muslim Scientists: Today's programme is about Al-Zahrawi.
09:00	Question And Answer Session: Recorded on December 08, 1996.
10:00	Indonesian Service
11:00	Friday Sermon: Swahili translation of Friday sermon delivered on November 27, 2015.
12:05	Tilawat: Surah Taa'haa, verses 123-136.
12:20	Al-Tarteel [R]
13:00	Friday Sermon: Recorded on January 01, 2010.
14:00	Bangla Shomprochar
15:05	Deeni-O-Fiqahi Masail: Programme no. 71
15:40	Kids Time: Programme no. 21
16:30	Faith Matters: Programme no. 176.
17:30	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:20	Lajna UK Ijtema [R]
19:15	Muslim Scientists
19:30	French Service: Programme no. 23.
20:30	Deeni-O-Fiqahi Masail [R]
21:05	Kids Time [R]
21:35	Aadab-e-Zindagi
22:10	Friday Sermon [R]
23:05	Intikhab-e-Sukhan

Thursday December 03, 2015

00:15	World News
00:35	Tilawat
01:05	Al Tarteel
01:30	Lajna UK Ijtema
02:30	Deeni-O-Fiqahi Masail
03:05	Aadab-e-Zindagi
04:00	Faith Matters
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 233.
06:05	Tilawat: Surah Taa'haa, verses 66-77 with Urdu translation.
06:25	Dars-e-Malfoozat
06:35	Yassarnal Quran: Lesson no. 39.
07:00	Tabligh Seminar Germany: Rec. June 29, 2013.
08:00	Beacon Of Truth: Rec. November 18, 2015.
09:00	Tarjamatul Quran Class: Surah Al- Baqarah verses 164-174, recorded on November 16, 1994
10:05	Indonesian Service
11:05	Japanese Service
12:00	Tilawat: Surah Maryam, verses 1-25.
12:15	Dars-e-Malfoozat
12:25	Yassarnal Quran [R]
13:00	Beacon Of Truth
14:05	Friday Sermon: Bengali translation of Friday sermon delivered on November 27, 2015.
15:10	Aao Urdu Seekhain
15:30	Khilafat-e-Ahmadiyya Sal Ba Sal
16:00	Persian Service: Programme no. 46.
16:35	Tarjamatul Quran Class [R]
17:40	Yassarnal Qur'an
18:00	World News
18:30	Live Hiwar-ul-Mubashir
20:35	Faith Matters: Programme no. 182.
21:35	Tarjamatul Quran Class [R]
22:40	Masih Hindustan Main
23:15	Beacon Of Truth [R]

Please note MTA2 will be showing French service at 16:00 & German service at 17:00 (GMT).

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587

Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 22 | Friday 27 November , 2015 | Issue No. 48

تاریخ احمدیت جاپان

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جاپانیوں کو تبلیغ کی خواہش، باقاعدہ مرکز کا قیام اور پہلی مسجد کی تعمیر

انیس احمد ندیم۔ مبلغ انچارج جاپان

1900ء کے قریب ایک جاپانی تاجر بمبئی گئے اور ایک مسجد دیکھ کر اسلام کی طرف متوجہ ہوئے اور مسلمان ہوگئے۔ ان کا نام AHMAD ARIGA تھا۔ اسی طرح جنگ عظیم اول کے ایام میں جاپانیوں اور سلطنت عثمانیہ کے تعلقات قائم ہو گئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حضور جاپانیوں کی اسلام کی طرف رغبت کی خبر پہنچی تو آپ نے اس قوم کو اسلام کا پیغام پہنچانے کے لئے پر جوش تڑپ کا اظہار فرمایا۔ امام الزمان حضرت مہدی معہود و مسیح موعود علیہ السلام نے 1905ء میں جاپانیوں کی مذہبی زندگی کا تجزیہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ''جاپانیوں کو عمدہ مذہب کی تلاش ہے''۔ اسی طرح آپ نے اس اہم قوم کو تبلیغِ اسلام کے لئے تفصیلی راہنمائی فرمائی۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

☆ ''مجھے معلوم ہوا ہے کہ جاپانیوں کو اسلام کی طرف توجہ ہوئی ہے۔ اس لیے کوئی ایسی جامع کتاب ہو جس میں اسلام کی حقیقت پورے طور پر درج کر دی جاوے گویا اسلام کی پوری تصویر ہو جس طرح پر انسان سراپا بیان کرتا ہے اور سر سے لے کر پاؤں تک کی تصویر کھینچ دیتا ہے۔ اسی طرح سے اس کتاب میں اسلام کی خوبیاں دکھائی جاویں۔ اس کی تعلیم کے سارے پہلوؤں پر بحث ہو اور اس کے ثمرات اور نتائج بھی دکھائے جاویں۔''

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 371)

جاپانیوں کو عمدہ مذہب کی تلاش

☆ 26/اگست 1905ء نماز ظہر سے قبل مسجد مبارک قادیان میں ذکر آیا کہ جاپان میں اسلام کی طرف رغبت معلوم ہوتی ہے اور ہندوستان سے بعض مسلمانوں نے وہاں جانے کا ارادہ کیا ہے۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

''جن کے اندر خود اسلام کی روح نہیں وہ دوسروں کو کیا فائدہ پہنچائیں گے۔ جب یہ قائل ہیں کہ اب اسلام میں کوئی اس قابل نہیں ہوسکتا کہ خدا اس سے کلام کرے اور وحی کا سلسلہ بند ہے تو یہ ایک مردہ مذہب کے ساتھ دوسروں پر کیا اثر ڈالیں گے۔ یہ لوگ صرف اپنے پر ہی ظلم نہیں کرتے ہیں ان کو اپنے عقائد اور خراب اعمال دکھا کر اسلام میں داخل ہونے سے روکتے ہیں۔ ان کے پاس کونسا ہتھیار ہے جس سے غیر مذاہب کو فتح کرنا چاہتے ہیں۔

جاپانیوں کو عمدہ مذہب کی تلاش ہے۔ ان کی بوسیدہ اور ردّی متاع کون لے گا۔ چاہئے کہ اس جماعت میں سے چند آدمی اس کام کے واسطے تیار کئے جائیں جو لیاقت اور جرأت والے ہوں اور تقریر کرنے کا مادہ رکھتے ہوں۔''

(ملفوظات جلد نمبر چہارم۔ صفحہ 351)

☆ ''اگر خدا چاہے گا تو اس ملک میں طالب اسلام پیدا کر دے گا جو خود ہماری طرف توجہ کرے گا۔ اب آخری زمانہ ہے۔ ہم فیصلہ سننے کے انتظار میں ہیں۔''

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 297 تا 299)

☆ ''اگر ہمیں خدا کا حکم ہو تو بغیر زبان سیکھنے کے آج ہی چل پڑیں۔ ہم ایسے معاملات میں کسی کے مشورہ پر نہیں چل سکتے۔ خدا کے منشاء کے قدم بقدم چلنا ہمارا کام ہے۔'' (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 297 تا 299)

جاپانیوں کے واسطے ایک کتاب لکھی جاوے

☆ ''اس ضعف اسلام کے زمانے میں جبکہ دین مالی امداد کا سخت محتاج ہے۔ اسلام کی مدد ضرور کرنی چاہیے جیسا کہ ہم نے مثال کے طور پر بیان فرمایا ہے کہ جاپانیوں کے واسطے ایک کتاب لکھی جاوے اور کسی فصیح و بلیغ جاپانی کو ایک ہزار روپیہ دے کر ترجمہ کرایا جائے اور پھر اس کا دس ہزار نسخہ چھاپ کر جاپان میں شائع کر دیا جائے۔''

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 373)

☆ ''اس مضمون کے پڑھنے کے لئے اگر مولوی عبدالکریم صاحب جائیں تو خوب ہے۔ ان کی آواز بڑی بارعب اور زبردست ہے اور وہ انگریزی لکھا ہوا ہو تو اسے خوب پڑھ سکتے ہیں اور ساتھ مولوی محمد علی صاحب بھی ہوں اور ایک اور شخص بھی چاہیے۔ الرفیق ثم الطریق''

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 234۔235)

جاپان کے بارہ میں الہام

1905ء میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو روس اور جاپان کے معرکہ میں دنیا کے نقشہ پر ایک مشرقی طاقت کے ظہور کی خبر دی اور یہ الفاظ الہام فرمائے۔

''ایک مشرقی طاقت اور کوریا کی نازک حالت''

(الہام 1904ء شائع شدہ الحکم 10 جولائی 1905ء)

اس جنگ کے بعد مشرق میں ''جاپان'' ایک زبردست طاقت بن کر اُبھرا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامی الفاظ حرف بہ حرف پورے ہوئے۔

جاپانیوں کو تبلیغ کا آغاز

جاپانیوں کو اسلام کا پیغام پہنچانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش کی تکمیل کا سب سے پہلا بیڑا حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے اٹھایا اور قادیان سے جاپانیوں کو تبلیغی خطوط لکھنے شروع کئے۔ اور جنگ عظیم دوم سے قبل حکومت جاپان سے خط و کتابت کا ریکارڈ بھی تاریخ احمدیت میں محفوظ ہے۔

(تاریخ احمدیت جلد 18 صفحہ 563)

☆ تحریک جدید کے اجراء کے ساتھ تبلیغ اسلام کے عالمگیر منصوبہ کی بنیاد پڑی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے تحریک جدید کے مقاصد بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ:

''تحریک جدید کا پہلا مقصد یہ ہے کہ ہم دنیا کے ہر ملک میں کم از کم ایک آدمی ایسا کھڑا کر دیں جو اسلام کے جھنڈے کو اپنے ہاتھوں میں تھامے رکھے اور اس کے پھریرے کو ہوا میں لہراتا رہے.......جاپان میں ایک ہندوستانی اسلام جھنڈے کو نہ لہرا رہا ہو بلکہ چند جاپانی اسلامی جھنڈے کو اپنے ہاتھوں میں تھامے ہوئے ہوں۔''

(تحریک جدید ایک الٰہی تحریک جلد اول۔ اقتباس از خطبہ جمعہ فرمودہ یکم دسمبر 1939ء)

☆ ایک موقع پر آپ نے فرمایا کہ:

''جاپان کتنا عظیم الشان ملک ہے، اگر ہم وہاں مشن کھول دیں اور خدا کرے، وہاں ہماری جماعت قائم ہوجائے تو احمدیت کی آواز سارے مشرقی ایشیا میں گونجنے لگ جائے گی۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 19 نومبر 1954ء بحوالہ تحریک جدید ایک الٰہی تحریک جلد سوم صفحہ 408)

مبلغ سلسلہ کی جاپان آمد

تاریخ احمدیت جاپان کے حوالہ سے 4 جون 1935ء کا دن ہمیشہ یاد رکھا جانے والا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تبلیغ اسلام کی خواہش کی تکمیل اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو زمین کے کناروں تک پہنچانے کا عزم لے کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک غلام حضرت صوفی عبدالقدیر صاحبؓ تقریباً ایک ماہ کا طویل سفر طے کرتے ہوئے جاپان کے ساحلی شہر کوبے پہنچے۔ (بحوالہ روزنامہ الفضل 7 جون 1935ء صفحہ 2)

☆ حضرت صوفی عبدالقدیر صاحب نیاز جاپان میں ہی مصروف تبلیغ تھے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے 10/جنوری 1937ء کو مولوی عبدالغفور صاحب، برادر خورد مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل کو روانہ فرمایا اور ان کو اپنے قلم مبارک سے 15 خصوصی ہدایات لکھ کر دیں۔

☆ جنگ عظیم دوم کے اختتام سے قبل 6/اگست 1945ء کو ہیروشیما پر ایٹمی حملہ کیا گیا۔ جنگ عظیم دوم کی وجہ سے جاپان سے مبلغین کو واپس جانا پڑا اور جاپان میں تبلیغ اسلام کا مرکز عارضی طور پر بند ہو گیا لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ عارضی روک جلد ہٹا دی اور جنگ کے بادل چھٹتے ہی ہیروشیما کے ایٹمی حملہ کے متاثرین کی خدمت کے لئے ایک احمدی ڈاکٹر مکرم کیپٹن محمد شاہنواز خان صاحب کو جاپان بھجوایا تھا۔ ان کی جاپان آمد سے جاپان میں تبلیغ اسلام کا سلسلہ دوبارہ جاری ہو گیا۔

ہیروشیما پر ایٹمی حملہ کے خلاف صدائے احتجاج

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعودؓ نے 10/اگست 1945ء کو ڈلہوزی میں ایک خطبہ دیا جس میں ایٹم بم ایسے مہلک ہتھیار کے استعمال کے خلاف زبردست احتجاج کیا اور بتایا کہ:

''ہمارا مذہبی اور اخلاقی فرض ہے کہ ہم دنیا کے سامنے اعلان کر دیں کہ ہم اس قسم کی خون ریزی کو جائز نہیں سمجھتے خواہ حکومتوں کو ہمارا یہ اعلان بُرا لگے یا اچھا''

نیز فرمایا کہ: ''ان باتوں کے نتیجہ میں مجھے نظر آرہا ہے کہ آئندہ زمانہ میں جنگیں کم نہیں ہوں گی بلکہ بڑھیں گی اور وہ لوگ جو یہ خیال کرتے ہیں کہ اٹامک سے بڑی طاقتوں کے ہاتھ مضبوط ہو جائیں گے اُن کے مقابلہ میں کوئی جنگی طاقت حاصل نہیں کر سکے گا۔ یہ لغو اور بچوں کا سا خیال ہے......''

ایک مبشّر رؤیا

جنگ عظیم کے ان اختتامی لمحات میں سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ایک رؤیا دیکھی جس کی تعبیر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ:۔

''خواب میں بتایا گیا ہے کہ جاپانی قوم جو اس وقت بالکل مردہ حالت میں ہے اللہ تعالیٰ اس کے دل میں احمدیت کی طرف رغبت پیدا کرے گا اور وہ آہستہ آہستہ پھر طاقت اور قوت حاصل کرے گی اور میری آواز پر اسی طرح لبّیک کہے گی جس طرح پرندوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آواز پر لبیک کہا تھا۔''

(رؤیا وکشوف سیدنا محمود صفحہ 285-287)

ہیروشیما کے متاثرین کے لئے احمدی ڈاکٹر کی خدمات

جنگ عظیم دوم میں شکست و ریخت اور رایٹمی تباہی کا شکار ہونے کے بعد تعمیر نو کا مرحلہ شروع ہوا تو اللہ نے اپنے خاص فضل سے ایسا انتظام کر دیا کہ ایک بزرگ احمدی مکرم کیپٹن ڈاکٹر محمد شاہنواز خان صاحب ہیروشیما کے متاثرین کی امداد کے لئے ایک برطانوی فوجی قافلہ کے ساتھ جاپان تشریف لائے اور ہیروشیما کے ایک مشہور ہسپتال سے مریضوں اور زخمیوں کی دیکھ بھال کا آغاز کیا۔

آپ کی بے لوث اور اعلیٰ خدمات کی بنا پر شہنشاہ جاپان کی طرف سے ایک تلوار بطور انعام دی گئی۔ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی ہدایات کے پیش نظر آپ جتنا عرصہ جاپان میں مقیم رہے تبلیغی مہمات میں حصہ لیتے رہے۔

حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ کا تاریخی کردار

1951ء میں سان فرانسسکو میں جنگ عظیم دوم کے اختتام کا معاہدہ عمل میں آنا تھا۔ اس موقع پر حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے ناقابل فراموش کردار ادا کیا۔ اس کانفرنس کی رُوداد بیان کرتے ہوئے ڈاکٹر سمیع اللہ قریشی صاحب۔ سابق سفیر ٹوکیو لکھتے ہیں:۔

''ظفر اللہ خان نے جو پاکستان کی قیادت کر رہے تھے، پر جوش الفاظ میں جاپان کے لئے تقریر کی جس میں انہوں نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی صلح کی مثالیں دیتے ہوئے ایک فاتح کے مفتوح سے ہمدردانہ سلوک کی لاثانی مثال بتایا فصاحت کے اس نمونہ سے چند الفاظ یہاں درج کئے جاتے ہیں۔ چونکہ اب یہ تقریر تقریباً نایاب ہوگئی ہے۔ ظفر اللہ خان نے کہا: ''سوائے اس ایک تابندہ اور شاندار مثال کے جس نے عرصہ دراز تک مسلمانوں میں روایت قائم کر دی تھی تاریخ شاید ہی ایسی کوئی گواہی پیش کرتی ہے جس میں فاتح نے مفتوح سے

باقی صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیں